Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

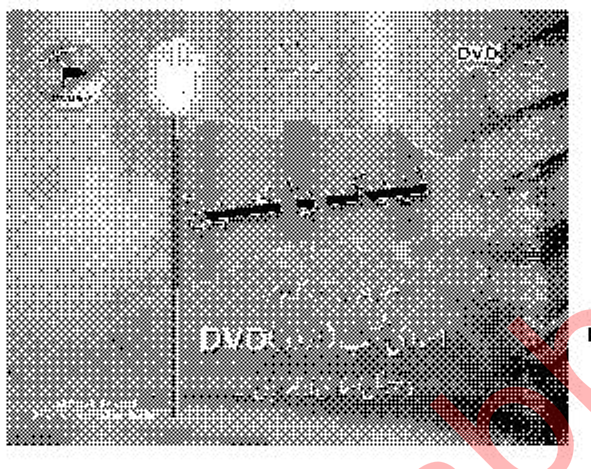

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

پھر ہم نے تمہیں شریعت کے ایک طریقہ پر چلا دیا ہے پس اس کی پیروی کیجئے

(سورہ جاثیہ ۱۸)

رُسُومُ الشِّیعَة

فِی

مِیزَانِ الشَّرِیعَة

بجواب

اصلاح الرسوم الظّاہرۃ

بکلام العترۃ الطّاہرۃ

رشحاتِ قلم

مُحمد حسنین السابقی النجفی

صدر مجلس عمل علماء شیعہ پاکستان

مہتمم اعلیٰ

مدرسہ جامعۃ الثقلین خانیوال روڈ ملتان

مُحمد حسنین السابقی النجفی

کی علمی تصنیفات

- ★ جواہر الاسرار
- ★ میزان العقائد
- ★ تاریخ بلال
- ★ متضاد عقائد
- ★ ترجمہ مصباح الہدایۃ
- ★ ترجمہ احکام الشیعہ (۲ جلد)
- ★ احکام خمس وزکوٰۃ
- ★ برہان الایمان
- ★ قواعد الشریعہ (۴ جلد)

ادارہ جامعۃ الثقلین

احمد پارک خانیوال روڈ ملتان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب شہادت ثالثہ مفید ...

انجمن ہیئت قمر بنی ہاشم

قم مقدسہ 103

موجودہ فقہ الرضا اصل مکی نسخہ سے مختلف ہے ۔ 131

سید العلما سید علی نقی ۔ اشہد ان علیاً ولی اللہ ۔ 88

اذان کی فصول ۲۰ صدوق کے نزدیک ۔ ۹۰

حر عاملی ۔ 102 مجلس 88 صدوق امالی ۔ 107

عقیدہ ولایت ، صدوق ، طوسی ، شہید اول ۔ 108

خالصی مذہب ۔ 116

ابن تیمیہ

روز عاشورا غسل کرنا ، سرمہ لگانا خوارج کا عمل ہے 173

نمازوں میں ذکر امیر المومنین ۔ 162

گھر کی چھت پر نماز اور سلام ۔ 176

پیغمبر نے شہید ثالث کو خواب سن لیا ، مرثیوں میں بجنا و شر سے منع نہ کرو ۔ 193 بجنا و شر سے

اگر زائر قبر معصوم کی طرف سجدہ کرتا ہے 196

ھدایہ صدوق ۔ کتاب

مفوضہ پر لعنت صدوق 93

عبد اللہ شوستری ۔ وسائل کی ادخال علیؑ ولی

اسد بک ڈپو
قدم گاہ مولا علی حیدر آباد
فون نمبر 785626

السید محمد ادریس

خمیس ۱۰ صفر 1425 ، 12 اپریل 2004

شہادت کی شرعی حیثیت 12

خمینی کا عقیدہ 65 خوئی کا عقیدہ 67

آسمانی فرشتہ کی اذان 106

علی شیعہ 94 فصول اذان 89

صحابہ کرام کا معمول 115 110

شہید ثالث کا خواب 193

شہادت ثالثہ کی تاریخ ۔ 123 (رجوع تا حوالہ 135

اشہد ۔ 138 اور کتاب فقہ رضا کی سند

نکاح ۔ 215

۱۱ رجب 267

شہید نوروز اور اس کی شرعی حقیقت (رجوع تا 303

مدعیان اجتہاد

صاف پڑھنا ۔ 299

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسوم الشیعہ

فی میزان الشریعہ

بجواب "اصلاح الرسوم الظاہرہ"

تالیف

صدر المحققین علامہ الحاج محمد حسنین السابقی النجفی

صدر مجلس عمل علماء شیعہ پاکستان

ناشر

ادارہ جامعۃ الثقلین

احمد پارک خانیوال روڈ ملتان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ حقوق محفوظ ھیں

نام کتاب	رسوم الشیعہ
مولف	علامہ محمد حسنین سابقی نجفی
سن طباعت	مارچ 1996ء
	دسمبر 2003ء
تعداد	دو ہزار
ناشر	مدرسہ جامعۃ الثقلین ملتان
قیمت	125 روپے

پیش لفظ

بقلم حجۃ الاسلام خطیب العصر علامہ سید آغا علی حسین صاحب قمی نجفی دام ظلہ

رسم" عربی اصطلاح میں انسان کے ان معمولات کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جن پر مومن" پابندی کی جاتی ہو چاہے ان کا تعلق دینی امور سے ہو یا دنیاوی امور سے جیسا کہ کشف الغمہ جلد دوم صفحہ ۲۴ پر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق منقول ہوا ہے

فمضی ابو الحسن علیہ السلام الی المسجد علی رسمہ

پس امام ابو الحسنؑ اپنے معمول کے مطابق مسجد کی طرف تشریف لے گئے

رسم بمعنی طور و طریقہ و معمولات عربی میں استعمال ہوتا ہے رسوم و رسم کے نام سے پہلے بھی عربی زبان میں کئی کتب موجود ہیں جن میں سے بعض کے اسماء ملاحظہ ہوں

(۱) رسوم التعلیم قاضی عبید اللہ بن احمد رازی متوفی ۳۶۵ھ

(۲) رسم العبادۃ مرزا عبداللہ آفندی متوفی ۱۱۳۰ھ

(۳) رسم القرآن عماد الدین علی قاری استر آبادی

اصلاح الرسوم بکلام المعصوم سید محمد مرتضیٰ حسینی جونپوری متوفی ۱۳۳۷ھ مطبوعہ ۱۳۱۲ھ الذریعہ جلد ۲ ص ۱۷۲ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو" الذریعہ فی تصانیف الشیعہ جلد ۱۱ ص ۲۳۲ ص ۲۳۳

لہٰذا" اصلاح الرسوم" نام پر اعتراض بے جا ہے اس نام سے متعدد کتب علماء اہل سنت کی تالیف کردہ بھی مشہور معروف ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جوحضرات "رسوم" کے اس مفہوم و استعمال پر معترض ہیں وہ لغوی موارد و استعمال سے مطلع نہیں ہیں شریعت اسلامی نے ایسے رسوم و اعمال کی ایجاد کی مخالفت نہیں کی جو شریعت کے قوانین و اصول سے متصادم نہ ہوں اور ان کے نتائج و عواقب میں اسلامی و شرعی مفادات وابستہ ہوں جیسا کہ حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے

ایما عبد من عباد اللہ سن سنّۃ ھدی کان لہ اجر مثل من عمل بذلک من غیر ان ینقص من اجرھم شئی

(سفینۃ البحار جلد اول صفحہ ۶۶۵) اللہ کا کوئی بندہ جو کوئی طریقہ و رسم ہدایت ایجاد کرے گا اس کو عمل کرنے والوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا اور ان کا اجر بھی کم نہ ہو گا مثلاً" نجفی علماء کرام کو بخوبی علم ہے کہ مسجد سہلہ کوفہ میں ہر چہار شنبہ کی شب علماء و صالحین جوق در جوق اعمال بجا لانے کے لیے جاتے ہیں حالانکہ کسی حدیث میں ایسا مخصوص حکم وارد نہیں ہوا کہ اس مخصوص دن اور مخصوص وقت میں اس مسجد میں جاکر مخصوص اعمال بجا لائے جائیں بلکہ یہ رسم سب سے پہلے نجف اشرف کے بزرگ مجتہد آیۃ اللہ شیخ محمد حسن مصنف جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام متوفی ۱۲۱۲ھ نے ایجاد فرمائی علامہ طریحی نجفی لکھتے ہیں

سن للناس عادۃ الذھاب الی السھلہ لیلۃ الاربعاء من کل اسبوع

(الجنات المقدسۃ فی الکوفہ صفحہ ۱۷۳) انہوں نے لوگوں کے لیے یہ رسم ایجاد فرمائی کہ وہ ہر شب چہار شنبہ مسجد سہلہ جائیں کیونکہ وہ مقام امام مہدیؑ کے نام سے ایک عبادت گاہ موجود ہے اور روایات سے ثابت ہے کہ امامؑ کا ظہور اسی دن کو ہو گا چنانچہ آج کل یہ رسم اکابر مراجع عظام و علماء صالحین کے معمولات میں داخل ہے اسی طرح وہاں چالیس شبہاء چہار شنبہ کا پابندی سے عمل بجا لانا جس سے زیارت امامؑ زمانہ کا حصول مجربات میں بیان کیا جاتا ہے یہ بھی علماء و مجتہدین کا بیان کردہ عمل ہے اسی طرح اربعین کی زیارت کے موقعہ پر پا پیادہ چل کر کربلا حاضر

ہونے کی رسم بھی سب سے پہلے آیۃ اللہ علامہ میرزا حسین نوری طبرسی متوفی ۱۳۲۰ھ کی ایجاد کردہ ہے جیسا کہ شیخ عباس قمی نے اعلام الشیعہ میں لکھا ہے اور مرحوم کا انتقال بھی اس پیدل سفر میں مریض ہونے کی وجہ سے ہوا مگر یہ رسم اس قدر مقبول ہوئی کہ ہزاروں کی تعداد میں پیدل قافلے جن میں مجتہدین عظام علماء و طلبہ و عوام زائرین پورے عراق سے چل کر آتے تھے اور باوجود صدام حکومت کی پابندی کے اب تک آ رہے ہیں مگر کسی نے آج تک اس کو بدعت و حرام قرار نہیں دیا مذہب حقہ اثناء عشریہ کی مذہبی رسوم کی سرپرستی علماء اکابر ہی نے فرمائی ہے اور وہ شریعت کے عین مطابق ہیں یہ ان رسوم ہی کا ثمرہ ہے کہ باوجود تنظیم نہ ہونے کے بھی مذہب ترقی کی طرف گامزن ہے اصلاح الرسوم نامی بدنام زمانہ کتاب جو اس دور میں مذہب حقہ کو سخت نقصان پہنچانے کی غرض سے لکھی گئی ہے ہم نے مجالس و محافل میں اس گہری سازش کے متعلق قوم کو باخبر رکھ کر بیدار کر دیا ہے مگر ضرورت تھی کہ اس کتاب کا ایک ٹھوس اور مستحکم علمی دلائل سے آراستہ جواب بھی قوم کے ہاتھوں میں پہنچا دیا جائے تاکہ آئندہ نسل اس کے گمراہ کن اثرات سے محفوظ رہے الحمد اللہ کے محقق جلیل عارف بصیر حجۃ الاسلام علامہ محمد حسنین سابقی نجفی نے اس خلاء کو پورا فرما دیا ہے چونکہ جناب علامہ سابقی صاحب کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے عم محترم مرحوم سید الخطباء قبلہ مولانا سید آغا حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ کے مخلصانہ تعاون کے ساتھ سب سے پہلے فتنۂ تقصیر کے خلاف ۱۹۶۸ء میں قدم بڑھایا اور جواہر الاسرار لکھ کر حقیقی شیعہ عقائد کو تحفظ دیا ہمیں امید ہے کہ علم دوست حضرات اس تحقیقی و علمی دستاویز سے خود بھی مستفید ہونگے اور حلقۂ احباب کو اس کے گہرے مطالعہ کا موقعہ دے کر تبلیغ حق کا دائرہ وسیع کرنے میں اپنا کردار ادا کریں گے وما توفیقی الا باللہ و علیہ توکلت والیہ انیب

سید آغا علی حسین قمی بھکر

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مضامین

انتساب 3-2
مصنف کا تعارف 5
علمی مقام 15
لبنانی وزیر تعلیم کے تاثرات 18
اجازت وکالت 19
قائم کردہ دینی مراکز 28
تصنیفات 29
اصلاح الرسوم کیوں لکھی گئی 33
شیعوں کی تذلیل 34
شان رسالتؐ میں بے ادبی 34
کتب مخالف سے حجت 35
باہمی نفرت انگیزی کو فروغ 36
مؤلف کا اپنے فتووں سے تضاد 37
دعوائے اجتہاد پر ایک نظر 38
قیاس پر مبنی فتوے 40
چند ضرر رساں نام نہاد مجتہد 46

باب اول

شرک کا بیان 47
اقسام شرک، شرک حقیقی و مجازی 48-49
تعویذات کا حکم شرعی 53

علم نجوم کا حکم 58
ایام کی سعادت و نجوست 59
شرک فسقی 59

باب دوم

عقائد کا بیان

غلو کی حقیقت 61
توحید 61
نبوت 62
امامت 65
ولایت تکوینی اور بیان امام خمینیؒ 65
بیان آقا خوئیؒ 67
بیان آقا اصفہانیؒ 69
بیان آقا میلانیؒ 69
تفویض و وسیلہ 70
یا علی مدد کا مسئلہ 73
جداگانہ نوع 73
علم غیب 74
قاضی عبد الجبار کا تضاد 77
بیان - حاضر و ناظر کا مسئلہ 80

باب سوئم

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اذان میں شہادت [illegible] تاریخ 84
صدوق کا موقف 86
سید العلماء علامہ علی نقیؒ کا بیان 88
فصول اذان اور فقہاء شیعہ 89
غلو و تفویض اور شیخ صدوقؒ کا مخصوص موقف 90
شیخ مفیدؒ و شیخ طوسیؒ کی صدوق پر جرح 95
اذان میں شہادت ولایت اور آقا وحید کا بیان 97
بیان آقا خوئیؒ 98
بیان آقا عراقیؒ 100
منکر ولایت منکر رسالت ہے 101
ایک اعتراض کی رد 101
حر عاملی کا بیان 102
قم سے صدائے حق 103

علی ولی اللہ در اذان کے دلائل

اذان معراج 104
اذان ملائکہ 106
اذان امام جعفر صادقؑ 107
تاکیدات اہل بیتؑ 108
اجماع علماء شیعہ 113
اذان علیؑ کا قرآنی لقب 114
اذان صحابہ کرامؓ 115
خانہ دشمنی کے سیاسی عوامل 116

مصر کے خلفاء فاطمیین کے دور میں اذان علی ولی اللہ 118
شیعوں کے مصائب اور مجبوریاں 118
تشہد میں شہادت ثالثہ 121
تشہد میں شہادت ولایت کی ابتداء 123
قاعدہ تسامح سے استدلال 126
کتاب فقہ الرضا کی تحقیق 128
اصلاح الرسوم میں فقہ الرضا کے جعلی حوالے 132
شہادت ثالثہ اور بیان آقا بحرانی 138
علامہ عبد الحلیم غزی قم کا بیان 139

مجتہدین ایران و عراق کے فتاوی کے عکس

علامہ مجلسی کبیرؒ 144
علامہ ناصر الملتؒ 145
آقا یوسف بن احمد بحرانی 147
آقا مرتضیٰ آل یاسین 147
آقا احمد مستنبط نجفی 150
آقا سید جواد تبریزی 152
آقا سید عبداللہ شیرازی 153
آقائے قمی 154
آقائے خوئی 155
آقا نمازی مشہدی 156
آقا سید محمد شیرازی 157
آقا رضا تہرانی 158

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اذان میں شہادت [illegible] تاریخ	84
صدوق کا موقف	86
سید العلماء علامہ علی نقیؒ کا بیان	88
فصول اذان اور فقہاء شیعہ	89
غلو و تفویض اور شیخ صدوقؒ کا مخصوص موقف	90
شیخ مفیدؒ و شیخ طوسیؒ کی صدوقؒ پر جرح	95
اذان میں شہادت ولایت اور آقا وحید کا بیان	97
بیان آقا خوئیؒ	98
بیان آقا عراقیؒ	100
منکر ولایت منکر رسالت ہے	101
ایک اعتراض کی رد	101
حر عاملی کا بیان	102
قم سے صدائے حق	103

علے ولی اللہ در اذان کے دلائل

اذان معراج	104
اذان ملائکہ	106
اذان امام جعفر صادقؑ	107
تاکیدات اہل بیتؑ	108
اجماع علماء شیعہ	113
اذان علیؑ کا قرآنی لقب	114
اذان صحابہ کرامؓ	115
خانہ دشمنی کے سیاسی عوامل	116

مصر کے خلفاء فاطمیین کے دور میں اذان علی ولی اللہ	118
شیعوں کے مصائب اور مجبوریاں	118
تشہد میں شہادت ثالثہ	121
تشہد میں شہادت ولایت کی ابتداء	123
قاعدہ تسامح سے استدلال	126
کتاب فقہ الرضا کی تحقیق	128
اصلاح الرسوم نے فقہ الرضا کے جعلی حوالے	132
شہادت ثالثہ اور بیان آقا بحرانی	138
علامہ عبدالحلیم غزی قم کا بیان	139

مجتہدین ایران و عراق کے فتاوی کے عکس

علامہ مجلسی کبیرؒ	144
علامہ ناصر الملۃ	145
آقا یوسف بن احمد بحرانی	147
آقا مرتضی آل یاسین	147
آقا احمد مستنبط نجفی	150
آقا سید جواد تبریزی	152
آقا سید عبداللہ شیرازی	153
آقائے قمی	154
آقائے خوئی	155
آقا نمازی مشہدی	156
آقا سید محمد شیرازی	157
آقا رضا تہرانی	158

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آقا مرعشی	159
آقا حسنی بغدادی	160
آقا سبزواری	126
نماز میں ذکر علیؑ احادیث کی روشنی میں	163
نماز کے بعد مخصوص تعداد میں درود کا حکم شرعی	166
نماز کے بعد مصافحے کا حکم	176
ایام شہادت میں مصافحہ کی ممانعت	173
نقوش مخصومہ دیکھنے کا حکم	174
مساجد کے میناروں کا حکم	179
محراب قرآن و حدیث کی روشنی میں	186
مساجد میں آواز بلند کرنے کا حکم	184

باب چہارم

رسوم عزاداری

مجالس کا نذرانہ طے کرنے کا حکم	188
مجالس میں سوز و خوش الحانی کا حکم	190
آقا شہید ثالث کا خواب	193
تعزیہ کی طرف زیارت پڑھنے کا حکم	194
مہندی اور سیج کے جلوس	197
عروسی شہزادہ قاسمؑ	200
عرش بننے پر شبیہ معصومؑ	203
تاریخی تبرکات کا حکم	205
ذوالجناح کی رسوم	207
[illegible] شرعی حیثیت	200
[illegible]	210
ماتم زنجیر زنی کا جواز	212
ماتم زنجیر اور معجزہ نجف	214

باب پنجم

سید زادی اور غیر سید کے عقد کا حکم	215
معصومہ قمؑ کا عقد کیوں نہ ہوا	217
علماء اہل سنت کی تائید	218
شادی کے مصارف کثیرہ کا حکم	221
احتجاجاً لوہے کی کڑی پہننے کا حکم شرعی	223
اہل بیتؑ و اصحابؓ کا عمل	226
امام موسیٰ کاظمؑ کی وصیت کہ مجھے زنجیروں سمیت دفن کرنا	227

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

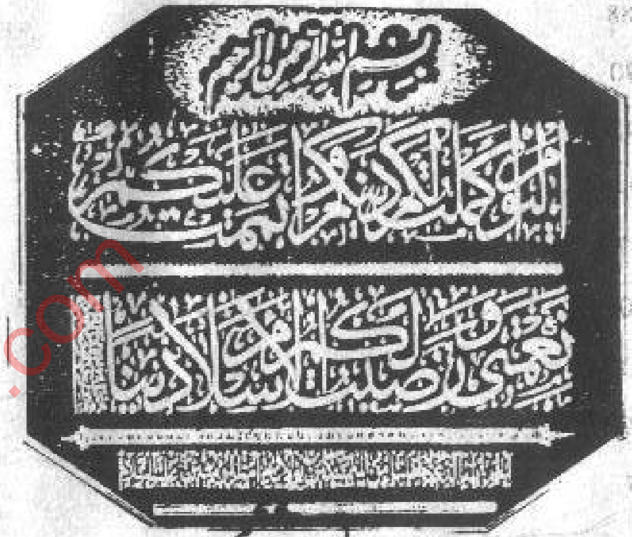

باب

بچوں کی لن 228

باب ہفتم

قبروں کے گنبد 229
ایک حدیث کا صحیح مطلب 235
قبروں پر چراغ جلانا 238
قبر معصومؑ کے ارد گرد میت کو طواف کرانا 240
علماء فریقین کا موقف 244
غیر خدا کے نام کی نذر۔ منت 244
مزارات کے چڑھاوے 246

قبروں کے نام صدقات خیرات 248
خاندانی قبرستانوں یا مشاہد مشرفہ کے طرف جنازوں کی منتقلی کا حکم 249
حضرت حذیفہؓ و حضرت جابرؓ کے جنازوں کی مدائن کی طرف منتقلی کی تصویر 254
فقہاء شیعہ اور ائمہ اربعہ کا مسلک 257
خالصی کی تائید 257
فاتحہ خوانی اور قل خوانی کا جواز 258

مرتبہ علی کوثر کوثری علی رضا گل

رَغماً لمعاطسِ قومٍ یحبون انھم مصلحون
الا انھم مفسدون ولکن لا یشعرون

خطبہ فدک حضرت زہراء علیہا السلام

ایسے لوگوں کی ناک میں خاک پڑے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ اصلاح کرتے ہیں حالانکہ وہ لاشعوری طور پر مفسد ہیں۔

الصراط المستقیم بیاضی ج ۱/۱۷۱

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باب ہشتم

22 رجب کے کونڈوں کی تاریخی حقیقت 265

عراق میں پڑھی جانے والے لکڑ ہارے کی عربی کہانی کا عکس 271

سلام اور یا علیؑ مدد 273

تصوف اور تشیع 274

تصوف کی ابتداء 279

تصوف دعوت امن و آشتی 282

سید حسن الامین کی تحقیق 285

شب برات کا حلوہ 286

اجرت پر قرآن خوانی 288

مساجد و امام بارگاہوں کے نقش و نگار 289

بچوں کی مرکیاں چھپنے کا حکم 290

خوشی کے موقعہ پر ڈھولی دھانیوں کی خاطر داری کا حکم 292

عورتوں کے ناخن بڑھانے اور پالش کا حکم 294

کسی کی موت کو قہر خداوندی قرار دینے کا حکم 295

قرض کا مسئلہ 296

بی بی پاکدامن لاہور کی زیارت 297

عزا خانوں میں جعلی تصاویر کا مسئلہ 299

عید نو روز کی شرعی حقیقت 202

عید نو روز اور ابتداء زمانہ غیبت کبری 305

عید نو روز کے بارے میں احادیث 307

عید نو روز کے موضوع پر مولفات کی فہرست

معلی ابن خنیس راوی جنتی ہے فرمان امامؑ 309

بیان علماء رجال اور احادیث اہل بیتؑ 315

نو روز کے خلاف بیان بازی پر خالسی کفر کے متعلق

آیۃ اللہ کاشف الغطاء کا فتویٰ 317

اور اصل عربی فتویٰ کا عکس 318

فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انتساب

والدِ گرامی

سرکار حجۃ الاسلام تقدس مآب

علامہ عبد العلی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ

کے نام

جن کی صحبت کے بیش بہا لمحات،

جن سے شرفِ تلمذ کی برکات،

جن کی پاکیزہ تربیت، تبحرِ علمی

اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے بارے میں ان کے محققانہ و بلند پایہ اعتقادات نے

اس حقیر کو اس صلاحیت سے نوازا —— کہ

میں آج

مقصرین کے خلاف

سیسہ پلائی، آہنی دیوار بن کر نبرد آزما ہوں ——!

شاہا! من ار بعرش رسانم سریرِ فضل

مملوک آنجنابم و محتاج این درم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامہ محمد حسنین السابقی کا تعارف

بقلم فاضل جلیل مولانا شیخ نذر عباس حیدری

پرنسپل مدرستہ الامام الحسینؑ گڑھ مہاراجہ

بہت ہی کم شخصیات دیکھی ہیں جن کو شہرت کا حرص نہیں ہوتا اور وہ بیش بہا رگوہر آبدار کی طرف معاشرے کے سمندر کی تہہ میں رہتے ہوئے اس عالم ناپائیدار سے گزر جاتی ہیں یہ کوئی ضروری نہیں کہ جس کی جتنی شہرت ہو وہ اتنا صاحب صلاحیت بھی ہو بلکہ بعض اوقات معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے جیسا کہ شافعی کا شعر ہے

اماتری البحر تعلو فوقہ جیف

وتستقر باعلے قعرہ الدرر

مجھے اصلاح الرسوم میں جناب ڈھکو صاحب کی ان غیر اخلاقی طعنوں پر سخت تعجب ہوا جو انہوں نے علامہ سابقی صاحب پر کی ہیں اس لئے میں نے ضرور سمجھا کہ قارئین پر یہ حقائق واضح کردوں کہ کیچڑ اچھالنے والے اپنی ہی بدنامی مول لیتے ہیں کسی کے تھوکے سے آسمان پر داغ نہیں پڑجاتا۔ بہت کم لوگ ہیں جو علامہ محمد حسنین السابقی کی شخصیت اور حالات سے واقف ہیں۔

ولادت و تربیت

علامہ محمد حسنین سابقی کا تعلق اس بلوچ خاندان سے ہے جن کے مورث اعلیٰ سابق بن ذریات حاکم ہرات افغانستان تھے اور آج بھی ہرات میں ان کا مقبرہ موجود ہے آپ کا آبائی وطن اب بھی ضلع جھنگ میں کوٹ بہادر کے قریب موضع سابقی کے نام سے مشہور ہے اگرچہ ایک سوا صدی سے یہ خاندان ڈیرہ اسماعیل خان ہجرت کر گیا تھا اسی وجہ سے آپ اپنی آبائی نسبت سے سابقی کہلاتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ کے والد عظیم علامہ جلیل عبدالعلی صاحب قبلہ مرحوم و مغفور بھی بڑے جلیل القدر عالم تھے۔ جو ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے اور سرکار استاد العلماء علامہ محمد باقر صاحب آف چکڑالہ کے سب سے اولین شاگرد تھے ان کے سایہ عاطفت میں تربیت پائی اور ان سے دروس سطحیات پڑھ کر لکھنؤ تشریف لے گئے وہ وہاں علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم اور علامہ مفتی عنایت علی شاہ آف شاہ گردیز ملتان کے ہم درس تھے ان کا زیادہ تبلیغی مقاصد کے لئے قیام پہلے مدرسہ بدھ رجبانہ میں رہا پھر علامہ محمد باقرؒ صاحب کی خواہش پر تمہ گنگ ضلع چکوال تشریف لے گئے وہاں کافی خاندانوں کو مذھب حقہ اثناء عشریہ کی راہ دکھائی پھر ان کا آخری دور خیرپور میرس سندھ میں گزرا جہاں ریاست کی سب سے بڑی جامع مسجد کے خطیب اور مدرسہ عالیہ سلطان المدارس کے مدرس رہے اور ۱۹۶۴ء ۱۸ فروری کو بھکر میں انتقال فرمایا اور بھکر میں ہی دفن ہوئے۔

ان کے سب سے چھوٹے فرزند علامہ محمد حسنین سابقی ہیں جن کی ولادت ۸ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ بمطابق یکم اگست ۱۹۴۶ء تمہ گنگ میں ہوئی اور ۱۹۵۷ء میں انہوں نے خیرپور میرس میں مدرسہ سلطان المدارس میں داخلہ لیا ۱۹۶۳ء میں فاضل عربی کا امتحان نمایاں حیثیت سے پاس کیا اور پھر اسی مدرسہ میں مدرس رہے پھر کچھ عرصہ دارالعلوم محمدیہ میں اور کچھ عرصہ جامعہ الغدیر احمد پور سیال جھنگ میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے سب سے پہلی تصنیف جواہر الاسرار جو مدرسہ دارالعلوم محمدیہ میں ہی تالیف فرمائی اور ۱۹۶۹ء میں طبع ہوئی ۱۹۷۲ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے اور وہاں انہوں نے دو عربی کتابیں مرقد العقیلہ زینب اور العقد المنظوم فی رد عقد ام کلثوم تالیف کیں اور مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے کسب فیض فرمایا۔

۱۔ سرکار آقا شیخ محمد علی مدرس افغانی

۲۔ سرکار آقا شیخ محمد عیسیٰ قاسمی افغانی

۳۔ سرکار آقا شیخ محمد اشرفی شہرودی

۴۔ سرکار آقا شیخ عباس قوچانی نجفی

۵۔ سرکار آقا شیخ ابراہیم جناتی شہرودی

۶۔ سرکار آقا شیخ محمد تقی آل شیخ راضی

۷۔ سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد باقر الصدر مرحوم

۸۔ سرکار آیۃ اللہ سید ابراہیم موسوی زنجانی دام ظلہ

۹۔ سرکار آیۃ اللہ سید جمال الدین فرزند آقائے خوئی مرحوم

۱۰۔ سرکار آقائے سید حبیب تربتی مشہدی

۱۱۔ سرکار آیۃ اللہ سید محمد شہرودی نجفی

۱۹۷۵ء میں حوزہ علمیہ کے حالات عراقی حکومت کی اسلام دشمن پالیسیوں کی وجہ سے ابتر ہوگئے تو آپ پاکستان واپس تشریف لے آئے اور مدرسہ باب العلوم ملتان کے مدرس اعلیٰ کے طور پر تعینات ہوئے پھر ۱۹۸۱ء میں مدرسہ جامعہ الثقلین ملتان کی بنیاد رکھی اور اس وقت سے مسلسل اسی مدرسہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند پایہ ذہن عطا فرمایا آپ کا مطالعہ اس قدر وسیع ہے کہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل مرحوم جیسے علماء بھی اس کا اعتراف کرتے تھے ۱۲ نومبر ۱۹۷۶ء میں علامہ محمد بشیر مرحوم جیسے مجتہد واعظ نے مدرسہ باب العلوم میں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی زندگی کے آخری دور میں ہوں کسی وقت بھی داعی اجل کو لبیک کہہ جاؤں گا میں اعلان کرتا ہوں کہ میرے بعد صحیح عقائد اور علوم محمد و آل محمدؐ کے ترجمان علامہ محمد حسنین السابقی ہیں قوم دینی مسائل میں ان کی طرف رجوع کرے اور ان کے وجود کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھے چنانچہ ان کے بعد سرکار علامہ مرزا یوسف حسین علامہ آغا سید ضمیر الحسن نجفی بھی ہمیشہ ان کا بہت احترام فرماتے تھے اور فتنہ مقصرین میں سب نے مل کر کام کیا اور قوم کو وہابی یلغار سے محفوظ رکھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامہ سابقی نجفی پر سرکار امام زمانہ کی خصوصی عنایت ''اور علم و معرفت کی قدر دانی''

۱۳۹۴ھ میں جبکہ استاذی الکرم علامہ سابقی صاحب نجف اشرف عراق میں تھے تو زائرین پاکستان کا پانچ بسوں پر مشتمل بڑا قافلہ زیارات کے لیے عراق پہنچا یہ ۵ شوال ۱۳۹۴ھ کا واقعہ ہے کہ علامہ سابقی صاحب اور علامہ سید آغا علی حسین قمی اس قافلہ والوں کو زیارات کی رہنمائی کے لیے ان کے ہمراہ سامراء تشریف لے گئے اس تاریخ کو شب جمعہ تھی زائرین کی طرف سے حرم مطہر امام حسن عسکری علیہ السلام میں ضریح مقدس کے پاس مجلس عزاء کا اہتمام کیا گیا جس میں قبلہ آغا قمی صاحب نے بھی خطاب فرمایا آخری خطاب علامہ سابقی صاحب کا تھا اور مصائب کی وجہ سے گریہ و زاری سے حرم میں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی مومنین کرام ضریحات مقدسہ کو گھیرے میں لے کر پرسہ دے رہے تھے کہ علی پور ضلع مظفر گڑھ کی ایک زائرہ خاتون سردی کے موسم کے باوجود پسینے سے شرابور ہو کر ہیبت سے بے خود ہو کر کانپ رہی تھی اس نے رو رو کر یہ واقعہ زائرین کو بتلایا کہ جب علامہ صاحب مصائب پڑھ رہے تھے تو اچانک میری نگاہ ضریح کی طرف پڑی میں نے دیکھا کہ کوئی بزرگ شخصیت قبر مبارک سے متصل تلاوت کلام پاک میں معروف ہے اور مجھے فرمایا اے زائرہ ادھر مت دیکھ عالم کی تقریر کی طرف متوجہ ہو اور سن وہ کیا فرما رہے ہیں پھر وہ اچانک نظروں سے غائب ہو گئے یہ واقعہ سن کر کئی گھنٹے زائرین بلند آواز سے زار و قطار روتے رہے آج بھی اس اس قافلہ میں شریک لوگ جو ضلع مظفر گڑھ ضلع بہاولپور، ضلع خانیوال ضلع ملتان اور ضلع وہاڑی سے تعلق رکھتے ہیں اور سید کرامت حسین شاہ آف شاہی بکھر کے زیر قیادت اس قافلہ میں عراق گئے تھے جب علامہ سابقی صاحب سے ملتے ہیں تو اس واقعہ کا خصوصی طور پر تذکرہ کرتے ہیں یہ واقعہ جس کے عینی شاہد دو معروف علماء علامہ سید آغا علی حسین قمی اور مولانا سید شبیر حسین شیرازی موجود ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علامہ محمد حسنین سابقی کے عقائد عالیہ اور ان کی علمی تحقیقات علیہ پر سرکار امام ولی العصر عجل اللہ ظہورہ کی تائید اور خصوصی عنایت ہے۔

علامہ سابقی کی علمی صلاحیت

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ بہت کم نابغہ روزگار علماء دیکھے گئے ہیں جو کہ گوشہ عزلت پسند اور شوق شہرت سے دوری کو ترجیح دیتے ہیں مجھے استاذ العلماء سرکار آیۃ اللہ سید ابراہیم زنجانی نجفی امام الجماعت حرم امیرالمومنین نجف اشرف کی ایک تحریر پڑھ کر حیرت ہوئی جس میں انہوں نے جناب علامہ سابقی صاحب کے بارے میں ان کو ایک خط میں تحریر فرمایا۔ حیف است کہ جائے فاضل مثل شما در لبنان یا بعضے بلاد عربیہ بود تا کتابہائی نو بنویسد استعداد کہ شما دارید مردم پاکستان متوجہ نیستند کما اینکہ شاعر عربی در حق پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ

لو کان للمرء من عز و مکرمۃ فی دارہ لم یہاجر سید الرسل (خط مرسلہ ۳ محرم ۱۴۰۱ھ)

حیف ہے کہ آپ جیسے فاضل کو تو لبنان یا کسی عرب ملک میں ہونا چاہیے تھا تاکہ وہاں علمی کتب تصنیف فرماتے جو استعداد و قابلیت آپ رکھتے ہیں اہل پاکستان اس سے بے خبر ہیں جیسا کہ عربی شاعر نے آنحضرت پیغمبر اکرمؐ کے بارے میں کہا ہے۔

اگر انسان کے لیے وطن میں رہنا ہی باعث عزت و اکرام ہوتا تو سید الانبیاء و المرسلین مکہ مکرمہ سے ہجرت نہ فرماتے

علوم دینی اور عربی ادب پر دسترس

علامہ سابقی صاحب کو خداداد صلاحیت کی بناء پر عربی ادب پر خصوصی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دسترس حاصل ہے وہ عربی زبان کے بہترین نثر نگار شاعر اور مفکر ہیں انہوں نے مزار حضرت زینب الکبریٰ علیہا السلام کی تحقیق پر جو عربی میں کتاب نجف اشرف میں تصنیف فرمائی تھی وہ ۱۹۷۸ء میں بیروت سے شائع ہوئی اس پر نجف اشرف کے علماء و محققین نے تقریظات تحریر فرمائیں سرکار آیۃ اللہ زنجانی مجتہد العصر حال زینبیہ دمشق شام نے اپنی کتاب جولۃ فی الاماکن المقدسہ صفحہ ۱۵۸ طبع بیروت میں فرمایا ہے۔

لا یخفی ان مشهد قبر زینب بقریه راویة الشام من المشهورات القویته و ثبت وجود قبرها الشریف فی القرن الثانی کما ذکر العلامته الجلیل الشیخ محمد حسنین السابقی النجفی الباکستانی فی کتابه الجلیل مرقد زینب المطبوع فی بیروت وهو احسن کتاب فی تاریخ مرقد زینب فراجع الیه و طالع (عکس منسلک)

مخفی نہ رہے کہ راویہ نام بستی شام میں جناب زینب کا مزار مقدس مشہورات قویہ میں سے ہے اور اس کی شہرت دوسری صدی سے مشہور چلی آرہی ہے جیسا کہ جلیل جلیل شیخ محمد حسنین سابقی نجفی پاکستانی نے اپنی کتاب مرقد زینبؑ میں ثابت کیا ہے جو کہ بیروت سے طبع ہو چکی ہے یہ اس موضوع پر سب سے بہترین کتاب ہے اس کی طرف رجوع کریں اور اس کا مطالعہ کریں اسی حقیقت کو بیروت کے حزب الوحدہ کے جریدہ الوحدۃ نے بھی شمارہ ربیع الاول ۱۹۸۹ء میں علامہ سابقی کے حوالہ سے تفصیل سے لکھا ہے ملاحظہ ہو رسالہ مذکورہ صفحہ ۵۲ تا ۵۵ مقالہ الاستاد نادی محمد دمشق شام گویا علامہ سابقی واحد پاکستان شیعہ عالم ہیں جن کی قابلیت کی گونج عرب ممالک کے مراکز علم میں گونجی ہے اور ان کی تحقیق کو تسلیم کیا گیا ہے ۱۹۷۳ء میں جب سرکار آیۃ اللہ سید محمود شہرودی کا انتقال ہوا اور پاکستانی طلبہ کی طرف سے مسجد ہندی نجف اشرف میں ان کی مجلس ترحیم رکھی گئی تھی اس پر ہجوم مجلس میں عراقی باشندوں کی کثرت نے شرکت کی اور بالخصوص سرکار امام خمینی سرکار آقائے

فضل زيارة مرقد زينب الكبرى (ع)

كلمة النبي الأعظم ﷺ لعلي :

« يا أبا الحسن إن الله تعالى قد جعل قبرك وقبور ولدك بقعة من بقاع الجن[ة] وعرصة من عرصاتها وإن الله جعل قلوب نجباء من خلقه وصفوة من عباده تحن إليكم وتحتمل الأذى والمذلة فيعمرون قبوركم ويكثرون من زيارتها تقرباً منهم الى الله ومودة منهم لرسوله أولئك يا علي المخصوصون بشفاعتي الواردون حوضي وهم زواري غداً في الجنة ، يا علي من عمّر قبوركم وتعاهدها فكأنما أعان سليمان ابن داود على بناء بيت المقدس ومن زار قبوركم عدل ذلك ثواب سبعين حجة بعد حجة الإسلام » (فرحة الغري تأليف السيد غياث الدين ابن طاوس ص ٧٧) .

مرقد زينب بنت أمير المؤمنين عليه السلام في راوية الشام معروف منذ ألف سنة

لا يخفى على القاريء الكريم أن مشهد قبر زينب بقرية راوية الشام من المشهورات القوية وثبت وجود قبرها الشريف وشهرته في القرن الثاني كما ذكر العلامة الجليل الشيخ محمد حسنين السابقي النجفي الباكستاني في كتابه الجليل مرقد زينب الكبرى المطبوع في مؤسسة الأعلمي في بيروت لبنان سنة ١٣٩٩هـ وهو أحسن كتاب في تاريخ مرقد زينب (ع) فراجع إليه وطالع .

زيارة السيدة نفيسة قبر زينب (ع)

وزارت قبر ومرقد زينب الكبرى السيدة نفيسة زوجة إسحاق المؤتمن ابن الامام جعفر الصادق عليه السلام سنة ١٩٣هـ كما ذكره مترجموا السيدة نفيسة المتوفاة في القاهرة مصر سنة ٢٠٨هـ .

وأول من بنى على قبرها هو عبيدالله بن السري بن الحكم أمير مصر ، وفي سنة ٤٨٢هـ المطابق ١٠٨٩هـ أمر الخليفة الفاطمي المستنصر بالله بتجديد الضريح وسيأتي بيانه إن شاء الله

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سید ابو القاسم خوئی سرکار آقائے سید شہید باقر الصدر اور اکثر مجتہدین نجف اشرف کی موجودگی میں علامہ ساجتی نے اپنا عربی مرثیہ رقت آمیز انداز سے پڑھا:

مرثیہ عربی بیاد حضرت آیہ اللہ العظمے سید محمود شہروری نجفی مرحوم تعزیت

برائے آیتہ اللہ العظمی سید ابوالقاسم موسوی خوئی مرحوم

جو علامہ ساجتی نے شب جمعہ ۲۵ شعبان ۱۳۹۴ھ کو مسجد ہندی نجف اشرف عراق میں امام خمینیؒ تمائے سید محمد باقر الصدرؒ شہید اور سرکار آقائے سید ابوالقاسم خوئی کی موجودگی نں علماء و مجتہدین و مومنین عراق و ایران کے بھرے مجمع میں پڑھا اور داد تحسین وصول کی یہ عربی ادب کا بہترین موقع اور اعلے شاہکار ہے

للشریعتہ نکست اعلامها — ما للهداینة کیف هد مقامها
ما للمساجد سودت استارها — ما للمدارس عطلت احکامها
ما للمشائخ اذ بکوا لرزیتة — ترلت فشب الی القلوب ضرامها

وقوا عد الدین الحنیف تصدعت — لمصیبة بلغ السماء ظلامها
لله ایه نکبة حلت بنا — فالحوزة العصماء حل نظامها
من هد قبة مجدها لما هوت — فتزلزلت إثرالهوی دعامها

الله اکبر ای بدرخرعن — افق المعارف حیث طأ طأ هامها
الیوم غاضت ابحر العلم التی — عم البریه بالهدی إنعامها

الناس حیری والعیون سواجم — لرزیة طاشت لها احلامها
حملوا علی الاکتاف ستة احمد — لاذت بطیب ظلها اقوامها
آابا علی کنت محمود النقی — بحصا ئل شأت النجوم کرامها
بکم الشریعة اثمرت اشجارها — بکم استبان حلالها وحرامها
بکم استنارت للعلوم رموزها — اعییت بحل عویصها افهامها

یاراحلاعنا وخلف خلوه — فدصار یحترم القلوب ضرامها

الیوم نامت اعین بک لم تنم — فتسهدت اخری فعز منامها
لله لوعات الاسی قد صدعت — قلب (الحسین) اذ اطلهم قتامها
ویری (علیاً) باکیا لرزیة — ابلی الفضاء جرت بها اقلامها

قد هد قلب محمد تبریحها — ولواعج الاحزان طال زحامها
وامامنا الخوئی امسی واجداً — والعین یهمی وبلها ورهامها
ومصیبة الاحزان شل سواعد — فلتخش معضلة الخطوب عظامها

ابا جمال الدین انک مفعم — لفجیعة شحت القلوب سهامها
انشیق محمود الخصال وخلفه — بکما از دهت لغرینا ایامها

ولنا تسخت اقدامها ترفرفت — اعلامها وتبجلت اعوامها
فحریت خیراً عن اخ لک ناصح — کیمینک البیضاء عز فصامها
یا مستجار الشرع ان عاث الملا — انت الزعیم وللغری امامها

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فیہ ریاض اللین تعبق نائمۃ تحکیے الجنان وقد زکت آکامہا
قد اینعت اثمارہا ونفتحت ازہارٌ ھَاوتلألأت اکمامہا
سمت الشریعۃ من جہود کم علت ہام السہاوبکم زہت اعلامہا
فالحوزۃ العلیاقد افتخرت بکم وبکم ترقّعَ فی النوادی ہامہا

ان نعتصم بک عند کل ملمۃ فلاء نت من ریب الزمان عصامہا
بک شیدت ارکانہا وبک از دھی ایوانہا والیک صار زمامہا
یاکعبۃ الاعلام عزمقامہا فالیک تز دلِفُ الحجیجُ کرامہا
وبابک ازلفت لنیل ھدایۃ فی اللّین او لزیارہ تعنامہا

از عیم ابقاک الھیمن للوری بیمینک صرف شؤنہا ونظامہا
عزنیکم لرزیۃ قد زعزعت لحوانحی فتوھجت آلامہا

ھاکم رثاء مفجعۃ للسابقی بقرائض بالمسک کان ختامہا

یہ مرثیہ اس قدر مقبول و پسندیدہ قرار دیا گیا کہ بغداد کے مشہور علماء و ادباء سید عبدالستار حسنی سید محمد جودۃ کاظم قزوینی نے ان کی نقول حاصل کیں یہ پہلا موقعہ تھا کہ اکابر مجتہدین عظام کی موجودگی میں جناب علامہ ساجقی نے عربی مرثیہ پڑھ کر پاکستان کا سر فخر سے بلند کیا اور علامہ سید ساجد علی نقوی کی فرمائش پر علامہ ساجقی نے ہی عربی نوحہ لکھا جس کو پڑھتے ہوئے پنجابی طلبہ کا دستہ ماتم کرتے ہوئے مسجد

ہندی میں وارد ہوا جس کا مطلع تھا

فقد کم قدھدارکان الھدی

نجف اشرف کی سرزمین پر پنجاب و پاکستان کے اس اعزاز کا کریڈٹ بھی علامہ ساجقی ہی کو جاتا ہے۔

علمی و تحقیقی مقام

جب اصول الشریعہ کا پہلا ایڈیشن طبع ہوا تو اس کا سب سے پہلا تحقیقی جواب جواہر الاسرار کی صورت میں دیا جب ان کی عمر اس وقت صرف بائیس برس کی تھی علامہ جلیل مجتہد بصیر حجۃ الاسلام محمد بشیر صاحب مرحوم نے حقائق الوسائط جلد دوم صفحہ ۲۱ پر اس کتاب پر یوں تبصرہ کیا ہے۔

اگر ناظرین کرام سیر حاصل اطلاع کے متمنی ہیں تو میں خصوصیت کے ساتھ التماس کرونگا کہ وہ جناب مولانا محمد حسنین ساجقی سلمہ اللہ کی کتاب جواہر الاسرار کا ضرور مطالعہ فرمائیں یہ کتاب قائلین وحدت نوع کی کتاب اصول الشریعہ کا بہترین اور مسکت جواب ہے جس میں تمام موجودہ اختلافی مسائل پر اطمینان بخش تبصرہ ہے اور اصول الشریعہ کے ہریات کا مکمل اور مبرھن جواب دیا گیا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علمی و تحقیقی تعاون پر

علامہ ڈھکو کا علامہ ساجقی کے لئے اظہار تشکر

۱۹۶۷ء میں علامہ محمد حسین ڈھکو نے جب اپنی کتاب اثبات الامامت طبع کرانے کا عزم کیا تو اس کتاب میں پیش کردہ اکثر عبارتیں بلا حوالہ تھیں اور کئی مباحث تشنہ تکمیل تھے انہوں نے علامہ ساجقی سے گذارش کی کہ وہ اس کتاب کے مسودہ کی تکمیل میں ان کی مدد کریں اور عبارات و احادیث کے حوالے تلاش کر کے ان کی نشاندہی کریں چنانچہ ۱۹۶۸ء میں جب کہ علامہ ساجقی مدرسہ دارالعلوم محمدیہ میں مدرس تھے انہوں نے کمال خلوص سے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا چنانچہ اثبات الامامت کے پہلے ایڈیشن کے صفحہ ۳۳۵ میں ڈھکو صاحب نے یہ الفاظ لکھے "اسی طرح ناشکری ہوگی کہ اس سلسلہ میں اپنے عزیز فاضل مولانا مولوی محمد حسنین الساجقی مدرس دارالعلوم کا شکریہ ادا نہ کیا جائے جنہوں نے اس کتاب کے بعض مفید اضافہ جات اور حوالہ جات کی تلاش و جستجو میں کافی عرق ریزی سے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے" اگرچہ انہوں نے کمال ناشکری کے ساتھ بعد کے ایڈیشنوں میں سے یہ عبارت حذف کردی ہے بہرکیف اس سے اتنا تو ثابت ہوا کہ اگر علامہ ساجقی علمی طور پر ہیچ مشکل تھے جیسا کہ ڈھکو صاحب نے اصلاح الرسوم میں لکھا ہے تو ان کو اس کتاب کے اضافہ جات اور تلاش حوالہ جات میں علامہ ساجقی کی مدد حاصل کرنے کی ضرورت کیوں درپیش آئی جبکہ مدرسہ میں دوسرے بھی فاضل ترین مدرسین موجود تھے ہاں مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ (اصل کتاب کا عکس ملاحظہ ہو)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

[illegible]

کتاب مستطاب

اِثباتُ الامامت

تصنیفِ لطیف

ترجمۃ الاسلام مولانا محمد حسین صاحب مبلغ مجتہد العصر پرنسپل دارالعلوم محمدیہ سرگودھا

خاتمۂ کتاب در تقاریظ کتاب

[illegible]

عکس کتاب سے کو [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لبنان کے سابق وزیر تعلیم کے تاثرات

لبنان کے سابق وزیر تعلیم جناب سید حسن الامین جب ۱۹۶۷ء میں سرگودھا تشریف لائے تو مدرسہ دارالعلوم محمدیہ کی انتظامیہ کی جانب سے علامہ محمد حسنین سابقی کو ان کی ترجمانی کے فرائض سونپے گئے حالانکہ علامہ اس وقت عراق تشریف نہیں لے گئے تھے ڈاکٹر سید ابوالحسن مرحوم کی رہائش پر ساری رات دانشوران سرگودھا کے ساتھ علمی و سیاسی تبادلہ خیال ہوتا رہا اور علامہ سابقی ان کے درمیان ترجمانی فرماتے رہے جب علامہ سابقی ۱۹۷۲ء میں نجف اشرف عراق تشریف لے گئے تو وہاں انہیں ڈاکٹر سید حسن الامین نے بیروت سے خط لکھا جس میں انہوں نے تحریر فرمایا

کیف انساک وانسی تلک الایام و اللیالے التی انقضت فے سرگودھا فے منزل الدکتور السید ابو الحسن وفی غیر منزلہ وما لقینہ منک من معنویۃ فے الترجمۃ انی فیما اعرفہ فیک من مزایا لا عقد دراستک آمالا کثیرۃ و ستعود انشاء اللہ الے الباکستان بعلم غزیر و معرفہ واسعۃ

(مکتوب ۸ رمضان ۱۳۹۲ھ) میں آپ کو کس طرح بھول سکتا ہوں اور خصوصاً" وہ دن اور راتیں جو سرگودھا میں ڈاکٹر سید ابوالحسن کے گھر میں اور دوسرے مقام پر اور جو آپ کے فرائض ترجمانی میں میں نے معنویت محسوس کی میرے لئے ناقابل فراموش ہے آپ کے نجف اشرف میں علم حاصل کرنے سے مجھے بہت ہی امیدیں وابستہ ہیں اور جو آپ کی صلاحیتیں میرے علم میں ہیں ان کے مطابق آپ انشاء اللہ نجف سے بہت زیادہ علم اور وسیع معرفت کے خزانے سمیٹ کر واپس پاکستان جائیں گے۔

اکابر مجتہدین کی طرف سے سند اختیارات حاکم شرع و "فقیہ جامع الشرائط"

نجف اشرف کے اکابر مجتہدین عظام نے علامہ سابقی صاحب کو اجازہ وکالت عطا فرمایا جس میں ان کو ان امور حسبیہ کی انجام دہی کا اختیار دیا گیا ہے جن کا تعلق حاکم شرع اور فقیہ جامع الشرائط کے علاوہ کسی سے نہیں ہوتا جیسا کہ محقق صاحب کی قوانین الشریعہ جلد دوم صفحہ ۳۲۸ میں نجم الدین سامرائی کی سند میں اس کا ذکر موجود ہے فقہاء کی اصطلاح میں امور حسبیہ سے مراد وہ موجب اجر و ثواب رفاہی کام ہیں جن پر نظام و مصالح عباد کا دار و مدار ہے مثلا" اقامت حدود شرعیہ ' تعزیرات ' دفاعی پروگرام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فتوے جاری کرنا شرعی فیصلے کرنا لاوارثوں اور یتیموں کی کفالت کا انتظام کرنا کم سن بچوں اہل جنون مفلسین کے اموال کی حفاظت کرنا گویا جن امور پر احسان و بر و معروف کا اطلاق ہوتا ہے وہ امور حسبیہ کے مصداق ہیں جن کا تعلق براہ راست خود مجتہد جامع الشرائط سے ہوتا ہے اور اسی کو اختیار ہوتا ہے وہ کسی ثقہ صاحب علم شخص کو ان کے اختیارات عطا کرے لہٰذا اس لحاظ سے جناب استاذی المکرم علامہ سابقی صاحب کا علمی مقام ناقابل انکار حقیقت ہے جن اکابر مجتہدین کی طرف سے ان کو یہ وکالت نامہ اور اختیارات حاکم شرع و فقیہ جامع الشرائط تفویض کئے گئے ہیں ان کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابو القاسم الموسوی الخوئی نجف اشرف

۲۔ سرکار آیۃ اللہ سید حسین آل بحر العلوم نجف اشرف

۳۔ سرکار آیۃ اللہ العظمے سید عبداللہ بن محمد طاہر شیرازی مشہد

۴۔ سرکار آیۃ اللہ سید محمد رضا گلپایگانی قم مقدسہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۔ سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ سید عبدالاعلیٰ سبزواری نجف اشرف

۶۔ سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ مرحوم ابو المعالی سید شہاب الدین مرعشی قم

۷۔ سرکار آیتہ اللہ الشیخ علی کاشف الغطاء نجف اشرف

۸۔ سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ الشہید سید محمد باقر الصدر نجف اشرف

۹۔ سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ السید ابراہیم الموسوی الزنجانی دمشق

۱۰۔ سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ الشیخ میرزا حسن الحائری الاحقاقی کویت

۱۱۔ سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ مرحوم سید محمد کاظم شریعتمدار قم مقدسہ

لہذا محض ذاتی انا اور سستی شہرت کے شوق سے کسی دوسرے صاحب صلاحیت عالم محقق کو رقابت اور حسد کی بھینٹ چڑھا کر نشی مشکل کہہ دینا یہ اہل علم کی زبان نہیں ہے چہ جائیکہ یہ کسی دعویدار اجتہاد کے لئے زیب دیتی ہو۔

ترجمہ اجازہ مبارکہ حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ سید ابو القاسم خوئی مرحوم

بعد از حمد و درود بہ محمد و آل محمد طاہرین ثقۃ الاسلام آقائے شیخ محمد حسنین سابقی دام توفیقہ میری طرف سے ان امور حسبیہ خیریہ کو بجالانے کے مجاز ہیں جو کہ فقیہ جامع الشرائط کی اجازت پر موقوف ہوتے ہیں نیز وہ میری طرف سے امام زکوۃ مظالم نذر مطلق مال مجہول المالک وغیرہ مومنین سے وصول کرنے کے بھی مجاز ہیں اور ان کو اختیار دیا جاتا ہے کہ یہ حقوق شرعیہ موصولہ میں سے نصف طلاب مدرسہ وغیرہ پر صرف فرمائیں اور باقی نصف ہمارے وکیل حاجی ک سی ابراہیم کو کراچی پہنچا دیں اور رسید وغیرہ لے کر مالکان کو پہنچائیں میں ان کو تقویٰ اور راہ اختیار پر گامزن رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمام مومنین کو میرا سلام ہو۔

۴ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ　　　　دستخط و مہر سید ابو القاسم خوئی

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خير خلقه محمد وآله

الطاهرين

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توثیق و تجدید اجازہ منجانب آیتہ اللہ العظمی سید محمد رضا گلپاء گانی مرحوم قم مقدسہ (جنہوں نے امام خمینی کی نماز جنازہ پڑھائی)

متن اجازہ مذکورہ میں جو کچھ مرحوم ہے موصوف صاحب اجازہ میری طرف سے بھی ان امور کو بجالانے کے مجاز ہیں

دستخط مہر سید محمد رضا موسوی گلپاء گانی

jabir.abbas@yahoo.com

اجازہ مبارکہ آیتہ اللہ العظمی سید عبداللہ شیرازی از نجف اشرف عراق

بعد از حمد و صلوات اہل ملتان کے مومنین پر مخفی نہ رہے کہ عماد الاعلام الکاملین حجتہ السلام و المسلمین شیخ محمد حسنین سابقی نجفی امور حسبیہ شرعیہ کی بجا آوری کے لئے میری جانب سے وکیل و مجاز ہیں یعنی وہ امور جو شرائط کے مطابق حاکم شریعت کی اجازت سے وابستہ ہوتے ہیں اسی طرح ان کو اجازت ہے کہ وہ حقوق مالیہ شرعیہ سہم سادات سہم امام زکوۃ مال مجہول المالک رد مظالم نذورات و

کفارات وصول کریں اور ان کی شرعی مقامات اور طلاب مدرسہ و علوم دینیہ پر صرف کریں اور سہم امام علیہ السلام میں سے نصف اپنی یا مستحقین کی ضروریات پر صرف کر کے باقی نصف حوزہ علمیہ نجف اشرف کے امور کو جاری رکھنے کے لئے ہماری طرف ارسال کریں اور ہم سے رسیدات وصول کر کے مالکان تک پہنچائیں مومنین کرام ان کے وجود شرف کو غنیمت سمجھیں اور ان سے رشد و ہدایت حاصل کریں اور میں ان کو وصیت کرتا ہوں کہ یہ تقوی اور راہ احتیاط سے دامن گیر رہیں ان پر اور جملہ برادران ایمانی پر میرا سلام ہو

نجف اشرف ۲۸ رجب ر ۱۳۹۴ھ

دستخط و مہر شریف

عبداللہ بن سید محمد طاہر شیرازی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین محمد وعترتہ الطیبین الطاہرین

وبعد: لا یخفی علی إخواننا المؤمنین الکرام من أهالی (ملتان) وفقهم الله تعالی للخیرات أنّ جناب عماد الأعلام الکاملین ثقة الإسلام والمسلمین الشیخ محمد حسنین السابقی النجفی دامت تأییداته العالیة وکیل ومجاز من قبلنا فی تصدی الأمور الحسبیة الشرعیة المنوطة بإجازة الحاکم الشرعی الجامع للشرائط وکذلک فی قبض الحقوق الشرعیة کسهم السادة العظام والزکاة ومجهول المالک ورد المظالم والنذورات والکفارات وغیرها وصرف هذه الحقوق علی الموارد المنطبقة شرعا وعلی طلاب العلوم الدینیة الموجودین هناک وکذا سهم الإمام علیه السلام فإنه یصرف بمقدار النصف منه لمصارفه الشخصیة ومصارف غیره ممن یراه مستحقا ویرسل الباقی إلینا لإدارة شؤون الحوزة العلمیة صانها الله عن الأخطار ومصارف رجال العلم والذین دامت تمضیاتهم العالیة ویأخذ منا الوصولات ویعطیها لأصحابها وأملی من الإخوان المؤمنین الکرام أن یغتنموا وجوده الشریف ویسترشدوا بهدیه وأوصیه بملازمة التقوی ومراعاة جانب الاحتیاط فإنه سبیل النجاة والسلام علیه وعلی المؤمنین جمیعا ورحمة الله

النجف الأشرف ۲۸/ رجب/ ۱۳۹۴ ھ عبد الله بن السید محمد طاهر الشیرازی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اجازۂ مبارکہ استاد المجتہدین سرکار آقا سید عبد الاعلیٰ موسوی سبزواری مرحوم نجف اشرف عراق

بعد از درود و سلام عرض ہے کہ عماد الاعلام حجۃ الاسلام و المسلمین آقائے الحاج محمد حسنین سابقی نجفی جو کہ بندگان خداوندی کی ہدایت اور احکام شریعت کی نشر و اشاعت میں جدیت رکھتے ہیں میں مومنین کرام سے ملتمس ہوں کہ وہ ان کا احترام و اکرام کریں اور شرعی مسائل میں ان سے استفادہ کریں ان کو میری جانب سے امور حسبیہ شرعیہ کی نگرانی و انجام دہی کے علاوہ احادیث معتبرہ کی روایت اور حقوق شرعیہ کی وصولی کی اجازت دیتا ہوں اور اس بات کی بھی اجازت دیتا ہوں کہ یہ سہم امام وصول کر کے بقدر ضرورت خود خرچ کریں اور باقی ماندہ یہاں مرکز نجف اشرف کو بھجوائیں اور ان کو زہد و تقوی کی وصیت کے ساتھ امیدوار ہوں کہ یہ مجھے دعائے خیر سے فراموش نہ کریں میں بھی ان کو نہ بھولوں گا

دستخط و مہر

نجف اشرف

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

عبد الاعلیٰ موسوی سبزواری

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد و آله الطیبین الطاهرین واللعنة الدائمة علی اعدائهم اجمعین الی یوم الدین و بعد چنانچه جناب مستطاب عماد الاعلام حجة الاسلام والمسلمین آقای حاج شیخ محمد حسنین السابقی النجفی دامت تائیداته جدیت در نشر احکام و ارشاد انام دارند مومنین دامت توفیقاتهم تقدیر و تجلیل از ایشان بنمایند و در مسائل ابتلائیه شرعیه از ایشان استفاده فرمایند، معظم له مجاز اند از اینجانب در نقل احادیث معتبره از کتب معتمده و در تصدی امور حسبیه مع الاحتیاطات اللازمة و از طرف اینجانب مأذون اند در قبض حقوق شرعیه و سهم امام مبارک و تصرف بقدر احتیاج و ایصال بقیه را باینجانب که ان شاء الله در ترویج دین خداوند متعال و اولیائه العظام مصروف شود و اوصیه بالتقوی و الاحتیاط فی جمیع الحالات و ان لاینسانی من صالح الدعوات کما لا انساه ان شاء الله تبارک وتعالی

النجف الاشرف

٢٣ ع ٢
١٣٩٥

عبد الاعلی الموسوی
السبزواری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اجازہ مبارکہ حضرت آیتہ اللہ السید حسین بن محمد تقی آل بحرالعلوم

جامع الشیخ طوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجف اشرف عراق

بعد از حمد و درود بر محمد و آل محمد میرے لئے فخر ہے کہ مجھ سے علم الاعلام ناصر السلام مروج الاحکام سماحۃ الحجۃ المفضال شیخ محمد حسنین سابقی نجفی نے اجازہ کی فرمائش کی ہے اور میں بھی ان کے علمی اور باوثوق مقام کے پیش نظر ان کو تمام امور حسبیہ کو انجام دینے کا اجازہ دیتا ہوں کہ وہ حقوق شرعیہ مالیہ زکوٰۃ خمس رد مظالم مجہول المالک نذور کفارات اثلاث وصیت لقطات عام خیرات و مبرات کے اموال جن کی بازگشت حاکم شرع سے وابستہ ہوتی ہے وصول کریں اور مقدار ضرورت دینی منصوبوں موسسات خیریہ اعانت فقراء و مساکین پر صرف کریں اور باقی ماندہ رقوم حوزہ علمیہ نجف اشرف کی مادی مضبوطی کے لئے ہمیں ارسال کریں جو کہ معنوی لحاظ سے برکات امیر المومنین علی علیہ السلام سے پہلے ہی مستحکم ہے میں ان سے ملتمس دعا ہوں اور امید وار ہوں کہ وہ مسئولیت مرجعیت کے قیام میں ہماری مدد کریں گے

نجف اشرف عراق

دستخط و مہر

سید حسین تقی آل بحرالعلوم

یکم شوال ۱۴۱۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین محمد (ص) وعلی آلہ الطیبین الطاہرین

وبعد، فقد استجازنی – ولی الفخر – علم الاعلام، وناصر الاسلام، ومروج الاحکام سماحۃ الحجۃ المفضال والشیخ محمد حسنین السابقی النجفی – حفظہ اللہ ورعاہ – فاجزتہ واذنت لہ فی مزاولۃ جمیع الامور الحسبیۃ – التی ترجع الینا – کما اذنت لہ – بحکم تقتنا بہ بدینہ ومقامہ العلمی – ان یتسلم عنا جمیع الحقوق الشرعیۃ والمالیۃ من اصحابہا: کالزکوات والاخماس ورد المظالم ومجہول المالک والنذور والکفارات والاثلاث واللقطات، وعامۃ الخیرات والمبرات التی مرجعہا الی الحاکم الشرعی، وقد خولناہ فی صرف ذلک علی نفسہ بمقدار الحاجۃ والکفایۃ، ومنہ ثم علی المشاریع الدینیۃ، والمؤسسات الخیریۃ، واعالۃ الفقراء والمساکین والارامل والیتامی، واذا امکنہ بعد ذلک – ارسال شیء الینا لدعم الحوزۃ الدینیۃ فی النجف الاشرف – مادیا – بعد دعمہا المعنوی ببرکۃ الامام امیر المؤمنین – علیہ السلام – واخیرا اسالہ الدعاء فی مظان الاستجابۃ بان یمنحنا اللہ علی انفسنا بالصبر والثابرۃ علی القیام بمسؤولیۃ المرجعیۃ واعبائہا الثقیلۃ علینا، وستصلکم رسالتنا العملیۃ "موجز الاحکام" باجزائہا الثلاثۃ، وبعض الکتب والنشرات بواسطۃ الزائرین ان شاء اللہ تعالی، والسلام علیکم وعلی عامۃ المؤمنین – من حولکم – ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

النجف الاشرف
العراق

غرۃ شوال
۱۴۱۵ھ

الداعی
الحسین التقی آل بحر العلوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دینی و شرعی مراکز کی تعمیر

علامہ ساجتی نے پاکستان میں جو خدمات علیہ انجام دی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہے متعدد دینی مدارس اور تیس سے زیادہ امام بارگاہیں اور مساجد آپ نے تعمیر کرائی ہیں آپ کی تالیف و ترجمہ شدہ کتب مطبوعہ کی تعداد ۶۰ کے قریب ہے یہ آپ ہی کا علمی شاہکار ہے کہ کئی کتب کے فارسی سے عربی سے ترجمے کئے اور کئی کتب کے عربی سے اردو میں ترجمے کئے ناموس صحابہ بل کا علمی جواب جو انسداد فرقہ واریت کا بہترین سدباب ثابت ہوا آپ نے اس کا مسودہ صرف دو دن اور دو راتوں میں فخر قوم جناب آغا مرتضیٰ پویا کے گھر اسلام آباد میں مکمل کیا اور فوٹو اسٹیٹ کرا کے سینکڑوں کی تعداد میں سینیٹ اور قومی اسمبلی میں تقسیم کرائے وہ مسودہ فرقہ واریت اور اس کا سدباب کے نام سے لاہور سے طبع ہوا اور ہر طبقہ سے خراج تحسین وصول پایا سرکار حجت قائم علیہ السلام کے خلاف اعظم طارق کی تقریر کا مدلل جواب برہان الایمان فی معرفۃ صاحب الزمان لکھ کر طبع کرایا ان علمی کارناموں کی قدر و منزلت ان لوگوں کو ہی معلوم ہے جو صاحبان ذوق ہیں۔

علمی تصنیفات

۱۔ جواہر الاسرار جو اصول الشریعہ کا سب سے پہلا جواب منظر عام پر آیا۔

۲۔ مرقد العقیلہ زینب عربی مطبوعہ بیروت

۳۔ العقد المنظوم فی عقد ام کلثوم عربی غیر مطبوعہ

۴۔ شمشیر مسموم فی رد عقد ام کلثوم مطبوعہ فیصل آباد بجواب مولوی محمد صدیق اہل حدیث ناندلوی

۵۔ شہادت ثالثہ دو بار طبع ہوئی۔

۶۔ سیرت نقد

۷۔ میزان العقائد

۸۔ زیارت ناحیہ

۹۔ قواعد الشریعہ ۴ جلد

۱۰۔ فرقہ واریت اور اس کا سدباب

۱۱۔ سیرت زینب الکبریٰ زیر طبع

۱۲۔ تاریخ بلال

۱۳۔ تاریخ حوزہ علمیہ نجف اشرف

۱۴۔ متضاد عقائد

۱۵۔ ترجمہ احکام الشیعہ ۲ جلد

۱۶۔ ترجمہ ناشہ شیعیان فارسی سے عربی

۱۷۔ ترجمہ ولایت از دیدہ گاہ قرآن فارسی سے عربی

۱۸۔ ترجمہ ہدیۃ المتبصرین فارسی سے عربی

۱۹۔ عبقریۃ الشیخ الاوحد عربی مطبوعہ کویت

۲۰۔ مصباح الادیب و مقباس الاریب عربی

۲۱۔ مصباح الہدایۃ عربی سے اردو ترجمہ

۲۲۔ احکام خمس و زکوۃ

۲۳۔ برہان الایمان فی معرفۃ صاحب الزمانؑ

ان کے علاوہ متعدد رسائل مقالہ جات پمفلٹ جوابات مسائل کے قلم سے نکلے ہیں ان کی تعداد جملہ ساٹھ کے قریب بنتی ہے یہ بہت بڑا عل ہے جس کی قدر و منزلت سے وہی لوگ باخبر ہیں جو ان مراحل سے گذرے آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ استاذی الکرم کو زیادہ سے زیادہ خدم کے لئے موفق فرمائے

نذر عباس حید

۷ فروری ۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد اللہ الذی جعلنا من
الشیعۃ الا مامیۃ الا ثنی عشریۃ وصلے اللہ علی محمد و
آلہ الا طھار سادۃ البریۃ والحجج الالھیۃ و لعنتہ اللہ
علی مناوئیھم و معاندیھم ذوی الطبائع الدنیۃ و منکری
فضائلھم الخفیۃ والجلیۃ اما بعد

اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے آمین مہربان دوست مرحوم سید غلام علی شاہ شیرازی صاحب کو انہوں نے ایک لطیفہ آج سے بیس سال پہلے سنایا تھا کہ میرے ڈیرے پر ایک دن کوئی شخص ہاتھ میں جھاڑو لئے صفائی کرتا ہوا نظر آیا جس کو میں نے اپنے ہاں صفائی پر تعینات نہیں کیا تھا میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو اور کس کی اجازت سے یہاں صفائی کر رہے ہو وہ عاجزی و انکساری سے کہنے لگا حضور میں سیدوں کا ایک ادنیٰ غلام ہوں بس آپ حضرات سادات عظام کی نوکری کو عبادت سمجھتا ہوں مجھے اس کے خلوص پر شبہ ہوا میں نے اس کی نگرانی شروع کر دی بعد میں یہ حقیقت واضح ہوئی کہ یہ کوئی عادی چور تھا جو بظاہر جھاڑو اٹھا کر صفائی کی آڑ لیتا تھا اور درپردہ ڈیرے سے قیمتی چیزیں چرانے کا خواہشمند تھا اور دھر لیا گیا اسی طرح آج کے مدعیان اصلاح بزرگوں نے بھی اصلاح الرسوم کے جھاڑو ہاتھ میں لے کر قوم شیعہ کے پر رونق احاطے میں صفائی کا دعویٰ کر کے خدمت شروع کر دی ہے اور اسی آڑ میں اذان میں علی ولی اللہ ماتم زنجیر زنی فاتحہ و قل خوانی اور نہ معلوم کون کون سی قیمتی اشیاء کو چرانے اور شیعوں کو ان سے محروم کرنے کی سازش کی ہے مگر الحمد اللہ کہ مذہب کے نگرانوں نے ان کی چوریاں پکڑ لی ہیں جو لوگ تیس سال سے شیعوں کے عقائد کی اصلاح کرنے کے نعرے لے کر میدان میں

اترے اور اپنے دعویٰ اجتہاد سے اپنا رعب و سکہ جمانے کا کام خوب کیا مگر اب حال یہ ہوا کہ اپنے ساتھیوں نے بھی ان کے خلاف تبرا بازی شروع کر دی ہے اور اس بزرگ نے اصلاح الرسوم میں قوم کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ بارہ سو سال سے قوم میں پہلے پیدا ہونے والے کل مجتہدین بدعت نواز بدعتوں کے پشت پناہ اور حامی رہے ہیں اور قوم بالکل یہودیوں نصرانیوں ہندوؤں کے رسوم و رواجات کو عبادت سمجھ کر ڈیڑھ صدی سے اپنے ثواب ضائع کر رہی ہے اب میں ان کو مسلمان کرنے آیا ہوں اگرچہ چند سالوں سے مظلوم شیعہ ایسے ہی سازشوں کے بچھائے ہوئے جالوں کے رد عمل میں بیرونی جارحیت اور مسلسل قتل و غارت اور بد امنی کا شکار تھے ہم نے بھی قومی مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے اندرونی اختلاف سے ہٹ کر بیرونی محاذوں پر قلمی دفاع شروع کر دیا تھا اور ہم پسند نہیں کرتے تھے کہ ایسے نازک اور پر خطر حالات میں داخلی ماحول میں بد مزگی پیدا ہو مگر افسوس ہے کہ ایسے خلفشار میں جبکہ قوم ابھی اپنے تازہ شہیدوں کے سوگ میں صف ماتم پر بیٹھی تھی شیعوں میں داخلی انتشار کی آگ کو بھڑکانے کے لئے کسی سوچی سمجھی سازش کے ماتحت اصلاح الرسوم کو درمیان میں اچھال کر باہمی جنگ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی گویا سرگرم نظریاتی میدان جنگ میں دشمن کو نیا ہتھیار خود ہمارے جرنیلوں نے فراہم کر دیا۔ شیعہ دشمن مراکز میں ایک دوسرے کو مبارک باد دی گئی اور سازش کی کامیابی پر بغلیں بجائی گئیں ہمارے پاس کم و بیش پانچ سو کے قریب خطوط اور ٹیلیفون آئے کہ آپ اس کا جواب لکھیں ورنہ یہ کتاب عدالتوں اور اسمبلیوں تک ہمارے خلاف ایک حوالہ اور دستاویز کے طور پر استعمال کی جائے گی ہم نے بادل نخواستہ اس کا جواب لکھ دیا ہے اور عزیزم مولانا نذر عباس حیدری کیلئے دعاگو ہیں کہ انہوں نے مختلف کتب خانوں سے مطلوبہ کتب فراہم کر دیں اور طباعت کے مراحل میں باوجود نامساعد حالات اور پریشان حالی کے تگ و دو کی اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جواب کا اصل مقصد صرف غیر شیعہ حضرات کی حوصلہ شکنی ہے ہم نے اس کتاب میں سے صرف ان اعتراضات اور طعن و تشنیع کے اقدامات کا جواب دیا ہے جن کا تعلق براہ راست شیعہ مسلک سے تھا اسی لئے ہم نے اس کا نام (رسوم الشیعہ فی میزان الشریعہ) رکھا ہے اور ہم اپنے بریلوی بھائیوں سے معذرت خواہ ہیں کہ نام نہاد شیعہ مجتہد نے بلا وجہ دیو بندیوں کو خوش کرنے کے لئے ان کے خلاف الزامات اور بد زبانیوں کے تیر نشتر چلانے کی پہل کی ہے تاکہ شیعوں اور بریلویوں کے قدیمی اتحاد کو نقب لگا دی جائے تاہم ان کے علماء خود ہی اپنے موقف کا بہتر دفاع کر سکتے ہیں اور ہم نے اس کتاب میں کم و بیش دو سو سے زیادہ کتب معتبرہ معروفہ سے قوم کو ایسے نایاب معلومات بھی فراہم کر دیئے ہیں جن کا ابھی عربی سے اردو میں ترجمہ نہیں ہوا تھا آخر میں اپنے علم دوست طبقہ سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو ہر شیعہ گھر میں پہنچا کر آنے والی نسلوں کو وہابیوں اور مقصروں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ کر کے محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت "علوم حقہ دینیہ" کی اشاعت میں حصہ دار بن جائیں وما توفیقی الا باللہ وعلیہ توکلت والیہ انیب

الاحقر

الحاج محمد حسنین السابقی النجفی

۲۱ ماہ مبارک رمضان ۱۴۱۶

مدرسہ جامعہ الثقلین ملتان

اصلاح الرسوم کیوں لکھی گئی

صدیوں سے ہمارا یہ خطہ پاکستان محبت محمد و آل محمد علیہم السلام [illegible] گوارا چلا آرہا ہے سنی بریلوی اور شیعہ حضرات مل کر مجالس محرم الحرام و ایا[م] مسرت میلادالنبیؐ ۱۳ رجب ۳ شعبان نو روز کے جشن مناتے تھے در حقیقت عزاداری کی کل رونقیں اور سوگواروں کا بے پناہ ہجوم بریلوی اہل سنت کے مخلصان[ہ] تعاون کا مرہون منت ہے سب لوگ آنحضرتؐ صلعم کی خلقت نورانی علم غیب حاضر ناظر استمداد کے مسائل پر متفق تھے شیعوں میں عقائد کے اختلاف کی پہلی چنگاری حافظ سیف اللہ نے پھینکی پھر اس کو جناب علامہ ڈھکو نے مزید ایندھن فراہم کر کے شیعوں کو عقائد و قیادت میں دو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ابھی کچھ عرصہ سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ مولوی سمیع الحق کی زیر قیادت شیعہ علماء کو سیاسی ضرورت پڑنے پر قریب کر لیا گیا اور ایک ہی اسٹیج پر انجمن سپاہ صحابہ کو شیعہ علماء کے ساتھ بٹھانے کی کوشش کی مگر شیعہ علماء نے محسوس کیا کہ دیو بندی مولویوں کی اکثریت اپنے مزاج کی وجہ سے ان سے مانوس نظر نہیں آتی کیونکہ ان کو علم ہے کہ شیعہ اکثریت ہمارے مزاج سے ہم آہنگ نہیں ہے اسی روایت کو توڑنے اور دیوبندی بھائیوں کو مانوس کرنے کے لئے اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ہمیں بریلویوں سے زیادہ دیو بندیوں سے دلی عقیدت چند مخصوص ذہنوں کی ملی بھگت اور طے شدہ منصوبہ کی وجہ سے اچانک یہ کتاب تاش کے پتے کی طرح پھینک دی گئی ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کتاب میں مولف نے اپنے سابقہ فتوؤں کا پینترا اچانک تبدیل کیا اور ساتھ ساتھ بریلویوں اور شیعوں دونوں کے خلاف تلخ لہجہ استعمال کرتے ہوئے دونوں کو بدعت پرست بد عقیدہ مشرک ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان مرحوم کی کتابوں سے ایسا مواد تلاش کر کے پیش کیا گیا ہے کہ جو دیوبندی مسلک کی تائید کرتا ہو تاکہ بریلویوں اور شیعوں کا قدیمی اتحاد تار تار ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائے اور عزاداری کو نقصان پہنچے کتاب کی چند خصوصیات ملاحظہ ہوں

شیعوں کی زبردست توہین و تذلیل

جہاں مولف نے ۸۳ پر علماء و خطباء شیعہ کو ضال، مضل، جاہل، دین فروش نام نہاد مبلغ کر کے ان کو ننگی گالیاں دی ہیں وہاں مصنف شیعوں کو شیعہ کہنے پر بھی راضی نہیں لگتے بلکہ ان کو محض دعویدار محبت کہہ کر در حقیقت دشمن قرار دیا ہے اصلاح الرسوم ص ۹۶ میں ہے "خاندان رسالت کی محبت و پیروی کے دعویدار بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے" دوسرے مقام پر ص ۱۶۷ پر لکھتے ہیں "اگر ہماری ان جاہلانہ رسموں کو دیکھتے ہوئے دشمنان اہل بیت ہمیں گھوڑا پرست قوم کہتے ہیں تو اس سے ناراض ہونے اور ان پر نزلہ گرانے کی بجائے اپنی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے" یعنی ہمیں یہ نام قبول کرنا چاہئے اور اس سے راضی ہونا چاہئے کہ ہم واقعی گھوڑا پرست قوم ہیں ص ۳۱۳ پر لکھتے ہیں کہ ابن عربی کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک بزرگ کی میں نے زیارت کی ہے جن کو شیعہ خنزیر کی شکل میں نظر آتے ہیں شیخ عبدالقادر کہتے ہیں کہ شیعہ اس امت کے یہودی ہیں حالانکہ اگر یہ اقوال کسی اور کے بھی تھے تو ان کے الفاظ کو اس طرح بھی لکھ سکتے ہیں کہ "انہوں نے شیعوں کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کئے ہیں" پھر پوری کتاب میں جگہ جگہ شیعوں کی رسوم کو ہندوؤں یہودیوں نصرانیوں کی رسوم سے تشبیہ دے کر دیوبندیوں کی آشیر باد حاصل کی ہے جو پہلے ہی شیعہ کافر کافر کے نعرے لگا رہے ہیں تاکہ ان کو اطمینان ہو سکے کہ شیعوں میں ایک ایسی جماعت بھی ہے جو کافی امور و معاملات میں ان سے قریب تر اور موافق ہے

شان رسالتؐ میں گستاخانہ کلمات

اصلاح الرسوم کی زبان از حد گھٹیا ہے مثلاً "ناک کٹنے کی لفظیں اب مہذب معاشرہ میں غیر مستقل ہو چکی ہیں ان کا استعمال دیہاتوں اور غیر تعلیم یافتہ

طبقہ میں محدود ہو کر رہ گیا ہے مگر مولف نے اس لفظ کو کئی جگہ دہرایا ہے حتیٰ کہ سردار دو جہاں والئی کون و مکان حضرت ختمی مرتبت فخر رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی معاف نہیں کیا اور ان گستاخانہ فقروں کو لکھ ڈالا کہ شاید رشدی بھی اس قدر حد سے نہ گزرتا صفحہ ۱۸۸ میں لکھا ہے "اگر شہنشاہ دین و دنیا کی ناک یہ سادہ اور مختصر جہیز دینے سے نہیں کٹی تو ہماری ناک کیوں کٹتی ہے (استغفر اللہ واتوب الیہ) مسلمان تو آنحضرتؐ کے اعضاء بدن دست مبارک موئے مبارک قدم مبارک کہہ کر ادب سے نام لیتے ہیں مگر ایسا گستاخانہ فقرہ اگر ڈھکو صاحب کے حق میں لکھ دیا جائے تو وہ بھی لکھنے والے کو جاہل بے ادب ضال مضل کہنے پر مجبور ہو جائیں بہتر تو یہی تھا کہ اس مفہوم کی ادائیگی ان الفاظ سے کر دی جاتی کہ اگر اس قدر سادہ جہیز دینے سے سرکار دوؐ عالم کی عزت و عظمت قدر و منزلت میں فرق نہیں آیا تو ہمیں کس وجہ سے احساس خفت ہونے لگتا ہے"

کتب مخالفین سے حجت قائم کرنے کی کوشش

مصنف نے شیعہ خطباء کو تو یہ مشورہ دیا ہے "کہ مخالفین کی روایات نقل کرنے کی بجائے اپنے پیشوایان دین ائمہ ہدیٰ کے فرامین پر اکتفا کریں اصلاح الرسوم ص ۱۴ مگر خود اصلاح الرسوم میں غیروں کے حوالوں سے شیعوں پر حجت قائم کی ہے مثلاً" ص ۱۱۷ پر نماز فریضہ کے بعد مصافحہ کرنا بدعت لکھا ہے مگر ثبوت کے لئے اپنی کتب سے کوئی حدیث پیش کرنے کی بجائے شرح مشکوٰۃ اور الاعتصام شاطبی کا حوالہ پیش کیا ہے مشاہد مقدسہ کی طرف جنازے منتقل کرنے کو بدعت ثابت کیا ہے مگر کسی معصوم کا فرمان پیش کرنے کی بجائے فتاویٰ رضویہ کا حوالہ دیا ہے جو شیعوں پر حجت نہیں ہے ملاحظہ ہو اصلاح الرسوم ص ۲۶۱ نیز ہاتھ اٹھا کر سلام کرنے کو یہودی اور نصرانی حضرات کا عمل قرار دیا ہے مگر حوالہ کنزالعمال کا ہے جو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

غیروں کی کتاب ہے کوئی قولِ امامؑ پیش نہیں کیا اصلاح الرسوم ۲۹۹ نیز رسم شبینہ یعنی رات بھر میں قرآن ختم کرنے کو مکروہ لکھا ہے مگر حوالہ دیوبندیوں کے مولانا اشرف علی تھانوی کی اصلاح الرسوم کا دیا ہے کہ انہوں نے سات دلائل سے اس کو مکروہ ثابت کیا ہے بلاحظہ ہو اصلاح الرسوم ہذا ص ۲۲۸ یہ بھی دیوبندی حضرات کو خوش کرنے کی ایک تحریک ہے اور شیعہ قوم کو عملاً "اتباع اہل بیت اطہار اور تقلید مراجع عظام عراق و ایران کی بجائے دیوبندی حضرات کی تقلید کرانے کی سازش کی جارہی ہے

اسلامی مذاہب میں باہمی نفرت انگیزی

علماء شیعہ کا فرض یہی ہے کہ وہ دیگر مذاہب کی رسوم کو طعن وطنز کا نشانہ بنانے کی بجائے اپنی ہی قوم کی ہدایت وراہنمائی کے فرائض انجام دیں یہی وجہ ہے کہ مصنف نے خطباء واہل منبر اور ذاکرین کو یہی مشورہ دیا ہے " مخالفین کی روایات نقل کرنے کی بجائے وہ اپنے پیشوایان دینؑ کے فرامین پر اکتفاء کریں اور اپنی قوم کی اصلاح کریں موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود (کتاب ہذا ص ۱۴۱) مگر انہوں نے اس کتاب میں شیعوں کے ساتھ بریلویوں کو بدعتی اور گمراہ ثابت کرنے پر پورا زور لگایا ہے بلکہ کئی مقامات پر نوراکشتی کے طور پر دیوبندیوں پر بھی گرج برسے ہیں صفحہ ۲۶۴ پر لکھتے ہیں بعض لوگوں کو بزعم خود توحید کی زیادہ پاخر لگ گئی ہے " ہم نہیں سمجھ سکے کہ پاخر لکھنؤ کی اردو ہے یا دہلی کی تاہم توحید تو شرک کے مقابلہ میں ایک عقیدہ حق ہے جس پر اسلام کی بنیاد قائم ہے یہ کوئی خارش کی بیماری نہیں ہے کسی کو زیادہ لگ جائے تاہم یہ عبارت از حد ادب سے گری ہوئی ہے بہر حال اگر مصنف دیوبندیوں بریلویوں اور شیعوں سب کے مشترکہ مجتہد ہیں اور سب کے مصلح ہونے کے دعویدار ہیں تو وہ جانے اور ان کا مذہب جانے یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ شیعہ قوم پر نازک وقت میں ایسی کتاب لکھنا اتحاد بین المسلمین پر کند

چھری کی طرح خطرناک ہے جس سے باہمی فرقہ واریت اور تفرقہ پردازی اور باہمی نفرت کا ایک نہ رکنے والا طوفان اٹھ سکتا ہے

مولف کا اپنے فتوؤں سے تضاد

باعث حیرت ہے کہ مصنف بھی خود ہی فتاوی میں تلون مزاجی اور تضاد کا شکار ہیں انہوں نے اصلاح الرسوم ص ۱۴۱ پر ثابت کیا ہے کہ مذہب شیعہ خیر البریہ میں ہر قسم کی بدعت حرام ہے بدعتی لوگ مشرک ہیں ان کے اعمال عبادات رائیگاں جائیں گے ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں ہے جو بدعتی کے سامنے مسکرایا اس نے اسلام کی خرابی میں مدد کی بدعت وہ چیز ہے جو آنحضرتؐ کے بعد ایجاد ہوئی ہو جو شریعت میں وارد نہ ہوئی ہو ہر چیز جس پر بدعت کا اطلاق ہے وہ حرام ہے جس کو آنحضرتؐ نے ضلالت قرار دے کر پائے استحقار سے ٹھکرا دیا ہے مگر خود مصنف نے جن باتوں کو اصلاح الرسوم میں بدعت وحرام وگمراہی قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کرنے کا دعویٰ کیا ہے ان کو قوانین الشریعہ میں مکروہات میں گنا ہے جس کی تفصیل ملاحظہ ہو

(۱) قوانین الشریعہ جلد اول ص ۱۹۳ میں ہے کہ قبر پر قبہ و بناء (عمارت تعمیر کرنا مکروہ ہے (۲) قبر کو کوہان نما سنم بنانا مکروہ ہے مگر اصلاح الرسوم ص ۲۵۷ میں لکھا ہے کوہان نما قبر اور قبہ بنانا غلط رسموں میں سے ہے یہودیوں کا شعار ہے (۳) الصلوۃ خیر من النوم کو اذان کے مکروہات میں شمار کیا ہے قوانین الشریعہ جلد اول ص ۲۱۷ مگر ص ۲۱۸ اور پھر اصلاح الرسوم ص ۹۶ کو بدعت عمر قرار دیا (۴) نماز میں ہاتھ باندھنا قوانین الشریعہ جلد اول ص ۲۷۰ میں سطر ۴ پر لکھا ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھنے کا عمل مکروہ ہے اور یہی قول وجیہ قول ہے (عربی عبارت) پھر ساتھ مجوسیوں کا فعل بھی لکھا ہے مگر کیا بدعت اور فعل مجوس مکروہ بھی ہوتا ہے (۵) اصلاح الرسوم ص ۲۵۸ میں قبروں پر مسجد بنانے اور وہاں عبادت کرنے سے پرہیز

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا مشورہ دیا گیا ہے جبکہ قوانین الشریعہ جلد اول ص ۲۱۲ میں لکھا ہے "ائمہ اطہارؑ کے مشاہد مقدسہ میں نماز پڑھی جائے ان میں نماز پڑھنے کا ثواب بعض مساجد سے زیادہ ہے حضرت امیرؑ کے روضہ اقدس میں نماز دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور حرم سرکار سید الشہداءؑ میں ایک نماز ہزار حج و عمرہ کے برابر ہے اسی طرح انبیاءؑ و اولیاءؑ کے روضات مقدسہ میں نماز پڑھنا مستحب ہے جبکہ اصلاح الرسوم ص ۲۵۸ میں لکھتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا میری قبر کو قبلہ و مسجد نہ بناؤ خدا لعنت کرے یہود پر جنھوں نے انبیاءؑ کے قبور کو قبلہ بنا دیا نہ محمدؐ و آل محمدؐ نے خود یہ کام کیا ہے نہ کرنے کی اجازت دی ہے" (۶) اصلاح الرسوم ص ۳۴۸ میں لکھتے ہیں "واجبات پر اجرت لینا تو حرام ہے مگر مستحبات پر بھی اجرت لینا حرام ہے جبکہ قوانین الشریعہ جلد اول ص ۳۹۹ پر کہتے ہیں "اجارہ پر نماز پڑھوانا روزہ رکھوانا جائز ہے اجرت پر میت کی قضا نماز و روزہ کی ادائیگی کرانا جائز ہے" بھلا جس شخص میں اجتہاد میں یہ فیصلہ کرنے کی قوت ہی نہ ہو کہ یہ فعل حرام ہے یا مکروہ کہیں حرام لکھتے ہیں کہیں مکروہ ایسے مجتہد کے فتاوی کی کیا علمی قیمت ہو سکتی ہے؟ یہ تبدیلیاں بھی کسی در پردہ سازش کی بناء پر معلوم ہوتی ہیں جو کہ اجتہادی نہیں ہیں بلکہ دیوبندی مولویوں کے ساتھ طے شدہ منصوبے کی تکمیل ہیں

مولف کے دعوائے اجتہاد اور اس پر ایک نظر

مولف اصلاح الرسوم کا دعوی ہے کہ وہ مجتہد العصر والزمان ہیں کیونکہ ان کے پاس اجتہاد کی ڈگریاں ہیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اولاً" تو انہوں نے اپنے انٹرویو میں جو صفدر ڈوگر صاحب نے شائع کیا تھا تسلیم کیا ہے کہ وہ ۱۹۵۴ء تا ۱۹۶۰ء چھ سال نجف اشرف رہے ہیں آیا اس دوران انہوں نے کسی مجتہد اعظم کے فقہی دورہ درس خارج کی تقریرات کو عربی یا فارسی میں قلم بند کر کے عراق و ایران یا لبنان سے طبع کرایا؟ یا کسی مرجع اعظم کے سامنے پیش کیا؟ جیسا کہ مرکز

میں یہی دستور ہوتا ہے کہ طالب علم اپنے استاد کی فقہی مباحث درس خارج اور
تقریرات و تحقیقات کو عربی یا فارسی میں لکھ کر وہاں سے سند اجتہاد لے جیسا کہ
ہمارے سامنے دیگر مجتہدین کی مثالیں موجود ہیں ابھی تک ہمارے یا کسی پاکستانی محقق
کے علم میں ایسا نہیں آسکا اگر ان کے اجتہاد کی بنیاد صرف وہ اسانید ہیں جو ان کو
اساتذہ سے ملی ہیں یا ان کو دلوائی گئی ہیں اور وہ ان کی کتاب قوانین الشریعہ جلد
دوم کے آخر میں چھپ چکی ہیں تو گزارش ہے کہ ان اسانید میں آیۃ اللہ سید محمد
جواد تبریزی طباطبائی اور آقائے مستنبط نے ان کو جزوی اجتہاد کی سند دی ہے مگر ان
کو بخوبی معلوم ہے کہ سید جواد تبریزی اور مستنبط تشہد میں شہادت ثالثہ کے جواز
کے قائل ہیں جیسا کہ ان کے فتوی مطبوعہ میں ہے اور انہوں نے اصلاح الرسوم
ص ۱۰۳ پر لکھا ہے کہ تشہد میں شہادت ثالثہ کے قائلین گندم نما جو فروش ملاں ہیں
جاہل ذاکر ہیں مشکل ہیں اور مجتہد ہی نہیں ہیں" تو حضور جب سند دینے
والے کو خود ہی مجتہد نہیں مانتے بلکہ ملا دین فروش مانتے ہیں تو ایسے دین فروش کی
سند سے ان کا اجتہاد کیسے ثابت ہوا اسی طرح سید ابوالقاسم رشتی کی سند میں بھی
جزوی اجتہاد کا تذکرہ ہے آیۃ اللہ سید عبدالکریم زنجانی کے اجازہ میں اجتہاد کا بھی
ذکر ہے مگر اس تحریر پر ان کی مہر موجود نہیں ہے لہذا یہ اجازہ مشکوک لگتا ہے آیۃ
اللہ سید نجم الدین سامرائی جو کوئی غیر معروف بزرگ تھے ان کے اجازہ میں بھی لفظ
درجۃ الاجتہاد میں درجہ واضح طور پر اجازہ کی تحریر سے ملتا جلتا نہیں لگتا صاف
معلوم ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کے قلم سے بعد میں لکھوایا گیا ہے تاہم اگر ان
اجازوں کی وجہ سے ہم ان کو مجتہد تسلیم کریں تو ان کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سرکار
ثقۃ الاسلام علامہ محمد بشیر فاتح ٹیکسلا بھی ان کی طرح کے مجتہد العصر والزمان
تھے کیونکہ انہوں نے بھی حقائق الوسائل جلد ۲ صفحہ ۱۸۵ تا ص ۲۰۰ میں اپنے
اجازے طبع کرائے ہیں ان کو مندرجہ ذیل مجتہدین نے سند اجتہاد مطلق عطا کی جبکہ
وہ خود لکھنؤ کے تعلیم یافتہ تھے نجف اشرف صرف زیارت کے قصد سے تشریف لے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گئے یہ اجازے حقائق الوسائط جلد ۲ میں ملاحظہ ہوں

(۱) علامہ آیۃ اللہ شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاؒ" صفحہ ۲۰۰

(۲) علامہ آیۃ اللہ سید شہاب الدین مرعشی نجفی " ۱۹۷

(۳) آیۃ اللہ شیخ ابراہیم رشتی غروی " ۱۹۳

(۴) آیۃ اللہ عبدالحسین رشتی نجفی " ۱۹۰

ان اجازوں کے مطابق تو علامہ محمد بشر انصاری مولف اصلاح الرسوم سے بلند تر اور بہتر اجتہاد کے مالک ثابت ہوتے ہیں پھر ہم ان کو مجتہد العصر والزمان کیوں نہ مان لیں مگر مرحوم کو اللہ تعالی کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے انہوں نے باوجود چار اکابر مجتہدین کی طرف سے اجازہ اجتہاد رکھنے کے بھی کبھی اپنے آپ کو مجتہد العصر والزمان نہیں کہلوایا نہ لوگوں کو اپنی تقلید پر مجبور کیا نہ مذہب کو کوئی نقصان پہنچایا ہزاروں افراد کو راہ حق دکھائی

مولف کے قیاس پر مبنی فتوے

مولف نے اصلاح الرسوم ص ۱۱ پر ثابت کیا ہے کہ قیاس پر عمل حرام ہے ص ۱۷ پر لکھا ہے کہ ذاتی رائے وقیاس پر عمل کرنے کی مذمت مذہب شیعہ کا طرہ امتیاز ہے فرمان امام جعفر صادق علیہم السلام ہے سب سے پہلے جس نے قیاس پر عمل کیا وہ ابلیس ہے جو قیاس پر عمل کرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ شک وشبہ کی وادی میں چکر لگاتا رہے گا مگر اسی کتاب میں انہوں نے خود قیاس کے مطابق فتاوی دیئے ہیں مثلاً" ص ۱۴۰ پر لکھتے ہیں ہر شخص مصلی پر کھڑا ہو کر لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکتا تو ہر شخص منبر حسینی پر چڑھ کر مجلس بھی نہیں پڑھ سکتا فقہاء کرام کا فیصلہ ہے کہ منبر پر وہی شخص جا سکتا ہے جو مصلی پر نماز پڑھا سکتا ہے کوئی ان حضرت سے پوچھے کہ پیش نماز کے لئے جو شرائط ہیں وہ مداح اہل بیتؑ کے لئے بھی ہیں؟ یہ کہاں سے ثابت ہے کس امام نے ارشاد فرمایا کن فقہاء نے فیصلہ کیا اگر ایسا تھا تو ائمہ اطہارؑ شعراء

کرام کو منبر پر بٹھا کر ان سے مدحیہ اشعار کیوں سنتے تھے آنحضرتؐ مسجد نبوی میں منبر نصب کروا کر حسان کو کیوں حکم دیتے تھے کہ اس پر کھڑے ہو کر اشعار مفاخرات پڑھو کفار کو جواب دو (الغدیر ۲ ص ۳۴) امام جعفر صادق علیہ السلام پردے کے پیچھے اپنی مستورات کو بٹھا کر شاعر سید حمیری کو کیوں حکم دیتے تھے کہ مصائب کربلا کی نظم سناؤ اور پھر مصائب سن کو خود بھی گریہ وکرتے تھے اور ان کے خانہ اقدس سے گریہ وبکا کی آواز سنائی دیتی تھی الغدیر ۲ ص ۲۳۶ کئی لوگوں نے امام علیہ السلام سے سید حمیری کی شکایت کی کہ ان کا کردار اچھا نہیں ہے مگر امام نے فرمایا اللہ محب علیؑ کے لئے مغفرت فرمائے گا الغدیر ۲ ص ۲۲۰ مصلی اور منبر کا باہمی قیاس بھی مذہب حقہ کے اصول سے ہرگز ہم آہنگ نہیں یہ فتوی بے اساس ہے اسی طرح وہ صفحہ ۱۴۴ اصلاح الرسوم پر لکھتے ہیں " مرد عورت اگرچہ باہم محرم ہوں بیک وقت ایک جگہ اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکتے تو ایک ہی جگہ بلا پردہ مجلس کی عبادت کس طرح ادا کر سکتے ہیں پھر قوم کو بے شرم کہہ کر شرم دلانے کی کوشش کی ہے عرض یہ ہے نماز کا مجلس سے باہمی قیاس بالکل خلاف شریعت ہے مجالس میں پردہ قائم کرنا تو سنت ائمہ اطہارؑ ہے جیسا کہ روایات سے ثابت ہے مگر ڈھکو صاحب طواف حج کے بارے میں کیا فتوی دیں گے کیا طواف حج یا طواف عمرہ یا طواف مستحب کے وقت خانہ کعبہ کے ارد گرد مردوں کے ساتھ عورتوں کا ہجوم نہیں ہوتا کیا سب حجاج کرام بے شرم ہیں اگر شرعی پردے کا لحاظ کیا جائے تو کوئی بھی عورت جو مجلس میں ہوتی ہے بے پردہ نہیں ہوتی تاہم فقہ جعفریہ میں نماز اور مجلس کے احکام ایک جیسے نہیں ہیں پھر ص ۱۴۳ پر ارشاد فرماتے ہیں عقلا" بھی غور کیا جائے تو کسی بھی نقل کا کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ اصل کے مطابق ہو بناء بریں مسجد خانہ کعبہ کی نقل ہے جب اصل میں مینارے نہیں تو اس کی نقل میں کہاں سے آئیں گے یہ قیاس بے اساس تو انتہائی مضحکہ خیز ہے اگر ہر اصل کی نقل بنانا جائز ہو اور نقل کا کمال یہ ہو اکہ اصل کے مطابق ہو تو امام بارگاہیں بھی مشاہد مشرفہ کی نقلیں ہو سکتی ہیں پھر اسی کتاب کے صفحہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بدعات کا مجموعہ قرار دے کر اس کی اصلاح کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے باب ہفتم میں اذان میں "اشہد ان علیاً ولی اللہ" کی شہادت کی پر زور مخالفت کر کے اس کو بدعت اور حرام ثابت کر کے "الصلوۃ خیر من النوم" کو اذان میں "سنت" ثابت کیا گیا ہے ص ۱۸۷ پر لکھتا ہے کہ آج اگر حضرت علیؑ زندہ ہوتے اور مساجد کے میناروں سے اپنا نام سنتے تو شیعوں پر "حد" نافذ کرتے ص ۱۱۶ پر خمس کو کاروباری بدعت اور ناجائز اور بے اصل ٹیکس ثابت کیا گیا ہے اور مجتہدین عظام کی از حد بے حرمتی اور ہتک کی گئی ہے باب پنجم میں زیارت قبور ائمہؑ کا مذاق اڑایا گیا ہے اور صفحہ ۱۷۶ پر اصلاح الرسوم کی طرح زنجیر زنی کے ماتم کے خلاف خوب زہر اگلا ہے لکھا ہے کہ نہ معلوم آہنی زنجیروں سے کندھے پیٹنے کا آغاز کب سے ہوا ایران عراق ہند سے انگریزی استعمار کے زمانہ میں کیا گیا ہے انگریزوں نے جاہل شیعوں کی پشت پناہی کی ہے زنجیروں تلواروں خنجروں کے خونی ماتم کی تصویریں انگریزی اخبارات میں چھپتی ہیں ۱۳۱ پر مذہب شیعہ پر غلو کی تہمت لگائی ہے اور بالکل اصلاح الرسوم کی زبان میں ۱۳۲ ص پر لکھا ہے عملی غلو کی وجہ سے نذر نیاز اور براہ راست مدد مانگنے اور شرکیہ اعمال کا سبب بنا ہے "ہم سلفیوں کو مستثنیٰ کرتے ہیں جنہوں نے ان زنجیروں کو توڑنے میں کامیابی حاصل کی" کیا ہم یہ سب خرافات اس بناء پر قبول کر لیں کہ موسیٰ موسوی چونکہ مجتہد ہے اس کو نجف سے سند اجتہاد ملی ہے لہٰذا اس کی ہر بات مان لو اور اس کی تقلید کر لو آخر وہ مجتہد بھی ہے اور سرکار آیۃ اللہ سید ابوالحسن اصفہانی جیسے مجتہد اعظم کا پوتا بھی نجفی بھی کیا قوم کو اجازت ہے کہ اس کی تقلید اختیار کرے؟

سید ابوالفضل بن رضا برقعی

ایران کے ایک اور نام نہاد مجتہد جس کو جناب مولف اصلاح الرسوم نے اصول الشریعہ طبع اخیر ص ۱۸۰ میں مجاہد کبیر فاضل جلیل کے القاب سے یاد کیا ہے اور اس کی کتب کے حوالے دیئے ہیں اس نے حال ہی میں اپنی کتاب عرض

۱۵۸ پر یہ لکھنے کا کیا جواز تھا کہ اصلی روضہ ہائے مقدسہ کے اصلی ڈیزائن منگوا کر انہی کے مطابق نقل کو اصل کے سانچے میں ڈھالنے کی کوششیں جاری ہیں پھر بھی گزارش ہے کہ اگر مساجد خانہ کعبہ کی نقل ہیں تو حضرت نے خود ہی قوانین الشریعہ جلد اول ص ۲۱۳ میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ کعبہ کے اندر نماز فریضہ پڑھنا مکروہ ہے آنحضرتؐ نے صرف فتح مکہ کے دن دو رکعت نوافل پڑھیں پھر کبھی واجبی نمازیں نہیں پڑھیں جبکہ مسجد کے اندر تو نماز پڑھنا بے حد ثواب ہوا اصل نقل کی دلیل کا کیا وزن ہے کیا ہم لوگ بھی مساجد پہ کالے غلاف چڑھا کر ان کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیں اور طواف پر ہی اکتفاء کریں؟ جب اجتہاد کمزور ہو تو قیاس بے اساس پر ایسے ہی فتوے صادر نہ ہوں گے تو اور کیا ہو گا؟

دور حاضر میں چند ضرر رساں دعویداران اجتہاد

اگر ہر دعویدار اجتہاد کا ہر فتویٰ قوم کے لئے فرمان خداوندی کا درجہ رکھتا ہے اور کسی کو چوں چرا کرنے کی اجازت نہیں تو آیئے ذرا ہم آپ کو دو حاضر کے دو ایرانی عراقی دعویداران اجتہاد سے ملوا دیں اور ان کے فتاوی پر ایک نظر ڈال لیں تاکہ قوم کو علم ہو جائے کہ اجتہاد کی چھتری کے سہارے صادر ہونے والا ہر فتویٰ قوم کے لئے مفید نہیں ہے

ا۔ سید آقا موسیٰ موسوی

جو سرکار آقا سید ابوالحسن اصفہانی مجتہد اعظم نجف اشرف کے پوتے ہونے کے دعویدار ہیں اور ان کو آیۃ اللہ شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء سے ۱۳۷۱ھ کا اجازہ اجتہاد بھی حاصل ہے جو ان کی کتاب مترجم اردو اصلاح شیعہ کے آخر میں طبع ہوا ہے اور اس کتاب کو کسی خفیہ تنظیم نے پندرہ ہزار کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کرایا ہے ان کی کتاب میں کیا ہے باب چہارم میں شیعہ قوم کو غالی مشرک بد عقیدہ قبر پرست ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور شیعہ مذہب کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اخبار اصول بر قرآن و عقولؒ کے صفحہ اول پر لکھا ہے کہ مجھے چالیس سال ہو گئے ہیں کہ میں نے عہد جوانی میں مجتہدین دینی و مراجع مذہبی سے تصدیق اجتہاد حاصل کی اور ان کی مرضی کے مطابق میں مجتہد ہوں مگر ساری کتاب میں اس نے عقائد شیعہ کے خلاف زہر فشانی کی ہے حتی کہ ائمہ اثناء عشرؑ عقیدہ امام مہدی علیہ السلام کے خلاف کھل کر لکھا ہے اور لکھا ہے کہ آیت مودت اہل بیتؑ کے بارے میں نازل ہی نہیں ہوئی ص ۲۱۶ پر لکھتا ہے کہ (معاذ اللہ) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ مرتد ہیں جبکہ قرآن نے تمام صحابہ مہاجرین و انصار کی از حد تعریف کی ہے کیا وفات پیغمبرؐ کے وقت یہ سارے قرآنی مدح رکھنے والے صحابہ مرگئے تھے ان تمام صحابہ نے جمع ہو کر اسلام کے تحفظ اور رضا الٰہی کے لئے خلیفہ کا متفقہ طور پر انتخاب کر لیا جو لوگ غصب خلافت کے قائل ہیں وہ غالی ہیں ص ۲۲۹ پر آیۃ تطہیر کے اہل بیتؑ کے متعلق ہونے سے انکار کیا ہے ص ۲۹۶ پر مسئلہ فدک میں جناب سیدہؑ کے موقف کی مخالفت کی ہے ص ۲۰۳ پر لکھا ہے کلینی منکر ختم نبوت تھے معاذ اللہ ۲۳۲ص پر ثابت کیا ہے کہ بارہویں امامؑ کی ولادت ہی نہیں ہوئی ص ۲۳۰ پر واقعہ غدیر خم سے کھل کر انکار کیا ہے اور روایات غدیر کو موضوع و جعلی قرار دیا ہے اور لکھا ہے "من کنت مولاہ والی حدیث" سے حضرت علیؑ کی خلافت ثابت نہیں ہے ص ۲۳۶ پر عصمت اہل بیتؑ کو غلط ثابت کیا ہے "میرا قوم شیعہ سے یہ سوال ہے کہ کیا ہم برقعی کی یہ باتیں دل و جان سے تسلیم کرلیں کہ وہ مجتہد العصر ہیں جو کہتے ہیں صحیح کہتے ہوں گے؟ افسوس ہے کہ خالصی سے لے کر آج تک قوم شیعہ حقیقی و جعلی مجتہد کا فرق نہیں سمجھ سکی اسی لئے تو آقائے شیخ محمد متقی نے ولایت از دیدگاہ مرجعیت ص ۸ ص ۹ طبع قم پر خوب لکھا ہے" استعمار نے شیعوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے خود ساختہ افراد کو آیۃ اللہ وعلامہ کے القاب دے کر مقام دلوا دیا ہے ظاہرا" یہ افراد احکام و اصلاح کے لئے کام کرتے نظر آتے ہیں مگر در پردہ شیعوں کو وہابیت پر قربان کرتے جا رہے ہیں" یہ لوگ اندر سے شیعہ نہیں صرف ان کے

چہروں پر شیعیت کے ماسک چڑھے ہوئے ہیں

اصلاح الرسوم کے اصلاحی پہلو پر ایک نظر

ہر قوم میں اخلاقی نقائص یا رسمی خامیاں پائی جاتی ہیں معصوم ذاتیں صرف انبیاء واوصیاء علیہم السلام ہی کی ہیں لہٰذا ہر ملک میں چاہے وہ ایران ہو یا عراق یا ہندپاک عوام میں قابل اصلاح عادات ورسوم موجود ہیں مگر معصومین علیہم السلام نے اپنی عملی پاکیزہ نمونوں اور شیریں بیانی سے اصلاحات فرمادیں ہم کسی کو یہودی مجوسی' مشرک بد کردار کہہ کر اس کے اخلاق کی اصلاح نہیں کر سکتے تاہم یہ بھی مد نظر رہے کہ افراد کی خامیوں کو پورے مذہب کی خامیاں ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا افراد ہوں یا قومیں ان کی اصلاح کرنا باکردار علماء کا منصبی حق ہے مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض منحرف تنظیمیں بھی اصلاح کی آڑ میں اپنے مخفی عقائد و نظریات کی تبلیغ کر رہی ہیں اگرچہ اصلاحیات ان کا ہدف نہیں تاہم وہ جانتے ہیں کہ زہر کھلانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو خوش ذائقہ شیریں گولیوں میں بھرا جائے چنانچہ نجدیوں کا طرز عمل دیکھ لیجئے وہ ارشاد و اصلاح واتحاد بین المسلمین کے حسین نعروں اور دل نشین بیانوں اور خوب صورت اخلاقی لٹریچر کے ذریعے نئے لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسا رہے ہیں مصر کے محمد رشید رضا' محب الدین الخطیب سعودی عرب کے شیخ عراق کے آلوسی اور ترکی کے موسیٰ جار اللہ ابراہیم الجہان لکھنؤ کے ابوالحسن ندوی یہ سب لوگ بظاہر داعیان اصلاح واتحاد کے جال اٹھا کر کام کرتے رہے ہیں پس پردہ ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے نظریات و افکار کی تبلیغ کرتے رہے یہ لوگ ظاہرا" شیعوں میں اپنا اثر جمانے کے لئے بڑی شیریں بیانی سے کام لیتے مگر ان کے اغراض ومقاصد میں شیعوں کو ختم کرنا اور ان کے خلاف غلط اتہامات کی تشہیر کر کے ان کو بدنام کرنے کے سوا کچھ نہ تھا یہی طریقہ عراق میں خالصی نے اختیار کیا اس نے ۱۳۷۰ھ میں یہ اعلان کیا کہ عید نو روز مجوس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی عید ہے ان کو منانا اور اس دن حلوے پکانا کفر و شرک ہے اذان و اقامت میں "علی ولی اللہ" کی شہادت دینا بدعت اور حرام کفر ہے ایسی شہادت دینے والے لوگ عقیدے کے غالی ہیں ان کے خلاف جہاد واجب ہے ماتم زنجیر حرام ہے جب بھی ان سے ان فتاوی کے دلیل کی باز پرس کی گئی تو کہا "ہذا اجتہادی" یہ میرا اجتہاد ہے (البساط القارعہ ص ۱۲) مگر وہ بھی اپنے آپ کو مصلح اسلام اور امام اکبر کہلاتے رہے جیسا کہ شاعر عربی نے خوب کہا ہے

اَلْقَابَ مَمْلَكَةٍ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهَا كَالْهِرِّ يَحْكِي انْتِفَاخًا "
صَوْلَةَ الْأَسَدِ

مگر ان کی غلط پالیسیوں اور شیعوں ہی کے خلاف غیر اخلاقی طرز اخلاق اور غیر مناسب فتووں سے وہاں کے شیعوں کو جو نقصان ہوا ہے وہ شیعیت کی تاریخ کا سب سے بڑا نقصان ہے جس کا خمیازہ آج تک وہاں کے شیعہ بھگت رہے ہیں پاکستان میں اگر یونہی اصلاحی اقدامات رہے تو یہاں بھی عراق کی خونی تاریخ دہرائی جائے گی ایسے نام نہاد مصلحوں کے بارے میں جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے اپنے خطبہ میں خوب نشان دہی فرمائی "یحسبون انهم مصلحون الا انهم مفسدون" یہ لوگ گمان تو کرتے ہیں کہ وہ اصلاح کرنے والے ہیں مگر وہ بہت بڑے مفسد ہیں" الصراط المستقیم بیاضی عاملی جلد اول ص ۱۰۱ طبع بیروت" ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولف اصلاح الرسوم اب امام خمینیؒ کے خلاف بھی کتاب لکھ چکے ہیں "عنقریب طبع ہو گی آخر یہ سب کس کے اشارہ پر ہو رہا ہے؟

باب اول شرک کے بیان میں

شرک کا حقیقی مفہوم

دشمنان اہل بیت علیہم السلام بھی اس حقیقت کے معترف ہیں کہ توحید کے حقیقی معلمین اہل بیت اطہارؑ ہی تھے جیسا کہ نہج البلاغہ اور صحیفہ سجادیہ جیسی بیش بہا کتب شاہد عادل ہیں یہی شیعوں کے عقیدہ توحید کے معلمین ہیں مگر افسوس کہ شیعوں پر شرک کی تہمت لگانے میں وہی لوگ پیش پیش رہے جو درس توحید میں اغیار کے خوشہ چین رہے ہیں محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب التوحید و شرح التوحید صفحہ ۲۲۳ میں لکھا ہے کہ شرک شیعوں کی وجہ سے ہی پیدا ہوا ہے ابن تیمیہ نے اقتضاء الصراط ص ۲۰۴ میں لکھا ہے کہ پیغمبرؐ کے نام کی قسم کھانے والے لوگ بڑے مشرک اور ہمیشہ کے لئے جہنمی ہیں پھر شیعہ نما وہابی خالصی کا دور آیا تو اس نے لکھا شیعوں کی دعاؤں اور زیارتوں میں بہت سے کلمات کفر و شرک آئے ہیں لہذا کوئی دعا یا زیارت مجتہد (خالصی) کی اجازت لئے بغیر پڑھنا حرام ہے (احیاء الشریعہ ص ۹۲)

ایران کے ایک نام نہاد شیعہ مجتہد ابوالفضل بن رضا برقعی تہرانی جس کا ذکر ہم گزشتہ صفحات پر کر چکے ہیں اور اس کا دعوی ہے کہ وہ آج سے چالیس سال پہلے سند اجتہاد لے چکا ہے اصول الشریعہ دوسرے تیسرے ایڈیشن میں اس کو مجاہد کبیر کے لقب سے نوازا ہے مگر اس نے بھی کتاب عرض اخبار اصول بر قرآن و عقول ص ۵ میں ثابت کیا ہے کہ کتاب اصول کافی بلکہ شیعوں کی تمام کتب معتبرہ میں موجود اکثر حدیثیں قرآن' ایمان اور عقل کے خلاف ہیں بلکہ دنیا و آخرت میں خسارہ کی موجب ہیں اور شیعوں کے شیخ صدوق اور کلینی عالم نہ تھے بلکہ قم میں چاولوں کی دکان کرتے تھے شیخ کلینی دکاندار تھے بغداد میں انہوں نے اپنی دکان پر کاپی رکھی ہوئی تھی بیس سال میں ہر رطب و یابس اکٹھا کر کے اصول کافی بنالی (معاذ اللہ) اب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوبت اصلاح الرسوم کے مصنف تک آپہنچی ہے جن کا دعوی تو یہ ہے کہ وہ اصلاح کر رہے ہیں کیونکہ مؤلف نے بھی جہاں کہیں لفظ شرک دیکھا فاتث شیعوں پر اس کو فٹ کر دیا حالانکہ مولائے کائنات حضرت علیؑ کا ارشاد ہے

احذروا اعلی دینکم رجلا " قرء القرآن و رمی جاره بالشرک یا امیر المومنین ایهما اولی بالشرک قال الرامی

(بحار جلد ۷۵، ر ۳۳۷ الخصال جلد ص ۱ ۵۵) تم اپنے دین کے بارے میں ہر ایسے شخص سے بچ کر اور ہوشیار رہو جو قرآن پڑھ لے اور اپنے ساتھی پڑوسی کو مشرک مشرک کہنے لگے میں نے عرض کی یا امیر المومنینؑ ان دونوں میں شرک کا زیادہ حق دار کون ہو گا فرمایا جو دوسرے پر مشرک ہونے کی تہمت لگائے گا اب ہم ان احادیث کی طرف آتے ہیں جن میں شرک کی اقسام اور ان کے مفاہیم کی وضاحت کی گئی ہے تاکہ واضح رہے کہ اصلاح الرسوم میں کس قدر فریب کاری سے کام لیا گیا ہے

شرک اور اس کے اقسام

انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی دعوت سماویہ کا حقیقی محور اور مرکزی نکتہ عقیدہ توحید تھا جس کی نفی کو شرک سے تعبیر کیا جاتا ہے یعنی جب انسان یہ عقیدہ تسلیم کرلے کہ اس کا معبود حقیقی اپنی ذات وصفات میں بے ہمتا و یکتا ہے تو پھر اس کو یہ حق نہ رہے گا کہ وہ کسی غیر کو ذات وصفات میں مالک حقیقی کے ہم پلہ قرار دے اسی شرک ایمانی کو قرآن کریم میں چند مخصوص صفتوں سے روشناس کرایا گیا ہے

(۱) شرک کو کسی نیک عمل کا کوئی ثواب نہیں مل سکتا کیونکہ وہ منعم حقیقی کا باغی ہوتا ہے ارشاد باری تعالی ہے

ولو اشرکوا لحبط عنهم ما کانوا یعملون

(انعام ۸۸) اور اگر انہوں نے شرک کیا تو ان کے اعمال اکارت جائیں گے

(۲) مشرک پر جنت حرام قرار دی گئی ہے ارشاد باری ہے

انه من یشرک بالله فقد حرم الله علیه الجنة

(مائدہ ۷۲) اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ نے جنت حرام قرار دی ہے

(۳) مشرک کو نجس وناپاک قرار دیا ہے

انما المشرکون نجس مشرکین ناپاک ہیں

(توبہ ۲۸)

(۴) شرک کو ناقابل معافی جرم قرار دیا ہے

ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء

(نساء ۴۸) تحقیق اللہ شرک کی بخشش ومغفرت نہیں کرتا اور اس کے علاوہ باقی گناہ جس کے لئے وہ پسند کرے بخش دے گا

قرآن کریم کا غائرانہ مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہوتی ہے کہ دعوت توحید کی کھلی جنگ شرک ہی کے ساتھ ہے اور قرآن کریم نے مشرکین ہی کو اللہ کے سب سے بڑے دشمن قرار دیا ہے بلکہ مسلمانوں کو یہاں تک خبردار کر دیا

وان اطعتموهم انکم مشرکون

(انعام ۱۲۱) اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو تم بھی مشرک بن جاؤ گے اس معنی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ حقیقت یاد رکھنی چاہئے کہ مسلمان کو مشرک کہنا ایک بہت بڑی گالی ہے اور مسلمان کے عقیدۂ توحید پر زبردست حملہ ہے

شرک اخلاقی

قرآن کریم اور احادیث نبویہ فریقین میں کثرت سے اخلاقی عیوب ونقائص کو شرک خفی سے تعبیر کیا گیا ہے اور ان کے خلاف جہاد کو جہاد اصغر کہا گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے مگر ایسا نہیں ہے کہ ان اخلاقی عیوب ونقائص کی بناء پر ہمیں یہ اختیار بھی دیا گیا ہو کہ ہم کسی کو مشرک قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کردیں سورہ یوسف کی آیت نمبر۱۰۶ میں ہے

وما یومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون

اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر اس کے ساتھ وہ شرک بھی کرتے جاتے ہیں احادیث مرویہ اہل سنت میں بھی ناپسندیدہ مذموم اخلاق نقائص وعیوب کو شرک سے تعبیر کیا گیا ہے مثلاً

سنن ابن ماجہ کی حدیث ہے الشرک الخفی ان یقوم الرجل یصلی فیزین صلاتہ لما یری من نظر رجل کنزالعمال

جلد ۳، ص۴۶۸

شرک خفی یہ ہے کہ کوئی شخص نماز پڑھتے وقت یہ جانتے ہوئے کہ کوئی شخص اس کو دیکھ رہا ہے اپنی نماز کو آراستہ کرنے لگتا ہے (تاکہ وہ شخص میری نماز کی تعریف کرے) دوسری حدیث میں ہے

ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر الریاء

مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف شرک اصغر سے ہے یعنی ریاکاری ص اکنزالعمال جلد ۳، ص۴۷۱ ہر انسان شہوات نفسانیہ وشیطانیہ کے فطری غلبہ اور نفس امارہ کے زیر تسلط ہونے کی وجہ سے اخلاقی برائیوں کی طرف راغب رہتا ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی عبادت الٰہی یا حقوق العباد کی ادائیگی میں تساہل برتنے کی وجہ سے شیطان کی اطاعت کر بیٹھتا ہے جو اس کو ہر معاملہ میں اطاعت الٰہیہ کی برکت سے محروم رکھتا ہے اسی وجہ سے وہ شرک اصغر میں مبتلا ہو جاتا ہے جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے آیت مذکورہ بالا کی تفسیر میں فرماتے ہیں

شرک طاعۃ لیس شرک عبادۃ والمعاصی التی یرتکبون فی شرک طاعۃ اطاعوا فیہا الشیطان فاشرکوا فی الطاعۃ

لغیرہ ولیس باشراک عبادۃ ان یعبدوا غیر اللہ

(تفسیر قمی ص۳۳۶) یعنی آیت میں شرک کرنے سے مراد شرک اطاعت ہے کہ شرک عبادت لوگ کیونکہ شیطان کی اطاعت کرکے شرک کا ارتکاب کر جاتے ہیں یعنی اللہ کی اطاعت کی بجائے شیطان کی اطاعت کرتے ہیں اور یہ شرک فی العبادہ نہیں ہے کہ انہوں نے کسی دوسرے معبود کی عبادت کرکے اس کو شریک ٹھہرایا ہو لہٰذا مومن کے لئے یہ سعادت ہوگی کہ وہ ہر نیک عمل کی بجا آوری میں اور محذورات شرعیہ سے اجتناب کرتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص اور اس کی خوشنودی کا حصول ملحوظ رکھے چنانچہ دنیاوی اسباب وذرائع کے استعمال میں بھی مقصود تک حصول کا مرکزی سبب توکل الٰہی قرار دے مخلوقی ذرائع پر زیادہ اعتماد نہ کرے چنانچہ متعدد احادیث میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے مثلاً کسی شخص کو کسی کام کی یاددہانی کے لئے اس کے کپڑے کو گرہ لگانا یا انگوٹھی بدلنا یا یہ کہنا کہ فلاں نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا یا کسی کی زندگی کی قسم کھانا وغیرہ جن سے اجتناب کا حکم آیا ہے یہاں سے بھی شرک خفی اخلاقی مراد ہے نہ شرک ایمانی حقیقی جیسا کہ مولف رسالہ اصلاح الرسوم الطاہرہ نے صفحہ ۶۱ پر شرک کی ان خود ساختہ اقسام کو جن کا تعلق اخلاقیات سے ہے شرک ایمانی کے ساتھ پیوستہ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے وہ سراسر غلط ہے جیسا کہ مرحوم آیۃ اللہ شہید مرتضیٰ مطہری نے بھی لکھا ہے

ولہذا لا یعد خروجا عن دائرۃ الاسلام ولا من جملۃ اہل التوحید

(النظریۃ الکونیۃ التوحیدیہ ص۷۱) شرک خفی کا ارتکاب کرنا دائرہ اسلام اور اہل توحید کے زمرہ سے خارج ہونے کا موجب نہیں بنتا حضرت امام صادق علیہ السلام کا ارشاد بھی ہے

من صلی او صام او اعتق او حج یرید محمدۃ الناس فقد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اشرک فی عملہ وھو شرک مغفور لہ

(تفسیر عیاشی جلد ۲ ص ۳۵۲) جس نے لوگوں کی تعریف کروانے کے لئے نماز، روزہ، حج کیا یا غلام آزاد کیا اس نے عمل میں لوگوں کو شریک بنایا مگر یہ شرک ایسا ہے جو قابل مغفرت و معافی ہے نیز حضرت امام رضا علیہ السلام سے بھی ایسے شرک خفی کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا یا "شرکٌ لا یبلغ بہ الکفر" یہ ایسا شرک ہے جس سے انسان کافر نہیں بن جاتا تفسیر مجمع البیان جلد ۵ ص ۲۶۷

سجدہ تعظیمی

اگرچہ سجدہ عبادتی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے جس پر سب کا اتفاق ہے مگر سجدہ تعظیمی از روئے قرآن کہیں بھی موجب کفر و شرک قرار نہیں پایا حتیٰ کہ دور حاضر کے عظیم ایرانی مفسر آیۃ اللہ سید محمد حسین طباطبائیؒ نے لکھا ہے کہ فرشتوں کو حضرت آدمؑ کا سجدہ کرنے کا حکم دیا

یستفاد منہ جواز السجود لغیر اللہ فی الجملہ اذکان تحیۃ وتکریمۃ للغیر وفیہ خضوع للہ بموافقۃ امرہ

"تفسیر المیزان جلد اول ص ۱۲۲" اس سے استفادہ ہوتا ہے کہ فی الجملہ غیر اللہ کو از راہ تحیہ و تکریم سجدہ کرنا جائز ہے اور اس میں اس کے حکم کی موافقت کرتے ہوئے خضوع و خشوع پایا جاتا ہے آگے فرماتے ہیں

اما ما ربما ظنہ بعض من ان السجدۃ عبادۃ ذاتیہ فلیس بشی فان الذاتی لا فیختلف ولا یختلف وھذا الفعل یمکن ان یصدر بعینہ من فاعلہ بداع غیر داع التعظیم والعبادۃ کالسخریۃ والاستھزاء فلا یکون عبادۃ نعم معنی العبادۃ اوضح فی السجدۃ من غیرھا واما تحیۃ الغیر وتکرمتہ من غیر اعطاء الربوبیۃ بل لمجرد التعارف والتحیہ فحسب

فلا دلیل علی المنع منہ شرعا وعقلا لکن الذوق الدینی المتخذ من الاستیناس بظواھرہ یقتضی باختصاص ھذا الفعل بہ تعالی واما المنع عن کل ما فیہ اظھار الاخلاص للہ بابراز المحبۃ لصالحی عبادہ اولقبور اولیائہ اولآثارہ مما لم یقم علیہ دلیل عقلی اونقلی

لیکن بعض علماء کا یہ گمان صحیح نہیں ہے کہ سجدہ ذاتی عبادت ہے کیونکہ جو چیز ذاتی ہو اس میں اختلاف و تخلف نہیں پایا گیا اور یہی سجدہ تعظیم و عبادت کے قصد کے بغیر از راہ تمسخر و مذاق بھی کر لیا جائے تو اس کو عبادت نہیں کہا جاتا ہاں کیونکہ سجدہ میں عبادت کا معنی زیادہ واضح ہے لیکن کسی کو ربوبیت کا مقام دیئے بغیر اس کا تحیہ و تکریم بجا لانا جس کا مقصد محض تعارف و تحیہ ہو تو اس سے منع کرنے پر کوئی دلیل نہیں ہے لیکن کیونکہ ظاہری انس اور دینی ذوق کی وجہ سے یہ سجدہ اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہونے کا مقتضی ہے لیکن ہر اس کام سے روکنا جس میں اللہ کے ساتھ خلوص کا اظہار ہو جیسا کہ اللہ کے نیک بندوں سے یا اولیاء اللہ کی قبور یا ان کے آثار سے محبت کر کے اللہ کی محبت کا اظہار کرنا اور اسی محبت کی وجہ سے سجدہ کرنا ... اس پر کوئی عقلی و نقلی دلیل قائم نہیں ہوئی ہے لہذا ثابت ہوا اگر کوئی مومن کسی ... ضریح مقدس کے پاس یا تعزیہ و علم کے پاس اس خلوص سے اللہ کا سجدہ کرتے ہوئے ... ان شعائر اللہ کی تعظیم و تکریم کرتا ہے کہ اللہ نے اس کو اس سعادت کی توفیق دی ... ہے تو ایسا سجدہ کمال معرفت کا مظہر ہو گا اور اس کو ہرگز طعن و تشنیع کا موجب نہ بنا... جائے گا جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ سجدہ کرنے والا شخص علم تعزیہ ذوالجناح ... کو (معاذ اللہ) معبود حقیقی خدا سمجھ کر سجدہ کر رہا ہے اس پر شک کرنا غلط ہو گا

تعویذات کا شرک

اصلاح الرسوم ص ۸۸ ص ۸۹ میں تعویذات کو بھی شرک قرار دیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حالانکہ احادیث ائمہ طاہرینؑ سے ایسے تعویذات واحراز کا جواز و استحباب ثابت ہے جن پر اسماء الٰہیہ و اسماء معصومینؑ ثبت ہوں کیونکہ تعویز کا اثر ان اسماء کی تاثیر پر مبنی ہوتا ہے کوئی بھی پیر یا مرید تعویز اس لئے استعمال نہیں کرتا کہ وہ اس تعویز کو بت یا خدا یا ذاتی طور پر موثر سمجھ رہا ہوتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے

لا باس بالرقی من العین والحمی والضرس وکل ذات ھامة لھا حمة اذا علم الرجل ما یقول

(طب الائمہ ص ۴۸ بحار جلد ۹۵ ص ۴) نظر بد' بخار' ڈاڑھ کے درد' زہریلے یا ڈنگ مارنے والے حشرات کے اثر سے بچنے سے دم کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے لیکن دم کرنے والے کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کیا دم کر رہا ہے عبداللہ بن سنان کی روایت میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا

یا بن سنان لا باس بالرقیه والعوذة والنشرة اذا کانت من القرآن ومن لم یشفه القرآن فلا شفاه اللہ

اے ابن سنان دم کرنے تعویز کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ یہ قرآنی آیات پر مشتمل ہوں جس کو قرآن شفاء نہ دے اس کو اللہ شفاء نہ دے گا (حوالہ بالا) نہج البلاغہ ص ۵۴۶ میں مولا کا ارشاد ہے

الرقی حق والفال حق والطیرۃ لیس بحق

تعویز فال حق ہے مگر بد شگونی حق نہیں ہے ائمہ اطہار علیہم السلام سے منقول بہت سے احراز کلام تعویذات جو مختلف بیماریوں اور پریشانیوں کے لئے ہیں منقول ہیں بحار الانوار کی جلد ۹۳' ۹۴' ۹۵ دیکھی جا سکتی ہے البتہ ایسے تعویذات جو ہندوؤں کے ایجاد کردہ ہندی الفاظ پر منتروں پر مشتمل ہوں جن کا مفہوم واضح نہ ہو ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور ان پر کسی طرح بھی عقیدہ رکھنا خلاف ایمان ہے ہاں حتی تعویذات سحر وغیرہ کے اعمال کی تاثیر سے جو نقصان ہوتا ہے یا ان کے آثار دیکھنے میں آتے ہیں تو شیطانی اثرات ہوتے ہیں بعض تعویذات میں اسماء الٰہیہ یا اسماء انبیاءؑ

لکھ کر ان کی بے حرمتی کی جاتی ہے بعض ایسے تعویذات لکھ کر کتوں کو کھلا دیتے ہیں لہٰذا ہر مسلمان کو ایسے اعمال سے اجتناب کرنا چاہئے جس سے ایمان کو خطرہ لاحق ہو اسی وجہ سے احادیث میں تاکید ہے کہ وہی تعویذات استعمال میں لائے جائیں جو شریعت کے مطابق ہوں ہندی زبان کے الفاظ پر مشتمل ٹونے افسوں وغیرہ جن کا مفہوم نامعلوم ہو اسلام میں جائز نہیں ہیں

شگون وفال گیری کا شرعی حکم

مولف اصلاح الرسوم نے شرک کی دس اقسام میں شرک شگونی کو بھی شامل کیا ہے لہٰذا اس سلسلہ میں مذہب شیعہ اثناء عشریہ کا صحیح موقف بیان کرنا ضرور ہے ہم نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے کہ شرک کی یہ قسم شرک ایمانی واعتقادی سے ہرگز تعلق نہیں رکھتی بلکہ یہ شرک خفی ہے جس کا تعلق قابل مذمت اخلاق وعادات سے ہے اور شریعت میں ان کو ناپسندیدہ قرار دے کر معاف کرنے کی تصریح بھی کی ہے کیونکہ شان مومن یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر پورا اعتماد ویقین اور توکل کامل رکھے اور یہ سمجھے کہ اصل میں وہی ہر نفع کا مالک ہے مگر انسان اپنی ضعیف الاعتقادی کی وجہ سے خیر وشر یا نفع ونقصان کے اثرات کو دنیاوی آفات کی جانب منسوب کرتا ہے مثلاً علاج ومعالجہ کے لئے معالج ہی کو نتیجہ سمجھ لیا جائے اسی طرح شگون لینا اور اس کے اثرات پر یقین کر لینا بھی ضعیف الاعتقادی ہے اسی وجہ سے توکل کو شگون کا کفارہ قرار دیا گیا ہے (روضۃ الکافی ۱۹۸) تاہم ایسے توہمات آنحضرتؐ نے امت کے لئے معاف بھی فرمادئے اور ارشاد فرمایا

رفع عن امتی تسعة الخطاء والنسیان وما اکرھوا علیه وما لا یعلمون وما لا یطیقون وما اضطرّوا الیه والحسد والطیرۃ والوسوسة

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۴ الخصال ۴۲۵ بحار جلد ۵۸ ص ۳۲۵) میری امت سے نو

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چیزیں رفع کر دی گئی ہیں (۱) خطا (۲) بھول چوک (۳) جس کام کے لئے ان پر جبر کیا گیا (۴) لاعلمی (۵) قوت برداشت سے زیادہ کوئی کام (۶) جس کام کو مجبوراً کرنا پڑے (۷) حسد (۸) شگون (۹) وسوسہ۔ کافی میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسافر کو اپنے راستہ میں پانچ چیزوں سے بدشگونی ہوتی ہے کوا، بھیڑیا، ہرن، الو، بوڑھی عورت، کان کٹی گدھی،

فمن اوجس فی نفسہ منھن شیئاً "فلیقل اعتصمت بک یا رب من شر ما اجلفی نفسی

پس اگر کسی کو دل ہی دل میں ان سے خوف محسوس ہوتا ہو تو یہ دعا پڑھ لے اے میرے رب جو کچھ میں اپنے دل میں پا رہا ہوں اس کے متعلق تیرا تحفظ چاہتا ہوں تو اس سے محفوظ رہے گا (بحار جلد ۵۸، ص ۳۲۶)

علماء اہل سنت نے بھی اس مطلب کو تسلیم کیا ہے ابوالحسن ماوردی شافعی نے لکھا ہے

اعلم انہ قلما یخلوا حد من الطیرۃ احدلا سیما من عارضتہ المقادیر فی ارادتہ صدہ القضاء عن طلبتہ فھو یرجو والیأس علیہ غالب فاذا تطیر احجم عن الاقدام ویئس عن الظفر ثم یصیر ذالک عادۃ لہ فلا ینجح لہ سعی ولا یتم لہ قصد فاما من ساعدتہ المقادیر ارفقہ القضاء فھو قلیل الطیرۃ لاقدام ثقہ باقبالہ وتعویلا علی سعادتہ ولا یجعل للشیطان سلطانا " فی نقض عزائمہ ومعارضۃ خالقہ ویعلم ان قضاء اللہ غالب علیہ

(ادب الدنیا والدین ص ۳۰۴ طبع مصر) یہ جان لو کہ بدشگونی سے بہت کم لوگ محفوظ رہتے ہیں خصوصاً جس کے ارادہ کی راہ میں تقدیر آڑے ہو اور قضاء اس کی مطلب برآری میں حائل ہو ایسا شخص امیدوار تو ہوتا ہے مگر اس پر مایوسی غالب

ہوتی ہے اور جب وہ بدشگونی کا شکار ہو جائے تو آگے بڑھنے سے کتراتا ہے اور کامیابی سے مایوس ہو جاتا ہے پھر یہ اس کی عادت بن جاتی ہے اور اس کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوتی اور نہ اس کا کوئی مقصد پورا ہوتا ہے لیکن وہ شخص جس پر تقدیر مہربان ہو اور قضاء اس سے موافقت کر رہی ہو ایسا شخص اپنے اقبال اور سعادت پر اعتماد کرتے ہوئے شگون پر بہت کم اعتماد کرتا ہے اور اپنے عزائم کو توڑنے میں اور اپنے خالق سے معارضہ کرنے میں شیطان کو مسلط نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس پر اللہ کی قضاء ہی غالب ہے لہٰذا وہ اس پر توکل کو ہی ترجیح دیتا ہے۔ البتہ نیک فال لینے کو شریعت نے برا قرار نہیں دیا اور ماوردی شافعی لکھتے ہیں

اما الفال ففیہ تقویۃ للعزم وباعث علی الجد ومعونۃ علی الظفر فقد تفأل رسول اللہ فی غزواتہ وحروبہ روی ان رسول اللہ سمع کلمۃ فاعجبتہ فقال اخذنا فالک من فیک

فال گیری میں عزم کی تقویت اور جد وجہد کی ترغیب اور کامیابی کے حصول کے لئے مدد ہے آنحضرت نے اپنی غزوات اور جنگوں میں فال لی ہے اور روایت ہے جب آپ کو کسی کی کوئی بات پسند آجاتی تو فرماتے تھے ہم نے تمہارے منہ سے تمہاری فال لے لی ہے شیعہ طرق و روایات میں بھی نیک فال کی مدح وارد ہوئی ہے آنحضرت کا ارشاد ہے ان اللہ یحب الفال الحسن اللہ تعالیٰ نیک فال سے محبت کرتا ہے (سفینۃ البحار جلد ۲، ص ۳۴۲) دوسری روایت میں آیا ہے

کان علیہ الصلوۃ والسلام یحب الفأل وینھی عن الطیرۃ

آنحضرت فال سے محبت کرتے تھے اور بدشگونی سے منع کرتے تھے (حوالہ بالا) نہج البلاغہ ص ۵۴۶ میں ارشاد ہے کہ "الفال حق" فال حق ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علم نجوم کی شرعی حقیقت

جس طرح اللہ تعالیٰ نے از راہ حکمت ودانائی ہر چیز میں کوئی نہ کوئی تاثیر خلق فرمائی ہے اسی طرح نجوم کی خلقت میں بھی تاثیرات خلق فرمائی ہیں احادیث محمد وآل محمدؐ سے ثابت ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام علم نجوم کے سب سے پہلے معلم تھے جیسا کہ علامہ سید علی بن مرتضیٰ نے دیوان النسب میں لکھا ہے علامہ سید ابن طاؤسؒ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ علم نجوم در حقیقت نبویؐ تھا مگر لوگوں نے نجوم وساعات شمس وقمر کو حقیقی مدبر سمجھنا شروع کردیا اور ایک نبیؑ کی بددعا سے حسابات غلط ملط ہو گئے اسی وجہ سے اس علم کو ناپسند کیا گیا یونس بن عبدالرحمن نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی

جعلت فداک اخبرنی عن علم النجوم ما ھو قال ہو علم الانبیاء قلت اکان علی بن طالب یعلمقال کان اعلم الناس بہ ھو

میں آپ پر قربان ہو جاؤں مجھے علم نجوم کے بارے میں خبر دیں وہ کیا ہے فرمایا وہ انبیاءؑ کا علم ہے میں نے کہا کیا حضرت علی بن ابی طالبؑ کے پاس یہ علم تھا فرمایا وہ ہر علم کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے تھے

مومن عارف کے لئے ضروری ہے کہ اس کا عقیدہ "توکل" پر مضبوط ہو اور یہ سمجھے کہ اس کی قدرت ومشیت ہر چیز پر غالب ہے کیونکہ علم نجوم سے حاصل شدہ نتائج بھی ظنی ہوتے ہیں اور بسا اوقات منجم کے وہم واشتباہ سے جوابات درست بھی نہیں نکلتے لہذا نجوم کو نظام تکوین میں موثر نہ سمجھے تاکہ معبود حقیقی اور اس کی قدرت کاملہ پر اس کا عقیدہ مضبوط ومستحکم رہے یہی وجہ ہے کہ جناب امیرؑ نے نجومی کے منع کرنے کے باوجود جنگ نہروان میں فتح حاصل کرلی اور یہ ثابت کر دیا کہ "توکل علی اللہ" ہر مشکل کا حل ہے

ایام کی نحوست وسعادت

ایام کی نحوست وسعادت کا تصور بھی قرآن کریم سے ماخوذ ہے یوم نحس مستمر اور ایام نحسات کا تذکرہ آیات قرآنی میں موجود ہے احادیث اہل بیت علیہم السلام میں ایک ہزار سے زیادہ روایات وارد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایام میں نحس وسعد کی تاثیر رکھی ہے اسی طرح عقرب کی نحوست بھی احادیث میں آئی ہے یہ حقیقت صرف شیعہ روایات میں ہی نہیں بلکہ علماء اہل سنت کی کتب میں بھی موجود ہے ملاحظہ ہو تفسیر در منثور جلد ۵، ۱۳۵ تاہم جیسا کہ ہم نے واضح کیا ہے مومن کی شان ہے کہ وہ توکل اور صدقہ وخیرات سے ان نحوستوں کو رفع کردے۔

سہل بن یعقوب ابو نواس نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے سوال کیا

یا سیدی فی اکثر ھذہ الا یام قواطع عن المقاصد کما ذکر فیھا من النحس فتدلنی علی الا حتراز من المخاوف فیھا فانما تدعونی الضرورۃ الی التوجہ فی الحوائج فیھا قال فتوسل باللہ واخلص فی الولاء لائمتک وتوجہ حیث شئت

(بحار الانوار جلد ۵۹، ۲۴) ان ایام میں نحوست کی وجہ سے مقاصد سے رکاوٹیں ہیں آپ مجھے طریقہ بتائیں کہ میں کس طرح ان میں خطرات سے بچوں کیونکہ ضروری کاموں کے لئے جانا ہی پڑجاتا ہے امامؑ نے فرمایا تم اللہ پر بھروسہ کرو اور ولاء ائمہ میں اخلاص پیدا کرو اور جہاں چاہو نکل جاؤ

شرک قسمی

اصلاح الرسوم ص ۶۴ پر شرک قسمی کو بھی شرک خفی کے لفظ سے شرک کی اقسام میں شمار کیا گیا ہے اور دعویٰ کیا گیا ہے کہ مخلوق کے لئے اپنے خالق کے سوا کسی چیز کی قسم کھانا جائز نہیں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الجواب

وہ شرعی قسم جو شرعی فیصلوں میں قابل اعتبار ہوتی ہے یا جس پر کفارہ

عائد ہوتا ہے وہ اللہ ہی کے نام کی ہوگی جس کو عربی میں یمین کہا جاتا ہے لیکن قسم اگر کسی مخلوق کی اٹھائی جائے تو بعض شاذ روایات میں اس کو "شرک مغفور لہٗ" سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی قابل مغفرت "شرک خفی" جیسا کہ تفسیر عیاشی میں منقول ہے تاہم معصومین علیہم السلام کا غیر اللہ کی قسم کھانا ثابت ہے مثلاً جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام کا اپنی زندگی کی قسم کھانا موجود ہے ملاحظہ ہو نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۵، ۲۳، ۸۵، ۱۶۱، ۱۸۲، ۱۸۷۔ رسائل نمبر ۴، ۹، ۵، اس میں آپ کا خود اپنی زندگی کی قسم کھانا منقول ہوا ہے انہوں نے اکثر مقامات پر "لعمری" کہہ کر اپنی عمر کی قسم کھائی ہے نیز ابن قدامہ حنبلی نے ص ۱۲ المغنی میں احمد بن حنبل کا قول نقل کیا ہے

من اقسم بحق رسول اللہ ھو قسم یستوجب الکفارۃ لو نکثت

جس نے آنحضرتؐ کے حق کی قسم کھائی تو اس کو بھی توڑنے پر کفارہ لاگو ہوگا ملاحظہ ہو (المغنی جلد ۹ ص ۵۱۷ طبع مصر تاہم یہ قسم شرک نہیں ہے اس کو صرف وہابیوں نے بنیاد شرک بلکہ "حقیقی شرک" قرار دیا ہے (تطہیر الاعتقاد ص ۲۲۲) مگر سیرت معصومینؑ میں یہ شرک ہرگز نہیں ہے کیونکہ خود امام علی نقی علیہ السلام نے داؤد بن قاسم کو خط میں لکھا انی جنت وحیاتک تیری زندگی کی قسم کہ میں آیا ہوں (کتاب النوادر احمد بن محمد بن عیسی ص ۶۰ بحار جلد ۱۰۴ ص ۲۱۱)

باب دوم

عقیدہ توحید و مقامات نورانیہ ائمہ اطہارؑ

غلو کی حقیقت

جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے تمام علماء اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ توحید اور ان کے اسرار و رموز کی تشریح جس خوب صورتی سے ائمہ اطہار علیہم السلام نے فرمائی ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی نہج البلاغہ اور صحیفہ سجادیہ کے علاوہ بحار الانوار کتاب التوحید کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے ابن تیمیہ کی تعلیمات سے متاثر ہونے والے خالصی اور اس کی جماعت کے ایجنٹوں نے یہاں ہر بات پر شیعوں کو مشرک ثابت کرنا شروع کر رکھا ہے حالانکہ کوئی شیعہ بھی جو پانچ اصول دین پر ایمان رکھتا ہے شرک کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہم شرک کے اقسام کے متعلق پہلے باب میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں اسی طرح غلو کے متعلق تمام فقہاء شیعہ کا اتفاق ہے کہ غالی لوگ مشرکین کی طرح نجس العین ہوتے ہیں تمام فقہی کتب میں باب النجاسات میں اس کا ذکر آتا ہے استاد المجتہدین سرکار آیۃ اللہ العظمی سید ابو القاسم خوئی نے تنقیح شرح عروۃ الوثقی جلد ۳ ص ۷۳ میں غلو کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے غالی وہ ہوتا ہے جو جناب امیرالمومنینؑ یا کسی بھی امامؑ کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ وہی رب جلیل ہیں جو انسانی جسم میں زمین پر اترے ہیں چاہے یہ عقیدہ کسی امامؑ کے متعلق ہو یا کسی زید بکر یا کسی بت کے متعلق یہ موجب کفر و نجاست ہے اسی طرح جو یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالی تو وہی ہے جو ہے مگر اس نے تمام نظام کائنات چاہے شریعت کو ہو یا تکوین کا اس نے جناب امیرالمومنین یا کسی دوسرے امام کے سپرد کر دیا ہے اور خود ہر چیز سے الگ ہو گیا ہے جیسا کہ سلاطین و ملوک ایسا کرتے ہیں ایسا عقیدہ بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکار ضروریات کی وجہ سے کفر ہو گا جبکہ کوئی شیعہ بھی ایسا نہیں ہے جو ایسے غلط عقائد کا حامل ہو جب جانتے ہیں کہ ائمہ اطہارؑ کے فضائل وکمالات علوم لدنیہ اسی خالق حقیقی کی عطاء کے مرہون منت ہیں چنانچہ آیۃ اللہ رضا ہمدانی نے فقہ کی ضخیم کتاب مصباح الفقیہ کتاب الطہارۃ مبحث نجاسات میں لکھا ہے "غالی وہ ہوتا ہے جو جناب امیرالمومنینؑ یا کسی دوسرے کی ربوبیت کا عقیدہ رکھے یا کہے کہ اللہ نے ان کے اجسام میں حلول کیا ہے لیکن جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیغمبرؐ وامامؑ اوصاف خالق کے مظاہر ہیں اور تشریع وتکوین کے نظام کو ذمہ دار ہیں اور ان کا علم حضوری ہے تو ایسے اعتقاد پر کفر نہیں ہو گا علامہ جواد عاملی نے شرح العروۃ میں اسی مطلب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے

اما الاعتقاد بانہ علیہ السلام مظہر قدرتہ کما لوانہ الاسم
الاعظم فھو الحق الحقیق بالتصدیق

یہ اعتقاد رکھنا کہ حضرت امیرؑ قدرت وکمال الہی کے مظہر ہیں اور ان کا اسم اعظم ہے تو یہی قابل تصدیق حق بات ہے البتہ جو حضرات عقائد توحید میں خود ابن تیمیہ کی راہ پر چل رہے ہیں وہی شیعوں کو غالی ومشرک قرار دیتے ہیں مولف اصلاح الرسوم جو اپنی اسی کتاب ص ۹۳ پر لکھتے ہیں شرک شیئ جو شخص اللہ کو مخلوق کی طرح جسم دار صاحب اعضاء جوارح قرار دے کر تشبیہ دے مگر اپنے ہی عقیدہ توحید کی دھجیاں اڑائی ہیں ذرا عبارت ملاحظہ ہو احسن الفوائد اول صفحہ نمبر ۶۹ "چھوٹی سی کائنات کسی بڑے کارخانے میں تشریف لے جایئے انجن کسی ایک طرف کمرے میں ہو گا اور ہر طرف مختلف پرزے مختلف اعمال سرانجام دے رہے ہوں گے کہیں تلواریں بن رہی ہوں گی کہیں تیل نکالا جا رہا ہو گا ، ایک طرف ٹین کے ڈبے تیار ہو رہے ہوں گے اور دوسری طرف لوہا پگھل رہا ہو گا بس یہی حال کائنات کا ہے اس کارگاہ عظیم میں مختلف اعمال پر ذرا نگاہ ڈالو دریا بہہ رہے ہیں بادل برس

رہے ہیں گو اس کارگاہ حیات کا ہر منظر مختلف فرائض کی بجا آوری میں معروف ہے لیکن انجن ایک ہے "یعنی اللہ"؟ نام نہاد مجتہد صاحب نے اللہ کو کائنات عالم کا انجن بنا دیا لاحول ولا قوۃ

عقیدۂ نبوت

مذہب حقہ اثناء عشریہ میں نبوت کی معرفت میں احادیث معصومینؑ کے ذخائر معرفت چھلک رہے ہیں اس سے بڑھ کر کیا مقام رسالت ہو گا جیسا کہ جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا

اقامہ فی الاداء مقامہ اذلا تدرکہ الابصار وقرن
الاعتراف بنبوتہ بالاعتراف بالوھیتہ

(مستدرک نہج البلاغہ ص ۷۹) اللہ نے پیغمبرؐ کو اپنا قائم مقام بنا دیا کیونکہ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور ان کی نبوت کے عقیدے کو اپنی توحید کے عقیدہ کے ساتھ پیوستہ کر دیا اس طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

ان اللہ مکن انبیاءہ من خزائن لطفہ وکرمہ ورحمتہ وعلمھم من
مخزون علمہ وافردھم من جمیع الخلق لنفسہ فلا یشبہ
احوالھم واخلاقھم احدا من الخلائق ثم ابی ان یقبل
طاعتہ الا بطاعتھم وتبجیلھم وحرمتھم فعظم جمیع انبیاء اللہ
ولا تنزلھم منزلۃ احد من دونھم

اللہ تعالیٰ نے اپنے خزائن لطف وکرم ورحمت سے انبیاءؑ کو قدرت عطا کی اور ان کو اپنے پوشیدہ علم سے حصہ عطا کیا اور تمام مخلوقات سے جداگانہ مرتبہ دیا ان کے حالات اور اخلاق کسی بھی مخلوق سے مشابہ نہیں پھر اس نے انکار کر دیا کہ ان کی اطاعت اور ان کی تعظیم وحرمت کا عقیدہ رکھے بغیر اپنی اطاعت قبول کرے پس تم اللہ کے تمام انبیاءؑ کی تعظیم کرو اور ان کی منزلت کو ان سے کم مرتبہ لوگوں کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اذان میں "علی ولی اللہ" کو بدعت کہنے والے نام نہاد مجتہد فقہ سے جاہل ہیں آقا عراقی کا بیان

ڈھکو صاحب جیسے مجتہد جو کہ اپنے مخالفین کے لیے یہ فتوی دیتے ہیں کہ وہ فقہ جعفریہ کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں ذرا مرکز سے اپنا حال بھی پوچھ لیں قم مقدسہ کے استاد المجتہدین سرکار آیۃ اللہ شیخ عبدالنبی عراقی فرماتے ہیں

ومن قال انه لم یثبت وکل ما لم یثبت فی الشرع بدعة وحرام وفیه کما تری ان ذلک من غرائب الفقه و زعم من لا حظ له فی الفقه شیئاً و اغلب المصائب ناش من ید هولاء الجهال ممن لا تحصیل له فیدعون الریاسة فیحکمون بغیر ما انزل الله اذ انک تعرف ان فی الفقه قلما یتفق الوفاق فکل من یفتی علی خلاف دعوی خصمه فهو بدعة و علیه کل الفقهاء من اهل البدعة انا لله وانا الیه راجعون الا مما تری و تسمع فی کل قرن ممن یعاند الشریعة لا غراض لهم کحواشی معاویه و امثاله بل کمثل الحمار

"الهدایه فی جزئیه الولایه صفحه ۱۴۱ طبع اول قم" جو شخص یہ کہتا ہے کہ اذان میں علی ولی اللہ کی شہادت ثابت نہیں ہے اور جو بات شریعت میں ثابت نہ ہو وہ بدعت اور حرام ہے تو تم دیکھ لو کہ یہ قول غرائب میں سے ہے۔ یہ قول نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا وہم و گمان ہے جس کو ذرا بھر فقہ جعفریہ کا علم نہیں ہے اور اکثر ایسے مصائب اور فتوے ایسے ہی جاہلوں سے صادر ہوتے ہیں جو کہ مجتہد ہونا تو دور کی بات ہے طالب علم بھی نہیں ہیں مگر رئیس المجتہدین ہونے کا دعوی کر بیٹھتے ہیں اور خلاف قرآن فیصلے کرتے ہیں تمہیں علم ہی ہے کہ فقہی مسائل میں اتفاقی مسائل بہت کم ہیں تاہم ایسے نام نہاد تو اپنے مخالف کے خلاف فوراً "بدعت کا

فتوی داغ دیتے ہیں۔ کیا اذان میں اس شہادت ثالثہ کے حق میں فتوے دینے والے کل فقہاء اہل بدعت ہیں؟ انا للہ وانا الیہ راجعون کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہر زمانے میں معاندین شریعت پائے جاتے ہیں جن کی مخصوص اغراض ہوتی ہیں جیسے کہ معاویہ کے حاشیہ نشین ایسا کرتے تھے بلکہ اس قسم کے مفتی تو گدھے کی مثل ہوتے ہیں" شرم شرم شرم"

نورین کریمین" کا مشترکہ اعزاز "منکرِ ولایت منکرِ رسالت ہے"

آنحضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں

یا ابا الحسن ما اکرمنی الله بکرامة الا وقد اکرمک بمثلها و خصنی بالنبوة والرساله وجعلک ولیی فی ذلک والذی بعث محمدا بالحق نبیا ما آمن بی من انکرک ولا اقربی من جحدک ولا آمن بالله و بی من کفربک وان فضلک لمن فضلی وان فضلی لک فضل ففضل الله نبوة نبیکم و رحمته ولایة علی فبذلک قال بالنبوة و والولایة فلیفرحوا "بشارة المصطفی لشیعه المرتضی" طبرسی صفحه ۱۷۸ ۱ صفحه ۱۷۹

اے ابو الحسن اللہ تعالی نے مجھے جو اعزاز عطا فرمایا ہے تمہیں بھی ویسا اعزاز عطا فرمایا اور مجھے نبوت و رسالت کے ساتھ مخصوص فرمایا اور تمہیں میرا ولی قرار دیا پس اس خالق کی قسم جس نے محمد کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا جس نے تمہارا انکار کیا وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا اور جس نے تمہارا انکار کیا اس نے میری رسالت کا اقرار نہیں کیا جس نے تم سے کفر کیا وہ مجھ پر اور اللہ پر ایمان نہیں لایا تمہاری فضیلت میری فضیلت ہے اور میری فضیلت تمہاری فضیلت پس قرآن میں اللہ کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اذان میں "علی ولی اللہ" کو بدعت کہنے والے نام نہاد مجتہد فقہ سے جاہل ہیں آقا عراقی کا بیان

ڈھکو صاحب جیسے مجتہد جو کہ اپنے مخالفین کے لیے یہ فتوی دیتے ہیں کہ وہ فقہ جعفریہ کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں ذرا مرکز سے اپنا حال بھی پوچھ لیں قم مقدسہ کے استاد المجتہدین سرکار آیۃ اللہ شیخ عبدالنبی عراقی فرماتے ہیں

ومن قال انه لم يثبت وكل مالم يثبت في الشرع بدعة وحرام وفيه كما ترى ان ذلك من غرائب الفقه وزعم من لا حظ له في الفقه شيئا و اغلب المصائب ناش من يد هولاء الجهال ممن لا تحصيل له فيدعون الرياسة فيحكمون بغير ما انزل الله اذ انك تعرف ان في الفقه قلما يتفق الوفاق فكل من يفتي على خلاف دعوى خصمه فهو بدعة وعليه كل الفقهاء من اهل البدعة انا لله وانا اليه راجعون الا مما ترى و تسمع في كل قرن ممن يعاند الشريعة لا غراض لهم كحواشي معاويه وامثاله بل كمثل الحمار

"الہدایہ فی حجیۃ الولایہ صفحہ ۱۴۱ طبع اول قم" جو شخص یہ کہتا ہے کہ اذان میں علی ولی اللہ کی شہادت ثابت نہیں ہے اور جو بات شریعت میں ثابت نہ ہو وہ بدعت اور حرام ہے تو تم دیکھ لو کہ یہ قول غرائب میں سے ہے۔ یہ قول نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا وہم و گمان ہے جس کو ذرا بھر فقہ جعفریہ کا علم نہیں ہے اور اکثر ایسے مصائب اور فتوے ایسے ہی جاہلوں سے صادر ہوتے ہیں جو کہ مجتہد ہونا تو دور کی بات ہے طالب علم بھی نہیں ہیں مگر رئیس المجتہدین ہونے کا دعوی کر بیٹھے ہیں اور خلاف قرآن فیصلے کرتے ہیں تمہیں علم ہی ہے کہ فقہی مسائل میں اتفاقی مسائل بہت کم ہیں تاہم ایسے نام نہاد تو اپنے مخالف کے خلاف فوراً "بدعت کا

فتوی داغ دیتے ہیں۔ کیا اذان میں اس شہادت ثالثہ کے حق میں فتوے دینے والے کل فقہاء اہل بدعت ہیں؟ انا للہ وانا الیہ راجعون کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہر زمانے میں معاندین شریعت پائے جاتے ہیں جن کی مخصوص اغراض ہوتی ہیں جیسے کہ معاویہ کے حاشیہ نشین ایسا کرتے تھے بلکہ اس قسم کے مفتی تو گدھے کی مثل ہوتے ہیں" شرم شرم شرم"

نورین کریمین" کا مشترکہ اعزاز "منکرِ ولایت منکرِ رسالت ہے"

آنحضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں

يا ابا الحسن ما اكرمني الله بكرامة الا وقد اكرمك بمثلها وخصني بالنبوة والرساله وجعلك ولي في ذلك والذي بعث محمدا بالحق نبيا ما آمن بي من انكرك ولا اقر بي من جحدك ولا آمن بالله و بي من كفر بك وان فضلك لمن فضلي وان فضلي لك فضل ففضل الله نبوة نبيكم و رحمته ولاية علي فبذلك قال بالنبوة و والولاية فليفرحوا "بشارة المصطفى لشيعة المرتضى" طبرسی صفحہ ۱۷۸ صفحہ ۱۷۹

اے ابو الحسن اللہ تعالی نے مجھے جو اعزاز عطا فرمایا ہے تمہیں بھی ویسا اعزاز عطا فرمایا اور مجھے نبوت و رسالت کے ساتھ مخصوص فرمایا اور تمہیں میرا ولی قرار دیا پس اس خالق کی قسم جس نے محمد کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا جس نے تمہارا انکار کیا وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا اور جس نے تمہارا انکار کیا اس نے میری رسالت کا اقرار نہیں کیا جس نے تم سے کفر کیا وہ مجھ پر اور اللہ پر ایمان نہیں لایا تمہاری فضیلت میری فضیلت ہے اور میری فضیلت تمہاری فضیلت پس قرآن میں اللہ کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فضل سے مراد تمہارے نبی کی نبوت ہے اور رحمت سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب ہے شیعان علی کو چاہیے کہ وہ اس عقیدہ نبوت و ولایت پر خوشی کا اظہار کریں۔

ایک اعتراض کی رد

اگر کوئی مخالف مذہب ہماری اذان میں شہادت علی ولی اللہ پر زبان درازی کرے تو اس سے کہہ دیجئے کہ کنزالعمال جلد ۸ صفحہ ۳۳۴ احناف کی کتاب میں وارد ہے کہ بلال صرف اتنی اذان دیتے تھے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ حی علی الصلاۃ لیکن حضرت ر نے ان سے کہا کہ تم اذان میں اشھد ان محمداً رسول اللہ کا اضافہ بھی کرو اور آنحضرتؐ نے اس کی تائید فرمادی اگر تم ایک صحابی کی خواہش پر اذان میں رسالت کی شہادت دیتے ہو تو ہمیں ملائکہ اور اہل بیتؑ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اذان میں علی ولی اللہ کہنے سے کون روک سکتا ہے۔

علامہ محدث حرعاملی کی تائید

علامہ جلیل محمد بن حسن حرعاملی اگرچہ اخباری مسلک سے تعلق رکھتے تھے اگرچہ وسائل الشیعہ میں انہوں نے شیخ صدوق کے کلام درباب اذان کو بلا تنقید نقل کردیا جس سے سب علماء یہ خیال کرنے لگے کہ وہ بھی اس مسئلہ میں شیخ صدوق کے حامی ہیں مگر الحمد للہ کہ انہوں نے اپنی دوسری کتاب ہدایۃ الامۃ میں وضاحت فرمادی کہ وہ اذان میں شہادت علی ولی اللہ کو علامہ مجلسی کی طرح جزو مستحب قرار دیتے ہیں چنانچہ انہوں نے لکھا ہے

ان ما ذکرہ شیخنا فی البحار قوی و نعم ما قال واختارہ صاحب الحدائق ایضا بقولہ بعد الحکایہ جید

ہمارے بزرگ علامہ مجلسی نے شہادت ثالثہ کے متعلق بحار الانوار میں جو کچھ بیان فرمایا ہے وہ قوی ہے اور انہوں نے بہت ہی بہترین قول بیان کیا ہے اور صاحب کتاب الحدائق نے بھی ان کا قول حکایت کرنے کے بعد اس کو بہترین قول قرار دیا ہے الہدایہ صفحہ ۱۴ الحدائق جلد ۷ صفحہ ۴۰۳ اسی طرح سہو و نسیان کے مسئلہ میں بھی انہوں نے شیخ صدوق کے بارے میں لکھا ہے

من روی السہو فانہ احق بالغلط والسہو

جو کوئی نبی یا امام کے بارے میں سہو ہونے کی روایت کرتا ہے وہی اس قابل اور اس بات کا حقدار ہے کہ اسی کو غلط اور مبتلائے سہو قرار دیا جائے۔

قم سے صدائے حق کی گونج اور ہماری تائید

ہم تو یہاں بیس سال سے مقصرین کے خلاف مصروف پیکار تھے کہ اذان و اقامت میں شہادت ولایت علی علیہ السلام ہماری پہچان اور ہمارا شعار ہے ہمارے خلاف ایک محاذ مخالفت برپا تھا مگر ہم نے پرواہ نہ کی۔

نہ چھیڑ اے بد مقصر میرے ایمان ولایت کو
مجھے گھٹی پلائی میری ماں نے حب حیدر کی

ہم نے تو یہ ثابت کیا تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام رضا علیہ السلام نے تشہد میں بھی شہادت ثالثہ کے ذکر کو سنت قرار دیا ہے ہمارے خلاف ایک طوفان مخالفت کھڑا ہو گیا مگر ہم نے پائے استقلال میں جنبش نہ آنے دی اور ڈھکو صاحب نے ہمارے خلاف اصلاح الرسوم میں خصوصی طور پر بے تہذیبی اور بد کلامی استعمال کی مگر الحمد للہ کہ ہمارا جہاد رنگ لایا ہے اور اب قم مقدسہ کے ایک عرب فاضل جلیل علامہ عبدالحلیم غزی نے الشہادۃ الثالثہ المقدسہ کے نام سے چار سو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پچھتر صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب عربی زبان میں لکھ کر اذان اقامت تشہد نماز میں اور کئی اعمال و وظائف میں علی ولی اللہ کی شہادت کو بے شمار آیات و احادیث سے ثابت کر دکھایا ہے یہ کتاب قم مقدسہ سے بیت قمرنی ہاشم نامی انجمن نے بڑے شاندار انداز میں طبع کرائی ہے خداوند عالم ایسے مجاہدین کو سلامت رکھے در حقیقت شیخ صدوق کے فتوے نے جو قم کی عظمت پر زنگ لگایا تھا یہ کتاب اس کا کامیاب ترین رد عمل اور تدارک ہے علماء پاکستان سے اس کتاب کے مطالعہ کی خصوصی سفارش کرتا ہوں۔

اذان میں اشھدان علیاولی اللہ
دلائل کی روشنی میں
دلیل اول اذان معراج

۱۔ شیخ صدوق نے علل الشرائع جلد اول صفحہ ۳۱۳ طبع نجف میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب شب معراج جرائیل نے دوسرے آسمان پر اذان دی تو ملائکہ ان کی ہر ہر فصل اذان پر حکایت فصل کرتے رہے جب انہوں نے اشہدان محمدا" رسول اللہ دو مرتبہ کہا تو ملائکہ نے یوں جوابی حکایت ادا کی مرحبا بالاول و مرحبا" بالاخر محمد خاتم النبیین و علی خاتم الوصیین مرحباہو اول یعنی محمد مصطفیٰ کے لیے جو خاتم الانبیاء ہیں اور مرحباہو آخر کے لیے یعنی جو علی خاتم الاوصیاء ہیں جب جرائیل نے اذان میں صرف شہادت رسالت ادا کی تو فرشتوں کو صرف ان کا نام لے کر مرحبا کہنا چاہیے تھا ان کی زبان پر یہ علی خیر الوصیین کا ذکر کس طرح آگیا سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ جبرئیل نے شہادت رسالت کے ساتھ ولایت کا بھی ذکر کیا اسی لیے ملائکہ نے دونوں کا نام لے کر مرحبا کہا اسی وجہ سے اسی حدیث میں

آگے یہ الفاظ آئے ہیں۔ صوتین مقرونین بمحمد تقوم الصلاہ وبعلی الفلاح یہ دونوں آوازیں ساتھ ساتھ پیوستہ ہیں کیونکہ محمدؐ کے لیے نماز قائم ہوتی ہے اور علیؑ کے ذریعے اس کی کامیابی ہوتی ہے علامہ مجلسی نے اسی کی تشریح میں بحار الانوار صفحہ ۲۵۵ جلد ۸۲ میں فرمایا ہے ای الصلاہ رسول اللہ والفلاح امیر المومنین وهما متحدان من نور واحد مقرونان قولا و عملا یعنی صلوہ سے مراد رسول اللہ اور فلاح سے مراد امیر المومنین ہیں اور دونوں ایک نور سے مخلوق ہونے کی وجہ سے متحد ہیں اور قول و فعل میں دونوں ساتھ ساتھ پیوستہ ہیں مگر راوی نے از راہ تقیہ اس حدیث میں شہادت ولایت اور حی علی خیر العمل دونوں کا ذکر نہیں کیا علامہ مجلسی اعتراف کرتے ہیں وترک حی علی خیر العمل من الرواہ تقیة (بحار جلد ۸۲ ر ۲۳۵) لہذا امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیں فصول اذان کا ذکر دوسری حدیث میں واضح طور پر ارشاد فرما کر ثابت کیا کہ اذان معراج میں جبرئیلؑ نے شہادت ولایت علیؑ بھی ادا کی تھی اس کی تائید دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

[illegible] حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمائی۔ لا یکون مسلما من قال ان محمدا رسول اللہ فاعترف بہ ولم یعترف ان علیا وصیہ و خلیفتہ (بحار نہم ر ۲۶ [illegible]) وہ کامل مسلمان نہیں ہو سکتا جو محمد رسول اللہ کے اور اس کا اعتراف کرے مگر یہ اعتراف نہ کرے کہ علی ان کے وصی و خلیفہ ہیں۔ اس طرح تب معراج انبیاء علیہم السلام کے شہادات ثلثہ کا اقرار کرنے کی روایات کتب فریقین میں موجود ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اوقات نماز میں آسمانی فرشتہ
کی اذان میں شہادت ثالثہ

خود شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب التوحید صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ نجف اشرف میں جناب امیر المومنین علی ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے

ان للہ ملکا لہ جناحان جناح فی المشرق و جناح فے المغرب فاذا حضر وقت الصلوۃ فینادی اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا سید النبیین و ان وصیہ سید الوصیین

بے شک اللہ تعالی کا ایک فرشتہ ایسا ہے جس کا ایک پر مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو وہ اذان دیتا ہے جس میں کہتا ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد انبیاء کے سردار ہیں اور ان کے وصی تمام اوصیاء کے سردار ہیں نیز تفسیر نور الثقلین جلد ۳ صفحہ ۶۱۲ تفسیر قمی سورہ نور کے ذیل میں صفحہ ۳۵۹ پر بھی یہ روایت موجود ہے جس میں الفاظ اس طرح وارد ہیں

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ خاتم النبیین و ان وصیہ خیر الوصیین

تاہم اس سے یہ ثابت ہوا کہ خود جناب امیر المومنین اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ یہ فرشتہ تا قیامت اپنی اذان میں توحید و رسالت و ولایت و وصایت علی کی گواہی دے رہا ہے اور دیتا رہے گا اب ڈھکو صاحب جنہوں نے احسن الفوائد میں ثابت کیا ہے کہ تمام فرشتے شیعہ عقیدہ کے مطابق معصوم ہیں اب وہ بتائیں کہ اگر فرشتے کی یہ اذان بدعت پر مشتمل ہے یا اس کا تعلق فرقہ مفوضہ و غالی سے ہے تو امیر المومنینؑ نے اس فرشتے کے لیے اصلاح الرسوم کی طرح یہ پیغام کیوں نہ پہنچا دیا

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ تم میرا نام اذان میں شامل کر کے بدعت کر رہے ہو باز آجاؤ ڈھکو صاحب نے تو یہ دعوی کیا ہے کہ اذان میں شہادت ثالثہ کی بدعت چوتھی صدی میں شروع ہوئی مگر یہ فرشتہ تو ہمیشہ شروع ہی سے یہ اذان دیتا چلا آرہا ہے اس کی اصلاح کیوں نہ کی گئی؟ جبکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے تو یہ بھی منقول ہے آسمانوں اور زمین کی خلقت کے وقت بھی اللہ نے ایک فرشتہ سے یہی اذان دلوائی اور اس نے تین مرتبہ اشھد ان علیا امیر المومنین حقا کہہ کر ولایت علی کی گواہی دی (کافی جلد اول صفحہ ۴۴۱) امالی صدوق مجلس ۸۸

دلیل دوم
اذان امام جعفر صادق علیہ السلام

ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیں فصول اذان کی جو حدیث نقل کی ہے اس پر امام کا عمل بھی منقول ہے داؤد رقی کی حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے متعلق مروی ہے کہ لما طلع الفجر اذن واقام بحی علی خیر العمل و آل محمد خیر البریہ ہمیں بیت اللہ پہنچے وقت صبح ہو گئی اور جب طلوع فجر کا وقت ہوا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اذان و اقامت کہی اور ان میں حی علی خیر العمل کہا اور آل محمد خیر البریہ بھی کہا ملاحظہ ہو بحیثہ الابرار جلد دوم صفحہ ۱۸۲ طبع تبریز اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے پانچویں صدی کے اعلم مجتہد فقیہ قاضی سعد الدین عز الدین عبد العزیزؒ بن نحریر المعروف بابن براج مفتی طرابلس شام متوفی ۴۸۱ھ تلمیذ رشید شیخ طوسیؒ نے یہ فتوی دیا۔

یستحب لمن اذن و اقام ان یقول فی نفسہ عند حی علے خیر العمل آل محمد خیر البریہ مرتین ملاحظہ ہو بحار الانوار جلد ۸۴ صفحہ ۱۸۲ بحوالہ کتاب الذکریٰ شہید اولؒ یعنی اذان واقامت کہنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حیَّ علیٰ خیرِ العمل کہنے کے ساتھ" آل محمد خیر البریہ کی شہادت بھی دے اگرچہ بلند آواز سے نہ دے سکے تو آہستہ کہہ دے انہوں نے بھی ان احادیث کے استناد پہ یہ فتویٰ دیا جن کے راویوں کو صدوقؒ نے غالی مفوضہ کہہ کر رد کر دیا تھا۔ جبکہ ان کی نظر میں راویوں کا مستند اور صحیح العقیدہ ہونا ثابت ہو گیا تھا۔

دلیل سوم
تاکیدات اہل بیت اطہار علیہم السلام
در عقیدہ ولایت

شیخ صدوقؒ شیخ طوسیؒ شہید اولؒ سب نے تصریح فرمائی ہے کہ ایسی احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں اذان و اقامت میں "اشہد ان امیر المومنین علیاً ولی اللہ" دو بار یا "اشہد ان آل محمد خیر البریہ" یا "خیر البشر" دو بار کے کلمات وارد ہوئے ہیں اور شیخ طوسیؒ نے کتاب المبسوط میں یہ اعتراف کیا کہ ان کلمات کا اذان و اقامت میں بجالانا گناہ و معصیت نہیں ہے جیسا کہ ان کا قول حاشیہ شرح لمعہ طبع جدید جلد اول صفحہ ۲۴۰ میں منقول ہے اور علامہ مجلسیؒ نے اس کو بحار الانوار جلد ۸۳ صفحہ ۱۱۱ میں حکایت کیا ہے یہ روایات درایت کے لحاظ سے شیعہ اصول عقائد کے عین مطابق ہیں مثلاً" حسن بن زیاد عطار نے اپنا عقیدہ جو امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے برائے تصدیق پیش کیا تو اس میں یہ بھی کہا اشہدان علیاامام جعلہ رسول اللہ فرض طاعته من شک فیه کان ضالا و من جحدہ کان کافرا (امالی شیخ مفید صفحہ ۱۸) میں شہادت دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ کے بعد علیؑ ہی ایسے امام ہیں جن کی اطاعت کو حضورؐ نے فرض کیا جس نے اس میں شک کیا وہ گمراہ ہوا اور جس

نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہوا (بحار جلد ۲۷ صفحہ ۳۲۸) ائمہ اطہارؑ کی کا
میں وارد ہوا ہے کہ صراط مستقیم سے مراد ولایتِ علیؑ ہے "صراط مستقیم
صفحہ ۲۸۴" فرمان صادق علیہ السلام کے مطابق عقیدہ ولایت امیر المومنینؑ
شخص کو مرتد و کافر قرار دیا گیا ہے (حوالہ بالا صفحہ ۲۹۰) خطبہ غدیر میں آ
اعلان ولایتِ علیؑ کے بعد فرمان وان تکفروا فان اللہ غنی عنکم اگر
کفر کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے حوالہ بالا صفحہ ۳۰۳ اس خطبہ میں اعلا
خاص تاکید کی گئی ہے پورا خطبہ قوم کے لیے تازیانہ عبرت ہے ابن
منقول ہے کہ بروز قیامت خود حضرت امیر المومنینؑ میدان محشر میں اذا
اور فرمادیں گے الا لعنة اللہ علی الذین کذبوا بولایتی (بحار جلد
۲۶۲) آگاہ ہو جاؤ میری ولایت کی تکذیب کرنے والے پر اللہ کی لعنت
معتبر کے مطابق آنحضرتؐ جشیوں قبطیوں عجم و عرب کو کلمہ شہادت پ
سے یہ بھی اقرار کرایا کہ علیؑ امیر المومنین اور میرے بعد ولی الامر ہیں
شہادات تین صحیفہ میں تحریر کروائیں بحار جلد ۹ صفحہ ۳۳۳ آنحضرتؐ کا ا
کہ من سرہ ان یلج النار فلیترک ولایتہ جو شخص اس بات پر خو
جہنم میں داخل ہو جائے تو وہ علیؑ کی ولایت چھوڑ دے (بحار نہم صفحہ ۲۰
خطبہ میں فرمان رسالت ہو لن یتوب اللہ علی احد انکر و لا
ولایتِ علیؑ کی توبہ ہرگز قبول نہ کرے گا۔ (احتجاج طبرسی صفحہ ۸۴) ا
بن معاویہ عجلی کی حدیث میں ارشاد امام جعفر صادق علیہ السلام ہے اذا ق
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیر المومنین
جلد اول صفحہ ۲۳۰ صفحہ ۲۳۱ جب تم میں سے کوئی شخص لا الہ الا اللہ مح
کہے تو علیؑ امیر المومنین بھی کہے ابو القاسم بن معاویہ کافی کے راوی
معروف و ثقہ ہیں ان کی حدیث وسائل الشیعہ جلد اول صفحہ ۲۰۰ میں
علماء رجال اس کے باوثوق ہونے پر متفق ہیں اور محض نساخ کی غفلت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

گیا ہے ورنہ یہ ابو القاسم ہے مصنف نے اس کو مجہول قرار دیا ہے جو کہ اصطلاحاً غلط ہے کتاب الرواشح السماویہ صفحہ ۶۰ میں ہے کہ مجہول وہ راوی ہوتا ہے جس کے نامعلوم ہونے پر آئمہ علم رجال متفقہ فیصلہ دیں اگر کوئی ایک فرد کسی راوی سے ناواقف ہو تو وہ اس کو مجہول کی بجائے "مجہول عندی" کہے گا۔ (الذریعہ جلد ۴ ر۳۶۷) ان روایات کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ اذان تمام اجزاء ایمان پر مشتمل ہے جس میں توحید و رسالت جزء ایمان ہے تو جزء اذان بھی ہے اسی طرح جب ولایتِ علیؑ ایمانیات میں شہادتین کے ساتھ پیوستہ ہے تو یقیناً" جزء ایمان بھی ہے اور جزء اذان بھی ہے روایات ولایت میں کوئی ایسا خاص پہلو نہیں پایا جاتا جس سے فرقہ مفوضہ یا غالیوں کے نظریات و عقائد کو تقویت ملتی ہو اگر بالفرض آنحضرتؐ اس کو اذان میں واجب و واضح طور پر شامل کرنے تو ہم انکار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتے تھے اگر یہ اذان میں کہنا حرام و ممنوع ہوتا تو امام واضح طور پر فرما دیتے کہ اے لوگو تم ولایت علی کو بس عقیدہ تک محدود رکھنا اذان و اقامت میں ہرگز نہ کہنا ورنہ یہ باطل ہو جائے گی جیسا کہ خود ڈھکو صاحب نے یہ قاعدہ تسلیم کیا ہے کہ "کسی شئے کا جواز محتاج دلیل نہیں ہوتا حرمت محتاج دلیل ہوتی ہے" (اصلاح الرسوم صفحہ ۱۴۷) اب ڈھکو صاحب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایسی حدیث تلاش کریں جس میں تحریم کا حکم وارد ہو ہم نے تو استحباب پر ایک حدیث نہیں بلکہ کئی احادیث پیش کردی ہیں۔

چوتھی دلیل

فقہی قاعدہ وضابطہ

میں اذان اور شہادت ولایتِ علیؑ

اگر بفرض محال ہم ان تمام احادیث و روایات سے دستبردار بھی ہوجائیں تب بھی فقہی قواعد کے مطابق اذان و اقامت میں ذکر شہادت ولایتِ علیؑ کا

جواز ثابت ہے کیونکہ فقہ جعفریہ میں اذان و اقامت کے درمیان کلام کرنا جائز ہے حرام نہیں ہے عمر بن ابی نصر کی روایات ہے قلت لابی عبداللہ لیتکلم الرجل فی الاذان قال لاباس قلت فی الاقامة قال لاباس (الوافی صفحہ ۹۱ جلد اول) میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا آیا اذان و اقامت کے درمیان کلام کرنا جائز ہے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے اس طرح کی متعدد احادیث معتبرہ المستدرک جلد اول صفحہ ۳۵۲ میں بھی وارد ہوئی ہیں اسی قاعدہ کی رو سے اذان و اقامت میں آنحضرتؐ کا اسم گرامی لینے کے بعد ان پر درود پڑھنا جائز ہے اور روایت ہے کہ "صلی اللہ علیہ و آلہ الطاہرین" کہے (مکارم الاخلاق صفحہ ۲۹۸ طبرسی) امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں صل علی النبی کلما ذکرته او ذکره ذاکر فی الاذان وغیرہ (الوافی جلد اول صفحہ ۸۸) یعنی جب بھی آنحضرتؐ کا ذکر کرو یا کوئی اور ذکر کرے چاہے اذان میں یا ویسے کسی حال میں تم ان پر درود پڑھو۔

لہٰذا جب حالت اذان کے درمیان آنحضرتؐ کا نام لینے سے اگر موذن درود پڑھے گا تو عین عبادت ادا کرے گا مگر یہ درود جزء اذان شمار نہ ہوگا اگر موذن کو دوران اذان کلام کرنے کی اجازت شرعاً" حاصل ہے تو شہادت رسالتؐ کے بعد شہادتِ ولایت ادا کرنا تو آنحضرتؐ کا مرغوب و پسندیدہ فعل ہے خود جناب امیر چاہتے تھے کہ پیغمبر اسلامؐ کے نام کے ساتھ ان کا نام بھی لیا جائے جیسا کہ انہوں نے خطبہ مخزون میں فرمایا ہے (ف) بیان الاسمین الاعلین اللذین جمعا فاجتمعا لا یصلحان الا معاً فیعرفان و یوصفان فیجتمعان قیامهما فی تمام احدهما فی منازلهما (بحار جلد ۵۳ ر۸۰) قرآن میں ان دو بلند مرتبہ کا بھی ذکر ہے جو جمع ہوئے تو اکٹھے ہوگئے اور دونوں ساتھ ساتھ ہی آنے کی صلاحیت رکھتے تھے پس ان دونوں کو ساتھ ساتھ پہچنوایا جاتا ہے اور دونوں کا ساتھ ہی وصف بیان کیا جاتا ہے وہ اپنے مراتب میں ایک دوسرے کو مکمل قائم رکھنے کے لیے ہی مجتمع ہوتے ہیں علامہ مجلسی صفحہ ۸۸ پر شرح میں فرماتے ہیں المراد بالاسمین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گیا ہے ورنہ یہ ابو القاسم ہے مصنف نے اس کو مجہول قرار دیا ہے جو کہ اصطلاحاً غلط ہے کتاب الرواشح السماویہ صفحہ ۶۰ میں ہے کہ مجہول وہ راوی ہوتا ہے جس کے نامعلوم ہونے پر آئمہ علم رجال متفقہ فیصلہ دیں اگر کوئی ایک فرد کسی راوی سے ناواقف ہو تو وہ اس کو مجہول کی بجائے "مجہول عندی" کہے گا۔ (الذریعہ جلد ۴ ر۳۶۷) ان روایات کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ اذان تمام اجزاء ایمان پر مشتمل ہے جس میں توحید و رسالت جزء ایمان ہے تو جزء اذان بھی ہے اسی طرح جب ولایتِ علیؑ ایمانیات میں شہادتین کے ساتھ پیوستہ ہے تو یقیناً" جزء ایمان بھی ہے اور جزء اذان بھی ہے روایات ولایت میں کوئی ایسا خاص پہلو نہیں پایا جاتا جس سے فرقہ مفوضہ یا غالیوں کے نظریات و عقائد کو تقویت ملتی ہو اگر بالفرض آنحضرت اس کو اذان میں واجب و واضح طور پر شامل کرتے تو ہم انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے اگر یہ اذان میں کہنا حرام و ممنوع ہوتا تو امام واضح طور پر فرما دیتے کہ اے لوگو تم ولایت علیؑ کو بس عقیدہ تک محدود رکھنا اذان و اقامت میں ہرگز نہ کہنا ورنہ یہ باطل ہو جائے گی جیسا کہ خود ڈھکو صاحب نے یہ قاعدہ تسلیم کیا ہے کہ "کسی شئے کا جواز محتاج دلیل نہیں ہوتا حرمت محتاج دلیل ہوتی ہے" (اصلاح الرسوم صفحہ ۱۴۷) اب ڈھکو صاحب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایسی حدیث تلاش کریں جس میں تحریم کا حکم وارد ہو ہم نے تو استحباب پر ایک حدیث نہیں بلکہ کئی احادیث پیش کر دی ہیں۔

چوتھی دلیل

فقہی قاعدہ و ضابطہ

میں اذان اور شہادت ولایتِ علیؑ

اگر بفرض محال ہم ان تمام احادیث و روایات سے دستبردار بھی ہو جائیں تب بھی فقہی قواعد کے مطابق اذان و اقامت میں ذکر شہادت ولایتِ علیؑ کا

جواز ثابت ہے کیونکہ فقہ جعفریہ میں اذان و اقامت کے درمیان کلام کرنا جائز ہے حرام نہیں ہے عمر بن ابی نصر کی روایات ہے قلت لابی عبدالله لیتکلم الرجل فی الاذان قال لاباس قلت فی الاقامة قال لاباس (الوافی صفحہ ۹۱ جلد اول میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا آیا اذان و اقامت کے درمیان کلام کرنا جائز ہے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے اس طرح کی متعدد احادیث معتبرہ المستدرک جلد اول صفحہ ۳۵۲ میں بھی وارد ہوئی ہیں اسی قاعدہ کی رو سے اذان و اقامت میں آنحضرتؐ کا اسم گرامی لینے کے بعد ان پر درود پڑھنا جائز ہے اور روایت ہے کہ "صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین" کہے (مکارم الاخلاق صفحہ ۲۹۸ طبرسی) امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں صل علی النبی کلما ذکرته او ذکره ذاکر فی الاذان وغیرہ (الوافی جلد اول صفحہ ۸۸) یعنی جب بھی آنحضرتؐ کا ذکر کرو یا کوئی اور ذکر کرے چاہے اذان میں یا ویسے کسی حال میں تم ان پر درود پڑھو۔

لہٰذا جب حالت اذان کے درمیان آنحضرتؐ کا نام لینے سے اگر موذن درود پڑھے گا تو عین عبادت ادا کرے گا مگر یہ درود جزء اذان شمار نہ ہوگا اگر موذن کو دوران اذان کلام کرنے کی اجازت شرعاً" حاصل ہے تو شہادت رسالتؐ کے بعد شہادتِ ولایت ادا کرنا تو آنحضرتؐ کا مرغوب و پسندیدہ فعل ہے خود جناب امیرؑ چاہتے تھے کہ پیغمبر اسلامؐ کے نام کے ساتھ ان کا نام بھی لیا جائے جیسا کہ انہوں نے خطبہ مخزون میں فرمایا ہے (فی) بیان الاسمین الاعلین اللذین جمعا فاجتمعا لا یصلحان الا معاً فیعرفان و یوصفان فیجتمعان قیامهما فی تمام احدهما فی منازلهما (بحار جلد ۵۳ ر۸۰) قرآن میں ان دو بلند مرتبہ کا بھی ذکر ہے جو جمع ہوئے تو اکٹھے ہو گئے اور دونوں ساتھ ساتھ ہی آنے کی صلاحیت رکھتے تھے پس ان دونوں کو ساتھ ساتھ پہچانا جاتا ہے اور دونوں کا ساتھ ہی وصف بیان کیا جاتا ہے وہ اپنے مراتب میں ایک دوسرے کو مکمل قائم رکھنے کے لیے ہی مجتمع ہوتے ہیں علامہ مجلسی صفحہ ۸۸ پر شرح میں فرماتے ہیں المراد بالاسمین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد و علی صلوات اللہ علیھما ان دونوں ناموں سے مراد محمد و علی صلوات اللہ علیھما کے اسماء گرامی ہیں اذان کا مقصد یہی ہے کہ انسان اپنے عقیدے کا اعلان کرے چنانچہ قرآن کریم میں ورفعنا لک ذکرک آیا ہے اے رسول ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا اس کی تفسیر میں منقول ہے لاتتم الشھادہ الا ان یقال لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا" رسول اللہ ئینادی علی المنار فلا یرفع صوت بذکر اللہ الا رفع بذکر محمد (نور الثقلین جلد ۵ ، ۶۰۴) توحید کی شہادت آنحضرتؐ کی رسالت کی شہادت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اور جب بھی کسی مینار پر ذکر اللہ کی آواز بلند ہوتی ہے ساتھ ہی محمدؐ کے ذکر کی آواز بھی بلند کی جاتی ہے آنحضرتؐ کے ذکر کے ساتھ مولائے کائنات کا ذکر خود آنحضرتؐ کی اپنی پسند ہے اسی لیے تو ابن ابی حدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ جلد اول صفحہ ۲۱ طبع مصر میں اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے وباسمہ ئینادی فی مشارق الارض و مغاربھا زمین کی مشرقوں سے مغربوں تک ہر جگہ نام علیؑ کی اذان دی جاتی ہے کیونکہ آنحضرتؐ کا اپنا ارشاد ہے یا علی ما اکرمنی اللہ بکرامۃ الا واکرمک بمثلھا (غایت المرام بحوالہ امدایہ عراق صفحہ ۱۵۳) یا علی خداوند عالم نے مجھے جو بھی عزت و عظمت عطا فرمائی ہے وہ تمہیں بھی عطا کی ہے گویا مطابق آیت مباہلہ و آیت اولی بالمومنین من انفسھم

ہر فضیلت ذکری میں امیر المومنینؑ کی شمولیت و شرکت ہمیشہ مومنین و محبین آل محمدؐ کا معمول چلا آ رہا ہے اس کا انکار وہی کرے گا جس کو ان ذوات مقدسہ سے دلی عناد ہو کیونکہ ہمیشہ شہادتین کے وقت شہادت ولایت علیؑ کا ذکر مرغوب شریعت ہے لہذا اذان و اقامت میں مستحب ہے ارشاد صادق ہے اذا قال احدکم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیر المومنین (بحار جلد ۸۴ ، ۱۱۲ ، احتجاج جلد دوم ۸۳) جب تم میں سے کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو علی امیر المومنین بھی کہے ہمیشہ اس حدیث کو فقہاء متقدمین و متاخرین نے ثقہ تسلیم کیا ہے

صرف خالصی نے احیاء الشریعہ میں اور پھر ڈھکو نے قوانین الشریعہ میں حسب عادت اس کی سند پر زبان درازی کی ہے حالانکہ حدیث معراج میں بھی وارد ہے فاخترت علیا وشققت لہ اسما من اسمائی فلا اذکر فی موضع الا ذکر معی فانا الاعلی وھو علی میں نے علیؑ کو برگزیدہ کیا اور ان کا نام اپنے نام سے مشتق کیا جہاں جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں علیؑ کا ذکر ہوگا میں اعلیٰ ہوں وہ علیؑ ہے (الموجز صفحہ ۱۷۴) آنحضرتؐ کا ارشاد ہے

انی سئلت اللہ ان یذکرک فی کل مورد یذکرنی

(ہدایۃ الطالبین صفحہ ۱۵۰) میں نے اللہ سے سوال کیا کہ وہ جب میرا ذکر کرے یا علیؑ تیرا ذکر کرے بھی کرے لہذا یہ شہادت قواعد شریعت کے عین مطابق ہوگی بدعت نہ ہوگی۔

پانچویں دلیل
اجماع عملی فقہاء شیعہ

جب روایات سے ثابت ہوا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنی اذان و اقامت میں بیس فصول کہتے تھے اور متعدد روایات میں باقاعدہ حکم وارد ہے کہ اذان میں یہ شہادت بجا لاؤ تو صرف غیبت کبریٰ کے بعد ہی نہیں بلکہ آئمہ اطہار کے زمانہ سے یہ شیعوں کا معمول چلا آ رہا ہے اگر یہ حکم غیر شرعی ہوتا تو جہاں امام زمانہ نے غیبت کبریٰ و صغریٰ میں اپنے وکلاء کو بہت سے احکام جاری فرمائے اور بہت سے کذابین سے بیزاری اختیار کرنے کا حکم دیا کسی توقیع میں امام اس سے بھی منع کر دیتے کہ کوئی شیعہ اذان و اقامت میں یہ شہادت نہ بجا لائے۔ بلکہ ہر زمانہ میں علماء عارفین کا براہ راست امام معصومؑ تک روحانی تعلق بھی رہا ہے جیسے مقدس اردبیلی بلکہ سرکار سید محمد مہدی بحر العلوم کے متعلق تو لکھا ہے کہ

کان یرد الحرم و کثیرا" ما یسئل الامام عما یختلج فی نفسہ من

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امور الدین فیجاب بلا ستر و حجاب
(مقدمہ فوائد رجالیہ صفحہ ۷۱، ۴۰ طبع نجف) اکثر یہ حرم مولائے علیؑ میں وارد ہو کر امام سے اپنے دل میں آنے والے مسائل امور دینیہ دریافت کرتے تھے اور قبر مطہر سے بلا حجاب ان کو سوالوں کے جواب ملتے تھے مگر انہوں نے دُرّہ نجفیہ میں صاف فتویٰ دیا ہے کہ جب ولایت کے کلمہ سے دین مکمل ہوا ہے تم اس سے اذان و اقامت میں شہادتین مکمل کرلو کئی مرتبہ مسجد سہلہ مسجد سامراء میں یہ براہ راست امام زمانہؑ کی ملاقات سے مشرف ہوئے مگر کہیں امامؑ نے ان کو منع نہیں فرمایا کہ تم اس بدعت کے خلاف ڈٹ جاؤ اور علیؑ کا نام خواہ مخواہ اذان و اقامت میں ڈال کر میری روح کو اذیت نہ دو چودہ سو سال سے شیعہ فقہاء و مجتہدین کا اجماع عملی حجت ہے اور وہ اس بات سے کاشف ہے کہ امام معصومؑ اس اجماع میں شامل اور اس کے موید ہیں مگر اجماع میں ایسے منحرف لوگوں کا شامل ہونا ضروری نہیں جو ہمیشہ ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانے کے جنون میں مبتلا رہتے ہیں۔

چھٹی دلیل

اذان حضرت علیؑ کا قرآنی نام ہے

احادیث کثیرہ معتبرہ سے ثابت ہے کہ قرآن مجید میں اذان علی علیہ السلام کا اسم گرامی بن کر آیا ہے مولا نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا ہے

انا اذان اللہ فی الدنیا و موذنہ فی الآخرہ

میں دنیا میں اللہ کی اذان ہوں اور آخرت میں اللہ کا موذن ہوں ابن عباس کا فرمان ہے

ان لعلی آیۃ فی کتاب اللہ لا یعرفھا اکثر الناس قولہ اذن موذن بینھم یقول الا لعنۃ اللہ علی الذین کذبوا بولایتی واستخفوا بحقی

(بحار الانوار جلد کمپانی صفحہ ۳۶۲) اللہ کی کتاب میں علیؑ کے لیے ایک آیت ہے جس

کو اکثر لوگ نہیں جانتے اور وہ یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان علیؑ ایک موذن کے طور پر یہ اذان دیں گے کہ آگاہ ہو جاؤ جن لوگوں نے میری ولایت کو جھٹلایا ہے اور میرے حق کو بے قدر و سبک سمجھا ہے ان پر اللہ کی لعنت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ سورہ توبہ میں جو لفظ اذان وارد ہے

ھو اسم نحلہ اللہ علیا من السماء فسماہ اللہ اذانا

بحار جلد ۷ صفحہ ۶۹ وہ علی کا نام ہے جو ان کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل کر کے عطا فرمایا ہے ابن عباس کی دوسری روایت میں منقول ہے

فالاذان امیر المومنین علی بن ابی طالب ھو النداء الذی ینادی بہ

(بحار ۷ صفحہ ۷۱) اذان سے مراد خود امیر المومنینؑ علی ہیں اور وہ خود ہی ندائے اذان ہیں جس کی منادی کی جاتی ہے یا کی جائے گی لہٰذا ثابت ہوا کہ علی کل ایمان بھی ہیں اور کل اذان بھی ہیں ان کو اذان سے بے دخل کرنے والا نافرمان بھی ہے اور شیطان بھی۔

ساتویں دلیل

صحابہ کرامؓ کا معمول

آیت اللہ عبدالنبی عراقی نے ہدایۃ الطالبین صفحہ ۱۵۵ میں لکھا ہے

ان سلمان الفارسی ذکر الشہادۃ بالولایۃ لعلی بعد الشہادۃ بالرسالۃ فی زمن النبی و ابوذر کان یذکرھا ویقول اشھد ان علیا ولی اللہ

حضرت سلمانؓ نے آنحضرتؐ کے عین حیات میں اذان میں شہادت رسالت کے بعد علی کی ولایت کی شہادت دی اور ابوذرؓ بھی اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ کہا کرتے تھے۔ شرح العروۃ الوثقیٰ آیت اللہ شیرازی جلد ۳ ص ۲۵ (بحوالہ السلافہ فی امر الخلافہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مخطوط مکتبہ ظاہریہ دمشق شام)

خالصی کی مذہب دشمنی اور اس کے سیاسی عوامل

مذہب میں پھوٹ ڈالنے کے لیے کرائے کے مولویوں کو خریدنا استعمار کا قدیمی حربہ ہے خالصی کے والد عظیم آیۃ اللہ شیخ مہدی خالصی اور ان کے بھائی عبدالحسین خالصی اور خود شیخ محمد خالصی اذان و اقامت میں علی ولی اللہ کی شہادت دیتے رہے مگر ۱۹۵۰ء کے قریب جب عراق میں ہاشمی خاندان کی شاہی حکومت کے بالمقابل کیمونسٹ پارٹی البعث نے اپنا سیاسی جال بچھانا شروع کردیا تو سیاسی طور پر عراق کے شیعوں میں پھوٹ ڈالنا البعث کی ضرورت تھی کیونکہ ہاشمی خاندان کا اقتدار شیعوں کے لیے بڑا مضبوط سہارا تھا چنانچہ کیمونسٹوں نے خالصی کو استعمال کیا اور اس سے یہ فتوے دلوائے کہ اذان و اقامت میں علیؑ کی ولایت کی گواہی دینا حرام ہے ماتم و زیارت کی مخالفت میں اس نے کاظمین سے کربلا جانے والا پیدل کا جلوس بند کرایا پھر یہ فتوی دیا کہ خرگوش کھانا جائز ہے عید نوروز منانا حرام ہے ماتم زنجیر کرنا ضریح کے اردگرد طواف کرنا یا میت کو طواف کرانا یہ سب شرک کفر اور یہ سب حرام کام ہیں جیسا کہ آج پاکستان میں ڈھکو صاحب خالصی کے ان چبے چبائے لقموں کو ہی اچھال رہے ہیں خالصی نے اس دوران سعودی عرب کا دورہ بھی کیا امریکی یونیورسٹی بیروت والوں نے بھی اس کو بلوا کر کانفرنس کروائی خالصی کے اردگرد مسلح غنڈے ہوا کرتے تھے جنھوں نے کئی مرتبہ زائرین بلکہ علماء و طلبہ پر بھی قاتلانہ حملے کئے خالصی کی ناپاک سازشوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعثی حکومت نے ۱۹۵۸ء میں ہاشمی خاندان کو تباہ و برباد کرکے عراقی اقتدار پر قبضہ کرلیا اور آج تک وہاں کے شیعہ خالصی کی غلط پالیسیوں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں اسی وجہ سے خالصی کا یہ رویہ علماء نے سخت ناپسند کیا سرکار آیۃ اللہ سید عبدالحسین شرف الدین عاملی نے لکھا ہے

قد اخطاء و شنمن حرم ذلک و قال انها بدعة فمن این جائت البدعة والحرام وما الغاية بشق عصا المسلمين فی هذه الایام

(النص والاجتهاد صفحہ ۲۰۸) جس نے اذان و اقامت میں علی ولی اللہ کو حرام و بدعت قرار دیا ہے اس نے بڑی خطا کی ہے اور یہ شاذ قسم کا مفتی ہے ورنہ یہ بدعت و حرام کہاں سے ہوسکتا ہے اور اس زمانہ میں مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پردازی کرنے کا کیا مقصد ہے اسی طرح مفتی تبریز علامہ قاضی محمد علی طباطبائی مرحوم نے لکھا

فلا یعباء بتحریم من لیس له رتبة الاجتهاد من اهل هذا العصر لهذه الشهادة فی الاذان و الاقامة ولیس غرضه الا تفرقة کلمة الشیعة والتهاب نار النفاق بینهم لتشکره النقطة الرابعة حاشیه الانوار النعمانیه" جلداول"

صفحہ ۱۷۱ طبع تبریز پس اس زمانہ میں جو شخص مرتبہ اجتہاد پر فائز نہ ہونے کے باوجود اذان و اقامت میں اس شہادت کو حرام و بدعت قرار دیتا ہے اس کی پروانہ کرو کیونکہ ایسے تفرقہ پرداز نام نہاد بوگس مجتہد کا مقصد صرف یہی ہے کہ شیعوں میں نااتفاقی اور ناچاقی پیدا ہو اور ان میں منافقت کی آتش فتنہ بھڑکے اور (پار والے) اس کارنامے پر اس کا شکریہ ادا کریں۔ گویا علامہ طباطبائی نے فیصلہ کردیا کہ جو بھی ملّا شیعہ کہلا کر بھی ولایتِ امیر المومنینؑ کے خلاف فتوی بازی کرتا ہوا نظر آئے سمجھ لو کہ وہ مجتہد ہی نہیں ہے اور اس کی تقلید کرنا حرام ہے مومنین ہوشیار و خبردار رہیں۔" آج ہمارے ملک میں شیعہ جن مصائب و آلام کے طوفان کی زد میں کھڑے ہیں علماء کا فرض یہ تھا کہ وہ ان کے باہمی اتحاد کا تحفظ کرتے مگر اغیار کے حملوں کا دفاع کرنے کی بجائے اپنی ہی قوم اور اپنے ہی علماء مجتہدین و اساتذہ اعلام کو بدعتی مخترع مفوضہ ملعون ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کرنا کوئی دین کی خدمت نہیں بلکہ خود بدعت کی بدترین مثال ہے شاید اس فتوی سے ملی کمپنی کے ساتھ انڈر گراونڈ کوئی سودے بازی ہوئی ہوگی۔

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصر میں خلفاء فاطمیین کے زمانہ میں

اذان اور شہادت ثالثہ

علامہ سید حسن الامین لکھتے ہیں لما دخل القائد جوھر بجیشہ المظفر وشھد صلوۃ الجمعۃ فی ۸ جمادی الاولی سنۃ 358 ھ بجامع ابن طولون اذن المؤذنون بقولھم حی علی خیر العمل ثم اذن فی الجامع الازھر وجمیع المساجد الاخری وکان الاذان ایام الفاطمیین یتضمن ایضاً بعض الدعوات المذھبیۃ کقولھم علیؑ خیر البشر"

جب قائد فاطمی جوہر اپنے کامیاب لشکر کے ساتھ بروز جمعہ ۸ جمادی الاول ۳۵۸ھ کو جامع ابن طولون قاہرہ میں داخل ہوا تو موذنوں نے اذان میں علی خیر العمل کہا پھر یہی اذان جامع الازہر اور دیگر تمام مساجد میں بھی دی گئی اور خلفاء فاطمی کے زمانہ میں اذان میں دیگر مذہبی دعوات کا بھی ذکر کیا جاتا تھا۔ مثلاً" علی خیر البشر" دائرہ المعارف جلد سوم ص ۶۷" خلفاء فاطمیہ نے بڑے پیمانہ میں عید میلاد النبی اور عید غدیر کا بھی اہتمام کیا اور ۳۴۹ھ میں روز عاشور بڑے بڑے علماء و قاضی سیاہ لباسوں میں ملبوس ہو کر سارا دن قرآن اور مراثی شہداء کربلاؑ و امام مظلومؑ پڑھتے تھے اور دستر خون حزن پر فاقہ کشی کرائی جاتی تھی اور مکمل بازار بند کئے جاتے تھے تاریخ مقریزی جلد ۲، ۲۸۹ نجوم زاہرہ جلد ۵، ۱۵ گویا قرن چہارم میں شہادت ثالثہ در اذان ایران و عراق سے تجاوز کرکے مصر میں بھی مروج ہو چکی تھی اور خلفاء فاطمیہ کے دور میں عزاداری کے شانہ بشانہ یہ شہادت جاری و مروج رہی خلفاء فاطمیہ کے زمانہ میں جشن عید غدیر بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا تھا اور مبارکبادی کی تقریب میں بیش بہا انعامات و تحائف دیے جاتے تھے انہوں نے رائج سکوں پر بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی افضل الوصیین لکھوایا ہوا تھا تفصیل کے لئے ہماری عربی تالیف مرقد العقیلہ صفحہ ۴۶ مطبوعہ بیروت ملاحظہ فرمائیں گویا کہ غیبت کبریٰ سے متصل زمانہ میں شیعہ اکثریت کی ریاستوں میں اذان و اقامت کے اندر شہادت ثالثہ مشہور عام ہو چکی تھی۔

اذان میں شہادت ولایتِ علیؑ اور شیعوں کی مجبوریاں

جناب امیر المومنینؑ کی ولایت کے کلمہ شہادت کی روایات کی اذان میں مکمل شہرت نامہ سے وہی حالات مانع رہے ہیں جو آنجناب کی خلافتِ بلا فصل کی ترویج سے مانع تھے حتی کہ خود منافقین نے تو اذان میں آنحضرتؐ کی رسالت کی گواہی کے کلمہ کو بھی برداشت نہ کیا جیسا کہ روایت میں ہے

ان المنافقین والملاحدۃ کانوا یتھمون النبی بانہ ادخل اسمہ فی الاذان من عند نفسہ واعلن بہ فی المنابر للشھرۃ و طلب الجاہ

(حاشیہ بحار جلد ۸۴، ۱۲۲) منافقین اور ملحد لوگ آنحضرتؐ پر تہمت لگاتے تھے کہ انہوں نے اپنا نام اذان میں خود ہی شامل کرلیا ہے اور شہرت و طلب جاہ کے شوق سے منبروں پر اس کا اعلان کیا ہے۔ (معاذ اللہ) چنانچہ زمخشری کی ربیع الابرار سے ثابت ہے کہ بنی امیہ ہمیشہ اذان میں آنحضرتؐ کے نام سے جلتے اور کڑھتے رہے میدان غدیر خم میں بعد مشکل اور خطرات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ نے اعلان ولایت سے قبل اذان میں بلال سے حی علی خیر العمل کہلوایا تو حضور کے بعد بلال کو اذان دینے سے روک دیا کیونکہ وہ حی علی خیر العمل کہنے سے باز نہ آتے تھے اس کلمہ حی علی خیر العمل کہنے پر حضرت حسین بن علی شہید فخ کو بنی عباسیہ نے کئی سادات عظام کے ساتھ تہ تیغ کر ڈالا نور الدین زنگی نے ۵۴۲ھ اسی کلمہ کی وجہ سے حلب میں سنی شیعہ فساد برپا کرایا اور ۵۷۰ھ تک دونوں طرف سے کشت و خون کے واقعے ہوتے رہے حتی کہ سلطان سلیم خان عثمانی کے دور میں شیخ نوح حنفی کے فتویٰ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی وجہ سے دس ہزار سے زیادہ شیعہ قتل کر دیئے گئے اور ۱۲۱۲ھ میں جامع مسجد حلب میں ماہ رمضان میں پھر مذہبی فساد برپا کرائے گئے حتی کہ حلب شہر شیعوں سے خالی ہو گیا" تاریخ الغزی جلد اول صفحہ ۱۹۲ چالیس ہزار سے زیادہ سادات شیعہ قتل کیے گئے حکومتیں اکثر مخالفین کی تھیں اور اکثر مساجد دشمنان اہل بیتؑ کے زیر قبضہ تھیں شیعہ حضرات گھروں میں چھپ چھپ کر نمازیں پڑھنے پر مجبور تھے باوجود اس کے بھی جہاں ذرا آزادی میسر آئی تو انہوں نے اذان میں کلمہ ولایت کی شہادت کی ترویج شروع کر دی حتی کہ آج یہ شیعیت کی پہچان اور تشخص بن گئی ہے۔ اسی لئے سرکار آیۃ اللہ سید محسن حکیم مرحوم نے فرمایا

بل فی هذه الاعصار معدود من شعائر الایمان ورمز الی التشیع فیکون من هذه الجهة راجحا شرعا بل قد یکون واجبا

(المستمسک جلد ۴ صفحہ ۱۴۳ طبع نجف) بلکہ ان زمانوں میں یہ علیؑ ولی اللہ کی اذان میں شہادت شعائر ایمان اور شیعوں کی پہچان شمار کی جاتی ہے اس وجہ سے شرعاً" راجح بلکہ واجب ہوگی" مگر خاسی پرستوں کو ہمیشہ یہ بیماری ہے کہ وہ شیعوں کو آپس میں لڑا مرا کر اپنا الو سیدھا کرنے کے عادی ہوتے ہیں انہیں اس سے کیا غرض ہے انہوں نے تو کرسی حاصل کرنے کے لیے دشمنان اہلبیتؑ کی خوشامد کرنا ہے چاہے اس کے لیے اپنی مذہبی عزت ہی قربان کرنی پڑے۔" شیعہ قوم نے کبھی کسی دشمن امیر المومنینؑ کو امام عالی مقام کی نیابت عامہ کی مسند اور اجتہاد کی کرسی پر بیٹھنے کی اجازت نہیں دی اصلی مجتہد کی پہچان یہی ہے کہ ولایت امیر المومنینؑ کا مکمل حامی اور موئد ہو۔

تشہد نماز میں علیؑ ولی اللہ کی شہادت اور اس کی شرعی حیثیت

ڈھکو اصلاح الرسوم صفحہ ۱۰۳ میں لکھتے ہیں

"اس وقت چونکہ دین حقیقی کے سربراہ امام زمانہ پردہ غیبت میں روپوش ہیں اور ان کے نائبین یعنی علماء کے ہاتھوں زمام اقتدار نہیں ہے اس لئے بعض خود غرض مخرب دین اور گندم نما جو فروش ملاں مقررین اور تاجران خون حسینؑ جاہل ذاکرین کی شر انگیزیاں اور تخریب کاریاں اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ اب نماز جیسی عبادت بھی ان کے دست تصرف سے محفوظ نہیں چنانچہ انہوں نے کچھ عرصہ سے تشہد میں شہادت ثالثہ پڑھنا شروع کر دی ہے ہمارے علماء و فقہاء تو آج تک اذان و اقامت میں بھی اس کی جزئیت کا جواز رسولؐ اور آل رسولؐ کے قول و فعل سے ثابت نہ کر سکے اور یہ تشہد میں پڑھنے پر مصر ہیں اور ہر رطب دیابس شیطانی قیاسات و ذاتی خیالات سے لبریز رسائل سپرد قلم کیے جا رہے ہیں چنانچہ ماضی قریب میں ایک دین فروش ابلہ فریب خنثی مشکل قسم کے مولوی نے ایک رسالہ شہادت ثالثہ شائع کیا ہے اور ایک تاجر خون حسین مداری نے تیسری گواہی شائع کرائی ہے ان رسالوں میں تلبیس ابلیس ہے عیاری مکاری ہے دھوکہ فریب ہے محمدؐ و آل محمدؐ کا فرمان نہیں ہے مجتہدین و محدثین کا فتوی نہیں ہے ہم اعلان کرتے ہیں کہ شہادت ثالثہ کسی معتبر کتاب میں نہیں ہے اگر کوئی مائی کا لال ایک مستند حوالہ ہم پہنچائے تو ہم منہ مانگا انعام پیش کریں گے قیامت تک کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہ کر سکے گا لے دے کر فقہ الرضا کا حوالہ ہے یہ کتاب ناقابل اعتماد ہے محسن عاملی اور جناب حر عاملی نے یہ کتاب ناقابل اعتبار سمجھ کر اس سے کوئی روایت نہیں لی ہے" علمی لطیفہ جو لوگ فقہ الرضا کو امام رضا کی تالیف قرار دے کر شہادت ثالثہ پڑھتے ہیں وہ پھر وضو بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لباس بھی اذان و اقامت بھی اس کے مطابق کریں مستدرک الوسائل القطرہ تحفہ احمدیہ وغیرہ میں اسی فقہ الرضا کا حوالہ ہے حاشیہ صفحہ ۱۰۵ میں کہتے ہیں جو شخص نہ مجتہد ہو نہ مقلد ان کو خنثی کہا جاتا ہے۔

الجواب

واضح رہے کہ القطرہ میں یہ روایت فقہ الرضا نہیں بلکہ فقہ المجلسی کے حوالہ سے مذکور ہے۔ بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا تحریر (جس کو ہم نے تلخیص کے ساتھ لکھا ہے) کسی دعویدار اجتہاد کی تحریر نہیں بلکہ کسی بھانڈ کم ذات کی تحریر ہے جس کو ماں باپ نے گالیاں دینے کے سوا کچھ نہ سکھایا ہو جس کا دل عزاداران امام حسینؑ اور ذاکرین سید الشہداء کی دشمنی میں جل کر کوئلہ ہو چکا ہو جس کا یہ خام خیال ہو کہ مجتہد ہونا اس کا شیر مادر جیسا حق ہے اور گویا چودہ سو سال میں اس کے سوا دنیا میں کوئی مجتہد پیدا ہوا ہی نہیں سب کے سب الو بدعتی جاہل اور خنثے پیدا ہوتے رہے ساری تحریر گواہ ہے کہ یہ نام نہاد مجتہد قواعد استنباط احکام کی ابجد سے ہی واقف نہیں اور نہ ہی مدارک احکام تک اس کی رسائی ہے کیونکہ اب اس نے خود خون مظلوم کی تجارت کا دھندا شروع کردیا ہے لہٰذا پیشہ ورانہ رقابت کی وجہ سے اس کو حسینی سٹیج پر نام پیدا کرنے والوں سے کاروباری عداوت اس کی مجبوری ہے جہاں تک ہم پر یہ الزام ہے کہ ہم خنثی ہیں تو اولاً تو الحمد اللہ ہمارے پانچ بیٹے جوانی کی حدود کو چھو رہے ہیں اور یہ بزرگ شادیوں پہ شادیاں رچا کر بھی اولاد نرینہ سے محروم ہیں البتہ اگر ان کا یہ خیال ہے کہ جو مجتہد یا مقلد نہ ہو وہ خنثی ہے تو یہ حضرت در حقیقت خود ہی خنثی مشکل ثابت ہوئے کیونکہ ان کا تعلق اصولی کی بجائے اخباری مسلک سے ہے جس میں اجتہاد و تقلید ہی حرام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی قوانین الشریعہ کے اکثر فتوے ایسے ہیں جو اصولی مسلک کے خلاف ہیں

ور اخباریوں کے فتوے ہیں اصلاح الرسوم خود اخباری مسلک کے فتاوی سے پر نظر آتی ہے ہم نے تو شہادت ثالثہ کے صفحہ ۱۳۲ پر صاف صاف لکھ دیا تھا کہ جو مومنین اپنے مراجع تقلید کے فتوی کے مطابق شہادت ثالثہ بجالاتے ہیں یہ ان کے لیے موجب اجر و ثواب ہے پورے رسالہ میں مجتہدین عظام کے فتاوی نقل کئے ہیں اپنا فتوی نقل کیا ہی نہیں اور نہ حوالہ دینے میں کوئی فریب کاری عیاری کی ہے اگر کی ہے تو ڈھکو صاحب اس کی نشاندھی کیوں نہیں کرتے البتہ کتاب کے ٹھوس دلائل نے ڈھکوی اخباری فتوی کی ناؤ کو لے ڈبویا ہے لہذا ژاژ خائی تو ان کی مجبوری ہوئی وہ دھن قلم نہ بگاڑیں تو کریں کیا؟ ہمیں تو گالیوں کے فن میں مہارت ہی نہیں ہے۔ اب ہم ذرا دلائل کی طرف آتے ہیں۔

تشہد میں شہادت ثالثہ کی تاریخ

ڈھکو صاحب جو کہ صفحہ ۱۰۳ر ۱۰۴ میں لکھتے ہیں کہ مخرب دین اور گندم نما جو فروش ملاں مقررین اور تاجران خون حسین جاہل ذاکرین کی دین میں تخریب کاریاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ عبادت بھی ان سے محفوظ نہیں چنانچہ کچھ عرصہ سے نماز کے تشہد میں شہادت ثالثہ اشہد ان علیا ولی اللہ پڑھنا شروع کر دی ہے (الی آلاخر) ڈھکو صاحب موالیان علی علیہ السلام سے خصوصی طور پر جو عناد و عداوت رکھتے ہیں اس سے کس کو انکار ہے مگر حضرت کو معلوم ہونا چاہئے کہ شہادت ثالثہ تشہد میں کچھ عرصہ سے نہیں بلکہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کے زمانہ سے ہی بطور استحباب پڑھی جارہی ہے یہ شہادت ذاکروں کی بڑ نہیں بلکہ تمغۂ تکمیل اسلام اور جوہر ایمان کامل ہے آج سے چار سو سال قبل ایران کے جلیل القدر مجتہد فقیہ سرکار آیتہ اللہ عبداللہ بن حسین شوستری متوفی ۱۰۲۱ھ جو کہ شاہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباس صفوی کے زمانہ میں اصفہان ایران کے مجتہد اعظم تھے انہوں نے تشہد نماز میں علی ولی اللہ کو شامل کرنے کے اثبات پر پوری کتاب تالیف فرمائی جس کا نام (رسالة في ادخال قول علي ولي الله في تشهد الصلاة) ہے جس کا قلمی نسخہ مکتبہ آیۃ اللہ شیخ الشریعہ اصفہانی میں موجود ہے ملاحظہ ہو (الذریعہ فی تصانیف الشیعہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۷) آیۃ اللہ شوستری کے حالات زندگی علامہ مجلسی کے شاگرد مرزا عبداللہ آفندی نے ریاض العلماء جلد ۳ ص ۱۹۵ مطبوعہ قم میں تفصیل سے لکھے ہیں یہ علامہ مجلسی کے والد علامہ محمد تقی مجلسی اور مقدس اردبیلی کے شاگرد تھے میر مصطفیٰ تفریشی نے نقد الرجال ص ۱۹۷ میں لکھا ہے شیخنا واستادنا الامام العلامة المحقق المدقق جليل القدر عظيم المنزلة وحيد عصره اورع اهل زمانه ما رأيت احداً اوثق منه صائم النهار قائم الليل یہ ہمارے شیخ و استاد و امام علامہ محقق مدقق جلیل القدر عظیم مرتبہ اپنے زمانہ کے یگانہ اور سب سے بڑے عابد زاہد اور صائم النہار قائم اللیل تھے میں نے ان سے زیادہ باوثوق کسی کو نہیں دیکھا علامہ شیخ حر عاملی نے امل الامل جلد ۲ ص ۱۵۹ میں لکھا ہے کہ کان من اعيان العلماء والفضلاء والثقات یہ بڑے علماء و فضلاء و معتبر علماء میں سے تھے علم فقہ میں ان کا عبور و تبحر اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے علامہ حلی کی قواعد کی شرح پانچ ضخیم جلدوں میں فرمائی تہذیب الاحکام اور استبصار پر مفید حواشی تحریر فرمائے علامہ شہید کی منظوم فقہ الفیہ کی شرح کی ان کے اجازات علمیہ کو ریاض العلماء میں بیان کیا گیا ہے یہ تیس سال تک نجف اشرف میں مقدس اردبیلی کے شاگرد رشید رہے ۲۴ محرم ۱۰۲۱ھ کو ان کا انتقال اصفہان ایران میں ہوا تاریخ عالم آراء میں ہے

کہ ان کی تشییع جنازہ میں بہت نوحہ خوانی ہوئی بڑے بڑے اعیان و اشراف ان کے تابوت کو ہاتھ سے مس کرنے کی کوشش کرتے تھے پہلے ان کی میت امام زادہ اسماعیل کے مقبرہ میں امانت رکھی گئی پھر کچھ عرصہ بعد وہاں سے کربلا منتقل کر دی گئی امیر صحیتی شاعر نے ان کی تاریخ وفات یوں نکالی "آہ آہ از مقتدائے شیعیان" ایک دوسرے شاعر نے یوں نکالی (حیف از مقتدائے ایران حیف) شیخ محمود الجزائری نے "مات مجتہد الزمن" نکالی اصفہان کے بادشاہ شاہ عباس صفوی کو ان سے خاص عقیدت تھی وقف چاردہ معصومینؑ نامی مشہور اراضی شاہ نے ان کی ترغیب پر وقف کیں اور ان کے نام سے اصفہان میں مدرسہ دینیہ قائم کیا ریاض العلماء جلد ۳ از ۱۹۵ تا ۲۰۵ جب اس قدر عظیم الشان مرجع عالی قدر ایران نے بھی تشہد میں علی ولی اللہ کے اثبات پر پورا رسالہ لکھ ڈالا تو ان کے زمانہ کے کسی بھی مجتہد نے ان کے خلاف محاذ آرائی نہ کی مگر یہ ڈھکو ہیں کہ "علی ولی اللہ" سنتے ہی ان کو مروڑ پڑ جاتی ہے اور ہذیانی کیفیت طاری ہونے لگتی ہے ۱۳۰۵ھ میں علامہ ناصر الملۃ کے فتاوی کے مطابق لکھنؤ سے تحفہ احمدیہ شائع ہوا جس میں تشہد میں شہادت ثالثہ کا ذکر تھا جس کا نسخہ دار العلوم محمدیہ سرگودھا کی لائبریری میں آج بھی موجود ہے اسی صدی گزشتہ کے وسط میں بمبئی سے آیۃ اللہ سید محمد کاظم طباطبائی نجف اشرف کے حواشی کے مطابق فقہ المجلسی کا رسالہ طبع ہوا جس میں تشہد میں شہادت ثالثہ موجود ہے عکس ملاحظہ ہو پھر ہم اسی کتاب میں ایران و عراق کے اکابر مجتہدین عظام کے اٹھارہ سے زائد فتاوی کے عکس شائع کر رہے ہیں جو اس کی تائید میں ہیں اگر یہ سب اکابر مجتہدین عظام تاجران خون حسینؑ یا دین فروش ملاں ہیں تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ڈھکو صاحب شیعہ عالم نہیں ہیں اگر نجف اشرف میں درس پڑھ لینے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا نام اجتہاد ہے تو محمد بن عبدالوہاب نجدی بھی مجتہد ہو گا کیونکہ وہ بھی نجف اشرف میں آیۃ اللہ جعفر کاشف الغطاء کے درس خارج میں شریک ہوتا رہا ہے ملاحظہ ہو" ادوار علم الفقہ واطوارہ علی کاشف الغطاء ص۲۴۱ طبع بیروت)

قاعدہ تسامح کے مطابق جواز شہادت ثالثہ

علم اصول فقہ کے ابتدائی طالب علم بھی جانتے ہیں کہ مستند حوالہ اور مستند حدیث کی ضرورت اس وقت درپیش ہوتی ۔ جب کسی حکم کے وجوب یا حرمت کو ثابت کرنا مقصود ہو اور مستحبات و سنن کے اثبات کے لیے مرسل یا ضعیف حدیث سے استدلال بھی جائز ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔

من سمع شیئا من الثواب علی شئی فصنعه کان له وان لم یکن علی ما بلغه

جو شخص یہ سن کر کہ فلاں کام میں ثواب ہے اس پر امید ثواب سے عمل کرے تو اس کو ثواب ملے گا اگرچہ وہ فی الواقع اس طرح نہ ہو الاصول الا علیہ صفحہ ۱۶۴ لہذا تشہد میں شہادت ثالثہ کو مستحب کی نیت سے بجالانے کا نظریہ صرف میرا نہیں ہے بلکہ ملت جعفریہ کے مایہ ناز اکابر مجتہدین کا ہے جن کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ علامہ محمد تقی مجلسی ولد علامہ مجلسی درالفقہ صفحہ ۲۹ طبع بمبئی
۲۔ علامہ محمد باقر مجلسی بحار الانوار جلد ۸۴ صفحہ ۳۰۹ طبع بیروت
۳۔ علامہ جلیل شیخ محمد حسن نجفی جواہر الکلام جلد ۳ صفحہ ۳۴۶ طبع ایران
۴۔ آیۃ اللہ سید محمد کاظم طباطبائی نجفی حاشیہ فقہ المجلسی صفحہ ۲۹
۵۔ آیۃ اللہ ناصر الملۃ سید ناصر حسین مجتہد لکھنؤ تحفہ احمدیہ صفحہ ۲۱۴، ۱۵۵
۶۔ آیۃ اللہ سید عبدالرزاق المقرم نجفی سر الایمان صفحہ ۵۰ طبع نجف

۷۔ آیۃ اللہ شیخ آل مرتضی آل یاسین نجفی سر الایمان صفحہ ۷۵ طبع نجف
۸۔ آیۃ اللہ سید احمد رضی الدین مستنبط نجفی القطرہ صفحہ ۲۲۱ طبع نجف
۹۔ آیۃ اللہ حسین نوری طبری مستدرک الوسائل جلد اول صفحہ ۲۳۲
۱۰۔ آیۃ اللہ سید محمود شہرودی نجفی فتوی مخصوصہ شہادت ثالثہ صفحہ ۱۰۹
۱۱۔ آیۃ اللہ سید محمد شیرازی نجفی فتوی مخصوصہ شہادت ثالثہ صفحہ ۱۱۰
۱۲۔ آیۃ اللہ سید محمد جواد تبریزی نجفی فتوی مخصوصہ شہادت ثالثہ صفحہ ۱۱۰
۱۳۔ آیۃ اللہ سید محمد حسنی بغدادی نجفی فتوی مخصوصہ شہادت ثالثہ صفحہ ۱۱۰
۱۴۔ آیۃ اللہ سید نصر اللہ مستنبط نجفی فتوی مخصوصہ شہادت ثالثہ صفحہ ۱۱۱
۱۵۔ آیۃ اللہ سید شہاب الدین مرعشی (عکس فتوی)
۱۶۔ آیۃ اللہ سید محمد علی طباطبائی دمشق شام رسالہ عملیہ مطبوعہ بیروت
۱۷۔ آیۃ اللہ شیخ محمد رضا محقق تہرانی خلاصہ الحقائق شرح الشرائع جلد اول صفحہ ۲۵۵ و جلد ۷ صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ آیۃ اللہ مرعشی قم مقدسہ
۱۸۔ آیۃ اللہ سید عبداللہ شیرازی مرحوم
(۱۹) آیۃ اللہ بحرانی کتاب الحدائق جلد ۸ صفحہ ۵۴۸

ان میں اکثر مجتہدین وہ ہیں جن سے ڈھکو صاحب نے بقول خود اجتہاد کا اجازہ حاصل کیا ہوا ہے مثلاً آیۃ اللہ سید جواد تبریزی آیۃ اللہ احمد مستنبط مرحوم لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے ان اکابر مجتہدین کے فتاوی کو پائے احتقار سے ٹھکرا کر اپنے ہی اجتہاد کو ٹھوکر ماری ہے اور کہا ہے کسی مجتہد کا فتوی نہیں ہے قوم خود انصاف کرے کہ اگر ایک مجتہد کو اپنے فتوے میں دوسرے سے اختلاف ہو تو زیادہ سے زیادہ اس سے دستبردار ہو سکتا ہے مگر اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ دوسرے مجتہد کو تاجر خونِ حسینؑ عیار مکار فریب کار خشتی اور نامعلوم کیا کیا القاب دے کر گالیاں دینا شروع کردے مگر کیا کیا جائے۔

کل اناء بالذی فیہ ینضح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقہ الرضا کے متعلق آیتہ اللہ خوانساری کی تالیف

نجف اشرف کے معروف مجتہد فقیہ آیتہ اللہ سید محمد ہاشم خوانساری اصفہانی متوفی ۱۳۱۸ھ نے تحقیق فقہ الرضاؑ نامی کتاب لکھی جس میں ثابت کیا کہ تعارض روایات کی صورت میں کسی بھی روایت کی تائید فقہ الرضاؑ کی کسی روایت سے ہو جائے تو وہ روایت حجیت کے قابل ہو گی اور قوی سمجھی جائے گی الذریعہ ج ۱۱ ص ۱۳۹ مرحوم امام خمینی نے بھی خود حکومت اسلامیہ نامی کتابؒ میں فقہ الرضا کی روایت کا حوالہ دیا ہے

کتاب فقہ الرضا کے متعلق

واضح رہے کہ کتاب فقہ الرضا وہ کتاب ہے جس کو حضرت امام رضا علیہ السلام نے نصیرالدین احمد ابن السکین بن جعفر بن زید الشہید بن امام زین العابدین کی فرمائش پر انہیں املا کرائی اس کا اصل نسخہ ۲۰۰ھ کا لکھا ہوا جس پر خود حضرت امام رضا کی تحریر اور دیگر محدثین عظام کی تحریریں تھیں مکہ مکرمہ میں علامہ سید علی خان شیرازی کے کتب خانہ میں محفوظ تھا جو فقہ الرضا کا صحیح ترین نسخہ تھا جس پر علامہ مجلسی مرحوم قاضی امیر حسین اور آیتہ اللہ سید محمد مہدی بحرالعلوم آیتہ اللہ صاحب جواہر جیسے اکابر مراجع نے پورا پورا اعتماد کر کے اس کو مستند معتبر قرار دیا چنانچہ علامہ سید مہدی حسینی قزوینی نے اپنے منظومہ السبائک الذہبیہ میں اس کتاب کے متعلق لکھا ہے۔

واحكم بحجية فقه الرضوى لانه معنى حديث قدروى واعتمد
القول به الفهامه بحر العلوم خالى العلامة

فقہ رضوی کی حجت کا حکم لگاؤ کیونکہ وہ معنوی طور پر روایت شدہ حدیث کے برابر

ہے اس پر میرے ماموں علامہ فہامہ سید مہدی بحرالعلوم نے اعتماد کیا ہے۔ (امینتہ الوثوق صفحہ ۲۲۵) علامہ جزائری اور علامہ مرزا حسین نوری نے ثابت کیا ہے کہ اس کتاب کی بہت سی عبارتیں من و عن من لا یحضرہ الفقیہ میں نقل کی گئی ہیں اور بہت سے فقہی احکام جن پر کوئی استناد نہ تھا علماء نے اسی کتاب پر اعتماد کر کے ان کی سند مہیا کی ہے البتہ کتاب فقہ الرضا کا موجودہ نسخہ جو بازار میں ملتا ہے غلط ملط ہے اس میں کتاب النوادر تالیف احمد بن محمد عیسیٰ اشعری یا کتاب التکلیف محمد بن علی شلمغانی کی فصول کو اصل متن ہی گڈمڈ کر دیا گیا ہے تاہم یہ کہنا غلط ہے کہ یہ کتاب شلمغانی کی کتاب التکلیف ہے کیونکہ علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ اس کا اصل نسخہ ۲۰۰ھ کا لکھا ہوا ان کے شیخ الروایت قاضی امیر حسین نے مکہ مکرمہ میں خود دیکھا جس پر تاریخ مذکور تھی جبکہ شلمغانی ۳۲۹ھ میں قتل کیا گیا گویا یہ کتاب شلمغانی سے ایک صدی پہلے سے مشہور تھی البتہ شلمغانی کی کتاب التکلیف کے متعلق بھی حسین بن روح نے ثابت کیا کہ اس میں صرف چند روایات غلط تھیں مکمل کتاب غلط نہ تھی یہ چند روایات اب بحار الانوار جلد ۸۴ صفحہ ۲۱۸ کے حاشیہ پر گن گن کر لکھ دی گئی ہیں مگر کسی نے آج تک اس کی روایت تشہد پر طعن و تشنیع نہیں کی بلکہ صاحب جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام نے اسی کتاب کے جلد ۳ صفحہ ۳۴۶ میں لکھ دیا ہے کہ اس تشہد کو مکمل طور پر فقہ الرضا کے مطابق نماز میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے شیخ طوسی نے لکھا ہے سل الشیخ یعنی

ابا القاسم عن كتب ابن ابى العزاقر بعد ماذم و خرجت فيه اللعنة فقيل له كيف نعمل بكتبه و بيوتنا منه ملاء فقال اقول فيها ما قاله ابو محمد الحسن بن علی خذوا ما (رووا) و دعوا ما راوا

(الغیبۃ صفحہ ۲۴۰) شلمغانی ابن ابی عذاقر کی امام زمانہ کی طرف سے مذمت و لعنت ظاہر ہونے کے بعد حسین بن روح سے سوال ہوا کہ ہم ان کی پہلے سے لکھی ہوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتب کا کیا کریں ہمارے گھر تو ان سے بھرے پڑے ہیں انہوں نے فرمایا میں تم کو وہی جواب دیتا ہوں جو امام حسن عسکری علیہ السلام نے بنی فضال کے متعلق دیا کہ تم ان کی سابقہ روایت کردہ احادیث قبول کرلو اور ان کے موجودہ نظریات کو چھوڑ دو شیخ طوسی فرماتے ہیں کہ ابن ابی عذاقر کتاب التکلیف کا باب لکھ کر حسین بن روح کی خدمت میں پیش کرتے تھے

فیحککه فاذا صح الباب خرج فنقله وامرنا بنسخه

وہ اس کی اصلاح کرتے تھے اور جب وہ باب صحیح ہو جاتا تو وہ اس کو نقل کرتے اور ہمیں اس کے لکھنے کا حکم دیتے تھے نیز انہوں نے لکھا ہے کہ حسین بن روح نے ابن ابی عذاقر کی کتاب التادیب قم کے علماء و مشائخ کو بھجوائی اور لکھا

انظروا فی هذا الکتاب فیه شئی یخالفکم فکتبوا کله صحیح الاقوله فی الصاع

دیکھو اس کتاب میں کوئی ایسا مسئلہ تو نہیں جو تمہارے مخالف ہو انہوں نے دیکھ کر جواب دیا سب صحیح ہے صرف صاع (ایک پیمانہ) کے متعلق اس کا قول صحیح نہیں ہے رجال نجاشی صفحہ ۲۶۸ میں ہے کہ پہلے یہ شمغانی اصحاب فقہاء شیعہ میں مقدم سمجھا جاتا تھا اس کی کتب اس کے بد عقیدہ ہونے سے پہلے کی لکھی ہوئی ہیں اسی لئے حسین بن روح نے اس کی کتب پر اعتراض نہ کیا جیسا کہ بیان ہو چکا گویا کسی نے اس کتاب کے تشہد پر اعتراض نہیں کیا بلکہ علامہ مجلسی نے تو اس تشہد کی تائید میں ابو بصیر کی دوسری حدیث نقل کی ہے جو امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے اس میں بھی ولایت علی کی شہادت کا ذکر آیا ہے لہٰذا جب ڈھکو صاحب استنباط احکام میں اجتہاد کرنا نہیں آتا تو وہ اکابر مجتہدین عظام کے فتاوی اور احادیث اہل بیت کا مذاق اڑانے کا کیا حق رکھتے ہیں البتہ اگر اس کتاب میں کوئی شاذ روایت قابل اعتراض موجود ہے بھی تو اس پر کیا منحصر ہے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی

تفسیر اور مصباح الشریعہ تالیف امام جعفر صادق علیہ السلام میں بھی بلکہ کتب اربعہ میں بھی بہت کچھ قابل اعتراض مواد موجود ہے کیا ہم چند شاذ روایات کی وجہ سے غیر معارض صحیح السند روایات کو بھی چھوڑ دیں علامہ میرزا حسین نوری نے ثابت کیا ہے کہ موجودہ نسخہ فقہ الرضا کا اصل کی نسخہ سے مختلف ہے اس میں بہت ہی روایات شاذہ کا اضافہ ہے ہاں البتہ ڈھکو میاں کے پاس کوئی ایسی روایت ہو جس میں امام نے منع فرمایا ہو کہ نماز میں ہمارا ذکر مت کرو یا ولایت علی کی گواہی مت دو یہ حرام ہے یا اس سے نماز باطل ہے تو ایسی روایت لائیں چاہے ضعیف ہی کیوں نہ ہو تو ہم بھی یہ اقرار کریں گے کہ چودہ سو سال کے اکابر فقہاء شیعہ کو سہو ہوا ہے سب کے سب بد عتی تھے صرف ڈھکو میاں کا اجتہاد کیسے صحیح ہے جبکہ وہ خود اپنی کتاب اصلاح الرسوم صفحہ ۱۴۷ میں یہ اقرار کرچکے ہیں کہ "کسی چیز کا جواز محتاج دلیل نہیں ہوتا ہاں اس چیز کی حرمت محتاج دلیل ہوتی ہے لہٰذا ہم پر اس کے جواز کے قائل ہونے کی وجہ سے ان کا اعتراض بے جا ہے وہ خود حرمت پر حدیث پیش کرنے کے پابند ہیں پھر وہ صفحہ ۱۰۸ پر اصل دعوی سے اس طرح جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں" آج تک کسی قابل ذکر فقیہ نے اس شہادت ثالثہ کی نماز میں اور وہ بھی جزو سمجھ کر پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔" بندہ خدا سے کوئی پوچھے کہ اصل نزاع تو صرف اس کے استحباب و عدم استحباب کا ہے جزئیت کا تو جھگڑا ہی نہ تھا ہم نے تو ہمیشہ مستحب ہونے کا دعوی کیا صفحہ ۱۰۸ صفحہ ۱۰۹ پر ڈھکو میاں نے شہادت ثالثہ کی مخالفت میں جو پانچ مجتہدین کے فتاوی نقل کئے ہیں وہ بھی عیاری و مکاری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مثلاً" آیۃ اللہ سید عبداللہ شیرازی فرماتے ہیں واجب نہیں ہے تو ہم کب واجب کہتے ہیں ہمارے پاس خود آیۃ اللہ عبداللہ شیرازی کا فتوی موجود ہے کہ بقصد رجاء پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ہم نے تو اٹھارہ اکابر مجتہدین کے فتوے پیش کئے ہیں جن میں آیۃ اللہ سید محمد شیرازی اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیتہ اللہ محمد رضا تہرانی اب بھی زندہ سلامت موجود ہیں جبکہ ڈھکو میاں نے وفات یافتہ پرانے پانچ مجتہدین کے فتوے نقل کئے ہیں جن کے متعلق مات المفتی مات الفتوی ہی کہا جاسکتا ہے جہاں تک ہم پر یہ ظاہر کہ ان کے قول و بول میں کوئی فرق نہیں ہے تو ان کا یہ قول بھی بذات خود بول سے کمتر نہیں سرکار آیتہ اللہ شیخ محمد حسن صاحب جواہر الکلام جیسے استاد المجتہدین سے بڑا مجتہد پیدا ہی نہیں ہوا۔ جواز کا فتوے دینے والے مجتہدین میں ایسے مجتہدین بھی ہیں جن سے ڈھکو اجازہ اجتہاد لینے کے دعویدار ہیں لہذا یہ قول تو قرآن و اہل بیت کی روشنی میں اکابر فقہاء مراجع تقلید کا قول ہے جو شہادت ولایتِ امیر المومنینؑ کے قول کو بول کہتا ہے۔

وہ خود سراپا بول در بول ہے فقہ ... یہ کوئی موم کی ناک نہیں ہے کہ ہر خاص نواز اس کو اپنی مرضی سے توڑنے مروڑنے کا مادری پدری حق رکھتا ہو جب یہ شہادت بتائید امام جعفر صادق علیہ السلام و امام رضا علیہ السلام سنت و مستحب ثابت ہوئی تو اس سنت سے روکنا اور اس کے ثواب سے محروم کرنے کی سازش کرنا از خود بدعت ہے اور حرام ہے۔

علمی لطیفہ

اصلاح الرسوم اور جھوٹ کی دھوم

ڈھکو صاحب (بر صفحہ ۱۰۶) اصلاح الرسوم میں لکھتے ہیں فقہ الرضا نامی کتاب کو یہ لوگ امام رضا کی تالیف قرار دے کر تشہد میں شہادت ثالثہ پڑھتے ہیں تو پھر وضو بھی اس کے مطابق کریں اذان و اقامت بھی اس کے مطابق دیں اور لباس بھی اس کے مطابق زیب تن کرکے نماز پڑھیں پھر تشہد بھی پورا پڑھیں جو اس کتاب میں مذکور ہے اگر وہ ایسا نہیں کرتے اور یقیناً" نہیں کریں گے کیونکہ وہاں اذان و اقامت میں ولایت کی شہادت ہی نہیں ہے تو پھر معلوم ہوجائے گا کہ

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا جوا" عرض خدمت ہے کہ فقہ الرضا کا اصل نسخہ جو بتصدیق علامہ مجلسی مکہ مکرمہ میں موجود تھا وہ ہر قسم کے سقم سے پاک تھا اس میں اور موجودہ نسخہ میں یہ تشہد ولایت کی شہادت پر مشتمل تشہد موجود ہے جس کو علامہ مجلسی نے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ

قد سبق ما نقلنا من فقہ الرضا موافقا" للمشہور ولعل الصدوق اخذ منہ و تبعہ القوم

(بحار الانوار جلد ۸۵ ر ۲۹۲) ہم نے فقہ الرضا سے جو تشہد نقل کیا ہے وہ مشہور روایت کے عین مطابق ہے شاید شیخ صدوق نے اسی سے لیا ہے اور پھر قوم نے اس کی پیروی کی ہے گویا علامہ مجلسی نے اس کی توثیق کردی پھر نجف اشرف کے سب سے بڑے استاد الفقہاء و المجتہدین محمد حسن الجواہری نے اپنی چالیس جلدوں پر ضخیم ترین فقہی استدلالی کتاب جواہر الکلام جلد ۳ ر ۳۲۶ میں فرمایا

لو قرء القاری المروی عن فقہ الرضا علی طولہ و زیاداتہ علی خبر ابی بصیر لم یکن بہ باس

اگر نمازی فقہ الرضاء میں جو تشہد ہے اس کو ابو بصیر کی روایت تشہد سے طولانی اور زیادہ ہونے کے باوجود پڑھ لے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے باقی رہی اذان و اقامت کی اٹھارہ فصلیں ہیں جو فقہ الرضا میں ہیں وہ تو واجب تعداد کی فصول ہیں امام نے اس کتاب میں یہ کہاں فرمایا ہے کہ علی ولی اللہ کو مستحب سمجھ کر بھی اذان میں اس کا ذکر نہ کرو حرام و بدعت ہے اگر ڈھکو فقہ الرضا میں یہ دکھا دیں تو ہم سے منہ مانگا انعام وصول کرلیں اعتراض تو ان پر وارد ہوگا کہ جب یہ کتاب غیر معتبر ہے جیسا کہ آپ کا دعوی ہے تو پھر اس کے مطابق اذان میں اٹھارہ فصلیں کیوں مانتے ہو تم نے خود ہی اصلاح الرسوم صفحہ ۱۰۷ پر لکھا ہے کہ یہ بدعقیدہ آدمی شلمغانی کا رسالہ ہے لہذا اذان کی ۱۸ فصول تو بدعقیدہ شخص کے فتوی سے ماخوذ ہوئیں؟

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلا جھوٹا حوالہ

باقی رہا یہ طعنہ کہ فقہ الرضا میں وضو میں پاؤں دھونا لکھا ہے جیسا کہ حاشیہ صفحہ ۱۰۷ میں ہے تو یہ سراسر جھوٹ اور فریب ہے فقہ الرضا صفحہ ۱ سے ۳ تک ملاحظہ کرلیں اس میں یہ عبارت ہے

ابدء بالوجه ثم اليدين ثم بالمسح على الراس والقدمين و نروى ان جبرئيل هبط على رسول الله بغسلين و مسحين غسل الوجه والذراعين و مسح الراس والرجلين بفضل النداوة التي بقيت في يديك من وضوئك

وضو واجب چہرہ سے شروع کرو اور پھر دونوں بازو دھوؤ پھر سر اور دونوں پاؤں کا مسح کرو ہم یہ روایت لیتے ہیں کہ جبرئیل آنحضرت حضور اکرمؐ پر دو اعضاء یعنی چہرہ اور بازو دھونے اور سر اور پاؤں کے مسح کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے اس بچی ہوئی تری کے ساتھ جو وضو ہی کے پانی کی تیرے ہاتھوں میں موجود ہے "مگر نام نہاد مجتہد کسی موقع پر بھی جھوٹ لکھنے اور جھوٹ کی نشرو اشاعت اور معصوم امامؑ پر الزام تراشی سے باز نہیں آیا قارئین خود انصاف کرلیں۔

دوسرا جھوٹا حوالہ

لکھتے ہیں کہ فقہ الرضا میں لکھا ہے کہ حرام جانور کا چمڑا رنگنے سے پاک ہوجاتا ہے حاشیہ اصلاح الرسوم صفحہ ۱۰۷

یہ ایسا فریب اور جھوٹ ہے جو کسی عام آدمی کی زبان و قلم سے بھی مناسب نہیں چہ جائیکہ ایک مجتہد ہونے کا دعویدار ایسا کرے ذرا فقہ الرضا دیکھ لیجئے صفحہ ۴۱

كل شئ حل اكل لحمه فلا بأس بلبس جلده الذكى وصوفه وشعره ووبره وريشه وعظامه

ہر شئی جس کا گوشت کھانا حلال ہے اس کی پاکیزہ جلد یعنی چمڑے کا اور اس کی اون بال اور لوؤں پروں ہڈیوں کا لباس استعمال کرنا حلال ہے اگرچہ ایک مقام پر یہ لفظ آئے ہیں کہ

كذالك الجلد فان دباغته طهارته

یعنی اسی طرح چمڑے کا رنگنا اس کی طہارت ہے مگر علامہ مجلسی نے بحار جلد ۸۳ ر ۲۲۷ میں اس کی شرح میں لکھا ہے کہ یہاں غیر مردار یعنی ذبح شدہ جانور کا چمڑا مراد ہے کیونکہ مشہور قول کے بعد ذبح شدہ جانور کی کھال کو رنگنا مستحب ہے مگر یہاں صرف اس کو بطور لباس استعمال کرنے کا بیان ہے اس میں نماز پڑھنے کا کوئی بیان مذکور نہیں ہے کیونکہ فقہ الرضا صفحہ ۱۶ پر صاف صاف عبارت مذکور ہے

لا تصل في جلد الميتة على كل حال

مردار جانور کے چمڑے کے لباس میں ہرگز نماز نہ پڑھو چاہے وہ رنگا گیا ہو یا بغیر رنگے ہو یہ قول تو تمام ائمہ اہل بیتؑ کا متفقہ قول ہے امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

اما الجلود فاركبوا فيها ولا تلبسوا منها شيئا تصلون فيه

(مکارم الاخلاق طبرسی صفحہ ۱۳۶) درندے جانوروں کی کھالوں کو سواری میں استعمال کرلو مگر نماز کے لباس میں استعمال مت کرو امام محمد باقرؑ کا فرمان ہے کہ مردار جانور کے چمڑے کو ستر دفعہ بھی رنگ دیا جائے تو اس کو پہن کر نماز مت پڑھو (تہذیب الاحکام جلد اول صفحہ ۱۹۴) لہذا فقہ الرضا کتاب کے حوالہ سے یہ دونوں جھوٹے حوالے لکھنے سے جھوٹ کا پول کھل گیا اب رہا یہ اعتراض کہ ہم سارا لمباچوڑا تشہد جو فقہ الرضا میں مذکور ہے کیوں نہیں پڑھتے تو حضور بھی من لا یحضرہ الفقیہ اور عروۃ الوثقیٰ اور تہذیب الاحکام میں وارد ابو بصیر کی روایت کے مطابق پورا پورا لمبا چوڑا تشہد نہیں پڑھتے بلکہ وہ تو آپ کو زبانی یاد ہی نہ ہوگا پھر ہم پر کیا گلہ؟ ہم جو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشہد پڑھتے ہیں ابو بصیر کی روایت کے مطابق آپ ہی کے استاد آقائے مستنبط کی کتاب القطرہ جلد اول صفحہ ۲۲۱ اور کتاب الفقہ حاشیہ سید آیۃ اللہ محمد کاظم طباطبائی و تحفہ احمدیہ سرکار ناصر الملۃ صفحہ ۱۵۵ میں منقول تشہد جو ولایت علی کی شہادت پر مشتمل ہے اس کو پورا پورا پڑھتے ہیں اور کتاب فقہ الرضا کے تشہد کو بھی پڑھیں تو کوئی مانع نہیں ہے ہم جواہر الکلام کے حوالہ سے لکھ چکے ہیں کہ اس طویل تشہد کو پورا پورا پڑھا جاسکتا ہے۔ فقہ الرضا پر مندرجہ ذیل علماء و مجتہدین نے اعتماد و استناد فرمایا ہے اور اس کے اصل نسخہ کے مندرجات کو معتبر و قابل عمل مانا ہے ان کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ علامہ محمد باقر مجلسی در بحار الانوار (۲) علامہ عبداللہ آفندی ریاض العلماء جلد ۳ صفحہ ۳۶۴ (۳) علامہ قاضی امیر حسین اصفہانی استاد علامہ مجلسی محمد باقر مرحوم (۴) علامہ سید علی خان شیرازی (۵) علامہ آیۃ اللہ سید محمد مہدی بحر العلوم (۶) علامہ سید مہدی قزوینی (۷) علامہ میرزا حسین نوری طبرسی (۸) علامہ شیخ یوسف بحرانی در حدائق ناضرہ (۹) علامہ سید حسین قزوینی شرح شرائع (۱۰) علامہ شیخ موسی نجفی در شرح الرسالہ (۱۱) علامہ سید محسن الاعرجی شرح مقدمات الحدائق (۱۲) علامہ سید نعمۃ اللہ جزائری شرح تہذیب (۱۳) علامہ محمد تقی مجلسی شرح الفقیہ فارسی (۱۴) علامہ محمد بن حسن فاضل ہندی کشف اللثام شرح قواعد الاحکام لہذا چند غیر معیاری قسم کے مصنفین نے اختلاف کیا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے ہاں البتہ اگر موجودہ نسخہ جو فقہ الرضا کے نام سے مارکیٹ میں دستیاب ہے اور اس میں چند شاذ روایات جو تمام فقہاء شیعہ کے مسلک کے خلاف پائی جاتی ہیں تو کوئی تعجب نہیں ہے کتاب سلیم بن قیس ہلالی جس کی توثیق چار ائمہ سے منقول ہے اس میں بھی (تیرہ ائمہ) کا ذکر منقول ہے تو فقہ الرضا ہی پر طعن و تشنیع کیوں ہے علماء نے تو اس سے احکام سنن و مستحبات کی

روایات کے مؤیدات لئے ہیں جو ہر مجتہد و فقیہ کا معمول ہے کیونکہ تمام احکام واجبہ و محرمہ و سنن کسی بھی ایک حدیث سے ثابت نہیں ہوتے بلکہ مختلف کتب کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے شیخ حرعاملی نے اگر فقہ الرضا کو مستند نہیں سمجھا تو کیا فرق پڑے گا وہ تو اخباری مسلک کے تھے اور اجتہاد و تقلید کو ہی حرام قرار دیتے تھے ان کی کتاب وسائل الشیعہ کا مقدمہ اور ہدایہ الہدایہ دیکھ لی جائے ان کا علمی پایہ علامہ محمد تقی اور علامہ محمد باقر مجلسی سے باتفاق علماء کم ہے خود ڈھکو میاں نے اصول الشریعہ طبع اول صفحہ ۷۰ میں لکھ دیا ہے کہ علامہ مجلسی کے قول کو کوئی شیعہ بھی ٹھکرانے کی جرات نہیں کرسکتا ہم یہاں قارئین کرام کی مزید تشفی کے لیے تشہد میں علی ولی اللہ کی شہادت کے جواز پر نجف اشرف اور قم مقدسہ کے مراجع عظام کے فتاویٰ کے عکس پیش کرتے ہیں تاکہ ڈھکو صاحب کے بوگس اجتہاد کا پول کھل سکے اور معلوم ہو جائے یہ قوم کو مرکز سے ہٹا کر اپنے نام نہاد اجتہاد کی الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشہد میں شہادت علی ولی اللہ
آقائے یوسف بحرانی کی نظر میں

تشہد میں شہادت ثالثہ کا استحباب کسی روایت ذاکر واعظ کی بڑ نہیں بلکہ علامہ شیخ یوسف بن احمد البحرانی متوفی ۱۱۸۶ھ کا فتوی اور تحقیق بھی ہے جن کے متعلق ڈھکو صاحب نے احسن الفوائد طبع اول صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے یہ بزرگوار بہت بڑے عالم عامل محدث ورع کامل فاضل تبحر و متبحر ماہر صاحب حدائق ناضرہ فی احکام العترۃ الطاہرہ یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جس کے متعلق علماء اعلام کا یہ فیصلہ ہے کہ اس کی مثل کتب امامیہ میں کوئی نہیں ملتی۔ یہ بھی تشہد میں شہادت ثالثہ پڑھنے کو مستحب و مرغوب قرار دیتے ہیں ان کی کتاب الحدائق الناضرہ جلد ۸ صفحہ ۴۴۴ میں ہے

اعلم ان المشہور بین الاصحاب ان التشہد الواجب انما یحصل بان یقول اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ ثم یصلی علی النبی والہ ومازاد علی ذلک فھو مندوب

یہ جان لو کہ اصحاب فقہاء کے درمیان مشہور قول ہے کہ واجب تشہد صرف اتنا کہنے سے حاصل ہوجاتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ پھر محمد و آل محمد پر درود پڑھ لے یہ اس سے جو زیادہ ہوگا وہ مستحب ہوگا پھر انہوں نے اسی کتاب کے صفحہ ۵۴۱ جلد ۸ پر تشہد کے مستحبات میں لکھا ہے کہ اس میں یہ اضافہ کیا جائے

اشہد انک نعم الرب وان محمدا نعم الرسول اللہ وان علی بن ابی طالب نعم المولی

میں گواہی دیتا ہوں کہ اے خدایا تو میرا بہترین رب ہے اور محمد بہترین رسول ہیں

اور علی بن ابی طالب بہترین مولا ہیں پھر فرمایا کہ تشہد میں اس طرح درود پڑھنا بھی مستحب ہے

اللھم صل علی محمد المصطفی و علی المرتضی وفاطمة الزھرا
والحسن والحسین و علی الائمہ الراشدین من آل طہ و یاسین اللھ
صل علی الھادین المھدیین الراشدین الفاضلین الطیبین الطاہرین
الاخیار الابرار

تشہد کی یہ عبارت ساری کی ساری ہو کتاب فقہ الرضا سے منقول ہے جس
ثابت ہوتا ہے کہ آقا بحرانی اس کتاب کو مستند و معتبر سمجھتے تھے جب اتنا بڑا مجتہد ا
جلیل القدر عدیم النظیر کتاب میں فقہ الرضا پر اعتماد کرکے تشہد میں شہادت ثا
تسلیم کرتا ہے تو اس کے مقابلے میں ڈھکو جیسے حضرات کے فتوے کی کیا قیمت
جاتی ہے۔

تشہد میں شہادت ثالثہ اور قم مقدسہ
کے مجتہد اجل آیتہ اللہ عبدالحلیم کی تشریحات

علامہ جلیل شیخ عبدالحلیم عزی دام ظلہ روایات تشہد بمعہ شہادت ثا
نقل کرکے یوں تبصرہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ ہم نقل کرتے ہیں اصل عبارت ا
کی کتاب الشہادۃ الثالثہ صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳ ملاحظہ فرمایں

"بعض لوگ اس روایت کو عجیب و غریب قرار دیں گے جس میں تشہد نماز کا صی
عام نمازیوں کے درمیان معروف و متداول صیغہ کی طرح نہیں ہے اور حق یوں
کہ یہ تعجب بے جا ہے جس کی چند وجوہات ہیں۔

ا۔ جو صیغہ فرض و نفل نمازوں میں ہمارا معمول ہے وہ کیونکہ نمازیوں میں مشہ
ہوگیا ہے سب اس کو بار بار پڑھتے ہیں اور ہمارے علماء کے رسائل عملیہ میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک صیغہ لکھا جاتا چلا آرہا ہے اور علماء نے اپنے رسائل میں دوسری روایات کے مطابق تشہد کے صیغے نہیں لکھے حالانکہ ہماری کتب حدیث اور مطولات فقیہ میں ائمہ طاہرین سے تشہد کے صیغوں کی کئی کئی روایات وارد ہوئی ہیں۔

۲۔ فقیہ جامع شیخ محمد حسن نجفی نے جواہر الکلام میں تشہد کی بحث میں لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ مذکورہ موثق روایت سے سب کے لئے تشہد کا وجوب ثابت ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہی ایک موثق روایت ہے جس کے مطابق تشہد پڑھا جائے بلکہ نمازی کو اختیار ہے کہ وہ روایات تشہد میں جس کو چاہے اختیار کرلے یہ کسی طرح بھی ثابت نہیں ہے کہ ایک ہی تشہد معین طور پر واجب قرار دیا جائے بلکہ ابو بصیر کی روایت کے مطابق طویل تشہد بھی پڑھا جاسکتا ہے لہذا وجوب تخیری ہے نہ کہ تعینی گویا احادیث ائمہ طاہرینؑ سے جو تشہد بھی وارد ہوجائے اس کو نماز میں پڑھ لینے کا مجاز ہے۔

۳۔ محدث یوسف بحرانی نے حدائق ناضرہ میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا ماحصل یہی ہے کہ مشہور بین الاصحاب یہ ہے کہ شہادتین پر مشتمل تشہد واجب ہے اور اس سے زیادہ شہادات پر مشتمل کلمات کا ادا کرنا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

۴۔ کافی میں بکر بن حبیب کی حدیث میں ہے کہ امام محمد باقرؑ سے سوال کیا گیا کہ میں تشہد اور قنوت میں کیا پڑھوں؟ تو امام نے فرمایا جو تم بہتر جانتے ہو پڑھ لو اگر تشہد کے کلمات مقرر ہی ہوتے تو لوگ ہلاک ہوجاتے یہ حدیث تہذیب اور وسائل الشیعہ میں بھی وارد ہوئی ہے۔

۵،۶۔ تمام فقہاء و مجتہدین کی تحقیقات کا خلاصہ یہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا۔ ہماری کتب احادیث میں تشہد کی صورتیں جو چھوٹی بڑی عبارتوں میں وارد ہیں بطور نمونہ کتب من لا یحضرہ الفقیہ وسائل مستدرک الوسائل میں بارہ طرح سے منقول ہوئی ہیں یہ تعداد بھی مکمل نہیں ہے بلکہ روایات ۱۲ سے بھی زیادہ ہیں لہذا اس تشہد کی روایت پر تعجب ہونا معمول کی بات ہے ابو بصیر کی روایت میں جو طویل

تشہد کتاب تہذیب اور الوسائل میں ہے اس کو شیخ محمد حسن نجفی نے افضل تشہد قرار دیا ہے اور دوسرا افضل تشہد جو کہ اسے محب اہل بیت صاحب الحدائق نے نقل کیا ہے وہ آقا سید احمد مستنبط صاحب القطرہ کے بیان کردہ تشہد سے ملتا جلتا ہے اس میں بھی اشہد ان علی بن ابی طالب نعم المولی کے الفاظ آئے ہیں یہ تشہد محدث نوری نے بھی المستدرک میں روایت کیا ہے یہ تشہد ہمارے ائمہ طاہرین علیہم السلام اور ہمارے فقہاء علماء جلیل القدر نے بیان کیا ہے لہذا تم مخالفوں کی قال قیل کے سیلاب میں مت بہ جانا اس میں بہت لوگ بہہ گئے ہیں ان سے بچ کر رہو بچ کر رہو بچ کر رہو اور امام زمانہ سے (توسل) کرو تاکہ وہ تمہیں ہر فتنہ سے نجات دلائیں۔

عکس کتاب مذکورہ بالا

الشَّهادةُ الثالثةُ المقدَّسة

مَعدنُ الإسلامِ الكاملِ
وجوهرُ الإيمانِ الحق

عبدُ الحليم الغزّي

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

هذا الموضوع مورد البحث بين العلماء، ولكن لا وجه لتكذيب هذه القصة بالخصوص لأمور: ...»[1].

ولقد أجاد الشيخ الفاضل ناجي النجّار في كتابه الجزيرة الخضراء في الفصل الثاني من هذا الكتاب والذي عنونه «الفصل الثاني: مع الآثار والأخبار»، وجعله في قسمين:

الأول: الجزيرة الخضراء في كتب الجغرافيين واللغة والأنساب[2].

والثاني: الجزيرة الخضراء عند أهل الحديث والفقه والتراجم[3].

حيث تتبّع ذكر هذه الجزيرة وقصّتها في بطون الكتب والأسفار مؤلّفاً من ذلك بحثاً علمياً نافعاً، إن راجعته تغتنم.

ـــ ٣ ـــ

ما قاله السيد أحمد المستنبط (ره) في خاتمة الباب الثامن من الجزء الأول من كتابه الشريف القطرة من بحار مناقب النبي والعترة صلوات الله عليهم جميعاً: (ثم إني أختم هذا الباب بذكر تشهُّد الصلاة للصادق عليه السلام، حيث إشتهر في ألسنة بعض الناس إنكار الشهادة بالولاية في الأذان والإقامة مع ما ورد في خبر القاسم بن معاوية المروي عن إحتجاج الطبرسي عن أبي عبد الله عليه السلام: «إذا قال أحدكم لا اله الا الله، محمدٌ رسول الله، فليقل علي أمير المؤمنين» غافلاً عن كونها جزءاً من الصلاة استحباباً على ماروي عن الصادق عليه السلام. وإنما أوردُ الرواية لندرة وجودها، وشرافة مضمونها، وكثرة فوائدها في زماننا هذا لمن تدبّر فيها. حتى أنّ العلّامة النوري قدّس سرّه غفل عنها فلم ينقلها في المستدرك، والرواية مذكورة في رسالة معروفة: بفقه المجلسي قدّس سرّه، مطبوعة في صفحة (٢٩) ما هذا لفظه: «ويُستحب أن يُزاد في التشهد ما نقله أبو بصير عن الصادق عليه السلام وهو: بسم الله، وبالله، والحمدُ لله، وخيرُ الأسماء كلّها لله، أشهدُ أن لا اله الا الله وحده لاشريك له، وأشهد أنّ محمداً عبدُه ورسولُه، أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة، وأشهد أنّ ربّي نعم الربُّ، وأنّ محمداً نعم الرسول، وأنّ علياً نعم الوصيّ، ونعم الإمام، اللهمّ صلّ على محمدٍ وآل محمد، وتقبّل شفاعته في أمّته، وارفع درجته، الحمدُ لله ربّ العالمين»[1].

وعلى الأئمة الراشدين من آل طه ويس، اللهمّ صلّ على نورك الأنور، وعلى حبلك الأطول، وعلى عروتك الوثقى، وعلى وجهك الأكرم، وعلى جنبك الأوجب، وعلى بابك الأدنى، وعلى مسلك الصراط، اللهمّ صلّ على الهادين، المهديين، الراشدين الفاضلين، الطيّبين، الطاهرين، الأخيار، الأبرار ......»[1].

تذييل:

وذكر هذا التشهّد الشريف أيضاً العلّامة المحدّث النوري (ره) في مستدركه على الوسائل ج٥ ص٦ وص٧ وص٨ ح٥٢٣٧/٣.

الا أنه جاء فيه: «وأنّ عليّ بن أبي طالب نِعمَ الوليّ» بدلاً عن المولى في نسخة الحدائق، وكذا جاء في حاشيته بدلاً من «مسلك الصراط» عبارة: «سبيلك والصراط الأقوم»، وهي أليق بالمقام وأنسب.

وبعد هذا التذييل أقول: أيها المحبّ قد تجدني في بعض الأحيان أخرج عن المقصود شيئاً ما في سبيل توضيح مطلب من المطالب يأتي في مطاوي الحديث. فإني لا أبغي بذلك الا ان تكون على وضوح من الأمر وتحقيق في المسائل بحسب ما جاء عن أئمتنا عليهم السلام، و ما قاله علماؤنا وفقهاؤنا الأجلاء أعلى الله تعالى مقاماتهم. ولا يجرفك تيّار القيل والقال فإنه تيّار شديد وقد جرف من جرف من الناس معه.

فحذار، ثم حذار، ثم حذار !!

ولا تغفل عن التوسّل بإمام زمانك عليه السلام للنجاة من كل فتنة فإنه الناظرُ القريبُ، والشاهدُ العليمُ المحيطُ صلوات الله عليه.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حرم معصومہ قم مقدسہ و

حوزہ علمیہ نجف اشرف مجتہدین عظام کے عکس فتوی

(۱) علامہ محمد تقی مجلسی رح متوفی ۱۰۷۰ھ

بدان ایها الطالب ... ان حمد نه سهو او واجبات در ان نشستن بعد تشهد را مکرر فته صورت تشهد ... که اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم صل علی محمد وآل محمد ... نیست که اشهد گوید لا اله الا الله ... سنت آنکه ... ابو بصیر از حضرت امام جعفر صادق نقل کرده بسم الله وبالله والحمد لله وخیر الاسماء لله ... اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعة واشهد انک نعم الرب وان محمدا نعم الرسول وان علیا نعم الوصی ونعم الامام اللهم صل علی محمد وآل محمد وتقبل شفاعته فی امته وارفع درجته الحمد لله رب العالمین

جن کی کتاب الفقہ نجف اشرف کے مجتہد اعظم آیۃ اللہ سید محمد کاظم طباطبائی مرحوم کے فتاوی و حواشی کے ساتھ بمبئی سے طبع ہوئی تھی اس کی عبارت کا عکس و ترجمہ ملاحظہ ہو۔ یہ کتاب آیۃ اللہ مرعشی رح کے دیباچہ کے ساتھ قم سے بھی طبع ہو چکی ہے

"اور سنت ہے کہ تشہد و واجب ہیں وہ اضافہ کرے جس کو ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں اور تمام تعریفیں اور تمام اچھے اسماء اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے عبد اور رسول ہیں جن کو اس نے حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر قیامت سے قبل مبعوث فرمایا اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میرا رب بہترین رب ہے اور محمدؐ بہترین رسول ہیں اور علیؑ بہترین وصی اور بہترین امام ہیں پھر درود پڑھ کر سلام پھیرے

(۲) سرکار مجتہد اعظم علامہ ناصر الملۃ رح سید ناصر حسین صاحب رح لکھنؤ

ان کے دستخط و مہر سے مصدقہ ۱۳۰۵ھ کا مطبوعہ رسالہ عملیہ تحفۂ احمدیہ مطبوعہ صادق پریس لکھنؤ کا عکس ترجمہ اردو ملاحظہ ہو جس میں انہوں نے تشہد میں شہادت ثالثہ کو بہتر قرار دیا ہے

ملائے اور اپنے دامن پر نظر رکھے اور تشہد پڑھے اور عورت کو وقت تشہد اس طرح بیٹھنا سنت ہے کہ زانون کو ایک دوسرے کو ملائے اور گھٹنون کو زمین سے اٹھائے اور اگر بیٹھے اور اگر گھٹنون کو زمین سے اٹھائے تو اسطرح بیٹھے کہ اعضا اور رانین آپس مین چسپیدہ زمین اور جب درست بیٹھے تو اس طرح تشہد پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اُس خدا کے کہ جامع سب کمالون کا اور مستحق سب عبادتون کا ہے ایسے حال مین کہ یکتا اور فرد ہے ذات اور صفات مین اور سزاوار عبادت مین اسکا کوئی شریک نہین ہے وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ محمد بندہ ہین اسکے اور رسول اسکے ہین اور بہتر یہ ہے کہ بعد رسولہ کے یہ کہے اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ اَشْهَدُ اَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ

تحفۂ احمدیہ ۱۵۵ جلد اول

وَاَنَّ عَلِیًّا نِعْمَ الْوَصِیُّ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ یعنی ... انکو خدا نے براستی و درستی بیشک ہے ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

(۳) علامہ جلیل محمد باقر مجلسیؒ متوفی ۱۱۱۱ھ

جن کے متعلق ڈھکو صاحب احسن الفوائد طبع اول ص ۳۶ میں لکھتے ہیں کہ یہ بزرگوار فقط عالم شہیر ومحدث بصیری نہیں بلکہ رئیس المحدثین مروج المذھب وناشر علوم الائمہ الطاہرین ہیں انہوں نے کتاب فقہ الرضا کو معتبر ترین کتاب ثابت کر کے اس کے مطابق بحار الانوار جلد ۸۳ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ میں شہادت ولایت امیر المومنینؑ پر مشتمل پورا تشہد لکھا ہے ملاحظہ ہو عکس اصل کتاب

۳۰م

ج ۸۳ ۔۔۔ ۳۷ـ باب وصف الصّلاة ۔۔۔ ـ۲۰۹ـ

الزاكيات الغاديات الرائحات التامّات النّاعمات المباركات الصّالحات لله ماطاب وزكى و طهر ونمى ، وخلص ، وماخبث فلغير الله .

أشهد أنّك نعم الرّبّ ، و أنّ محمّداً نعم الرّسول ، و أنّ عليّ بن أبي طالب نعم الوليّ ، و أنّ الجنّة حقّ و النّار حقّ و الموت حقّ و البعث حقّ و أنّ السّاعة آتية لاريب فيها وأنّ الله يبعث من في القبور ، الحمدلله الّذي هدانا لهذا وماكنّا لنهتدي لولا أن هدينا الله .

اللّهمّ صلّ على محمّد و على آل محمّد و بارك على محمّد وعلى آل محمّد و ارحم محمّداً و آل محمّد أفضل ما صلّيت و باركت ورحمت و ترحّمت و سلّمت على إبراهيم و آل إبراهيم في العالمين ، إنّك حميد مجيد ، اللّهمّ صلّ على محمّد المصطفى ، و على المرتضى ، و فاطمة الزهراء ، و الحسن و الحسين ، و على الأئمّة الرّاشدين من آل طه و يس ، اللّهمّ صلّ على نورك الأنور ، و على حبلك الأطول ، و على عروتك الأوثق ، و على وجهك الأكرم ، و على جنبك الأوجب ، و على بابك الأدنى و على سبيلك الصّراط اللّهمّ صلّ على الهادين المهديّين الرّاشدين الفاضلين الطيّبين الطاهرين الأخيار الأبرار .

(۴) محدث اعظم آقا یوسف بن احمد بحرانی متوفی ۱۱۸۶ھ

جن کے بارے میں ڈھکو صاحب احسن الفوائد ص ۳۶ میں کہتے ہیں" یہ بزرگوار بہت بڑے عالم عامل محدث ورع کامل صاحب حدائق ناضرہ (اصل عبارت میں ناظرہ ظ کے ساتھ ہے جو غلط ہے) یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جس کے متعلق علماء اعلام کا فیصلہ ہے کہ اس کتاب کی مثل کتب امامیہ میں کوئی نہیں ملتی انہوں نے فقہ الرضا والی روایت کے مطابق شہادت ثالثہ پر مشتمل تشہد کو افضل تشہد قرار دیا ہے ملاحظہ ہو عکس

۲ ۔ ومن التشهد الأفضل الذي ذكره صاحب الحدائق (ره)؛ تشهدٌ آخر، أنقل لك أيها الأخ بعضاً من عباراته الشريفة التي تؤيد المعنى الذي ذكره السيد أحمد المستنبط (ره): (... أشهد أنّك نعم الربّ، وأنّ محمداً صلى الله عليه وآله نعم الرسول، وأنّ عليّ بن أبي طالب عليه السلام نعم المولى ...)(۵)، الى ان يقول عليه السلام في هذا التشهد الشريف: (اللهمّ صلّ على محمدٍ المصطفى، وعليّ المرتضى، وفاطمة الزهراء، والحسن، والحسين،

(۵) عن الحدائق الناضرة: ج۸ ص۴۵۱.

(۵) آیتہ اللہ العظمیٰ مرتضیٰ آل یاسین کاظمین عراق

ان کے استدلالی فتویٰ کی مکمل عبارت سر الایمان ص ۵۷ ص ۵۸ سے ملاحظہ ہو ترجمہ اردو اس میں اشکال نہیں کرنا چاہیئے کہ شہادت ولایت علی علیہ السلام ہر اذان واقامت میں شہادتین کے بعد مستحب ہے بلا قصد جزئیت جیسا کہ ہر

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولاعبي القمار وامثالهم بهذه المقاومة ولكننا سكتنا عنهم واشتغلنا بهذه السفاسف التي لا طائل تحتها سكتنا عن شاربي الخمور واهل الفجور حتى صار كأنه أصبح امراً مألوفاً ومشروعاً فلا حول ولا قوة إلا بالله.

محمد الحسين
نجف الاشرف
كاشف الغطاء.

قوم شیعہ فیصلہ کرے

اگر پیغمبرؐ اسلام اور مولائے کائنات سرکار امیر المومنینؑ اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق شاہ فلک ولایت کی بیعت اور حق کی بازیابی کی خوشی کا دن عید منانے کے لائق ہے اور شیخ طوسی سے لے کر موجودہ مجتہدین عظام تک ہزاروں مجتہدین اس دن کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں اور علامہ مجلسی میں فرماتے ہیں کہ معلی بن خنیس کی حدیث جو فضائل نوروز پر مشتمل ہے اس کی سند زیادہ قوی ہے اور اصحاب فقہاء کے درمیان زیادہ مشہور ہے (بحار جلد ۵۹ ص ۱۰۱) تو کیا ہمیں خالصی کا یہ فتوی تسلیم کرلینا چاہئے کہ نوروز کی عید مجوس کی عید ہے اس کو عید منانے والا کافر اور نجس العین ہے یا ابن تیمیہ کا فتوی کہ ایرانیوں کی عید نوروز دوسرے کفار کی عیدوں کی طرح غیر اسلامی اور بدعت تحریمی ہے جادہ حق ص ۱۹۔

کیا قوم کو شیخ ڈھکو کا یہ فتوی منظور ہے کہ نوروز کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اس عید کی کوئی کل پول سیدھی نہیں ہے اصلاح الرسوم ص ۳۳۲ تا ۳۳۳؟

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

یہ کیسا نجفی ہے جس کو نجف اشرف کے مجتہدین میں بھی کفر و مجوسیت کی بو آتی ہے مگر کیا کیا جائے کہ بخدی کو نجفی سمجھ لیا گیا ہے۔

ختم شد

اظہار تشکر

ہم شکرگذار ہیں جناب خطیب العصر علامہ سید ابن حسن شیرازی صاحب کے جنھوں نے پیرس میں عشرہ محرم الحرام کی مجالس سے خطاب کیا۔ اور عقائد حقہ سے روشناس کروایا۔ اور پاکستان میں بڑی چالاکی کے ساتھ مذہب حقہ کو جو نقصان پہنچایا جارہا ہے ان خطرات سے مومنین کو آگاہ کیا اور بالخصوص اصلاح الرسوم جیسی کتاب جس میں عقائد امامیہ کا مذاق اڑایا گیا ہے اور باطل عقائد کی ترویج کی گئی ہے۔

مولانا موصوف نے اراکین امامیہ کو کہا کہ اس کتاب کے رد میں ایک مدلل کتاب محقق دوراں جناب علامہ محمد حسنین السابقی النجفی نے تحریر فرمائی ہے جس کی دوبارہ اشاعت کی اشد ضرورت ہے۔

بالخصوص ہم شکریہ ادا کرتے ہیں اراکین امامیہ پیرس فرانس کا جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت کیلئے رقم فراہم کی۔ خداوند متعال بحق چہاردہ معصومین علیہم السلام ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

دعاگو
حیدر عباس نجفی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas